ن ص
139
595
845

شَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ط

شجرہ شریف

خاندان قادریہ

ملّتِ محمّدؐ یامین شاہی

حسبُ الارشاد

حضرتْ شاہ محمّد یامِین شاہ صاحِبْ قادری مدظلہ

موضع پھلاباس علاقہ میوات

من تصنیف

محمّدؐ مرید شاہ قادری خلیفہ اعظم حضرت ممدوح

موضع نیملی تحصیل تجارہ ریاست الور

P.U. Library
SCANNED
Q.A.C LAHORE.
صفحہ 58 تا 135
SCANNED & DIGITALIZED
ذخیرہ

Marfat.com

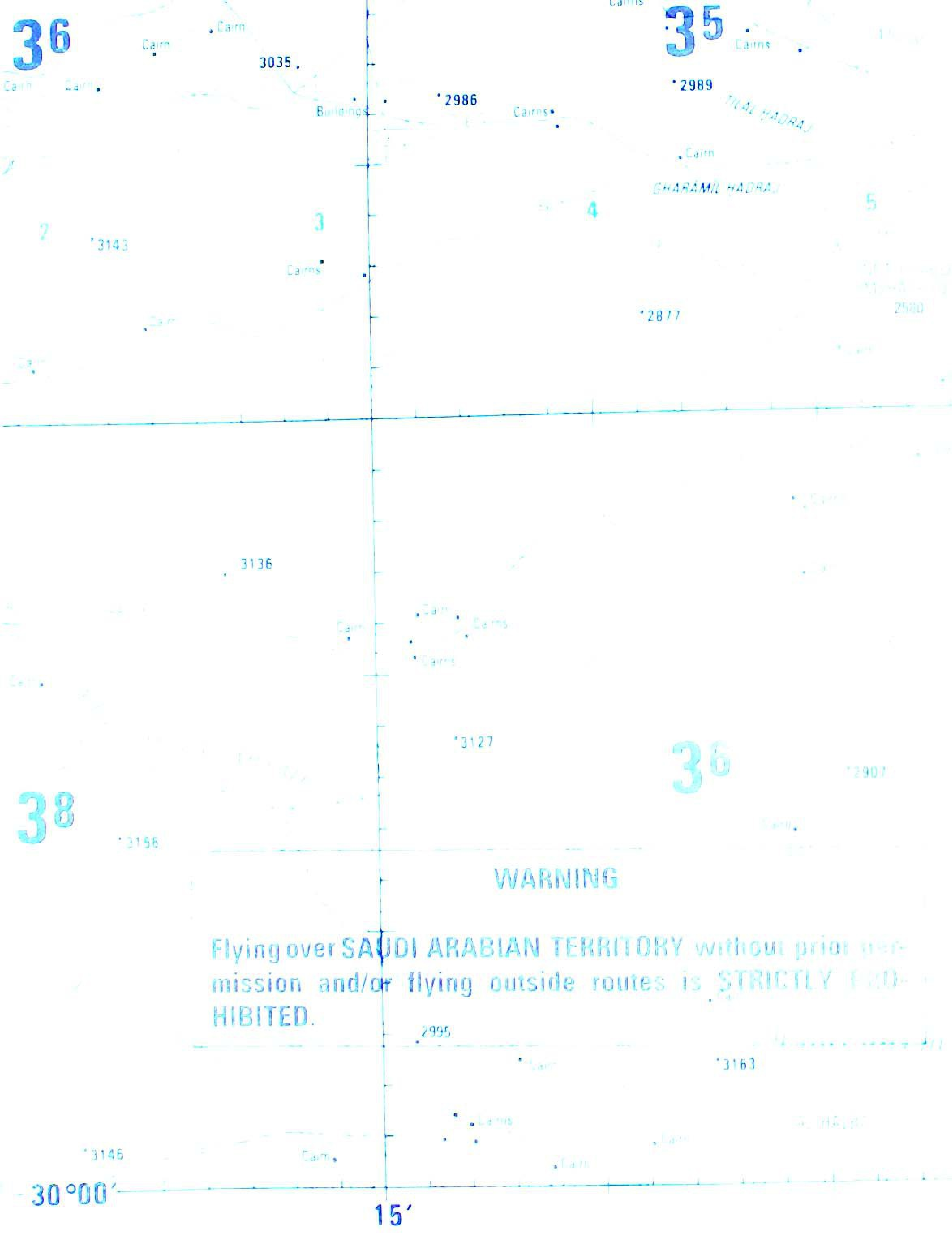

ATTENTION

THIS CHART CONTAINS MAXIMUM ELEVATION FIGURES (MEF)

The Maximum Elevation Figures shown in quadrangles bounded by ticked lines of latitude and longitude are represented in THOUSANDS and HUNDREDS of feet above mean sea level. The MEF is based on information available concerning the highest known feature in each quadrangle, including terrain and obstructions (trees, towers, antennas, etc.)

EXAMPLE 12,500 feet 12^5

NOTES

[illegible]

THE REPRESENTATION OF BOUNDARIES [illegible] AUTHORITATIVE

[illegible]

Marfat.com

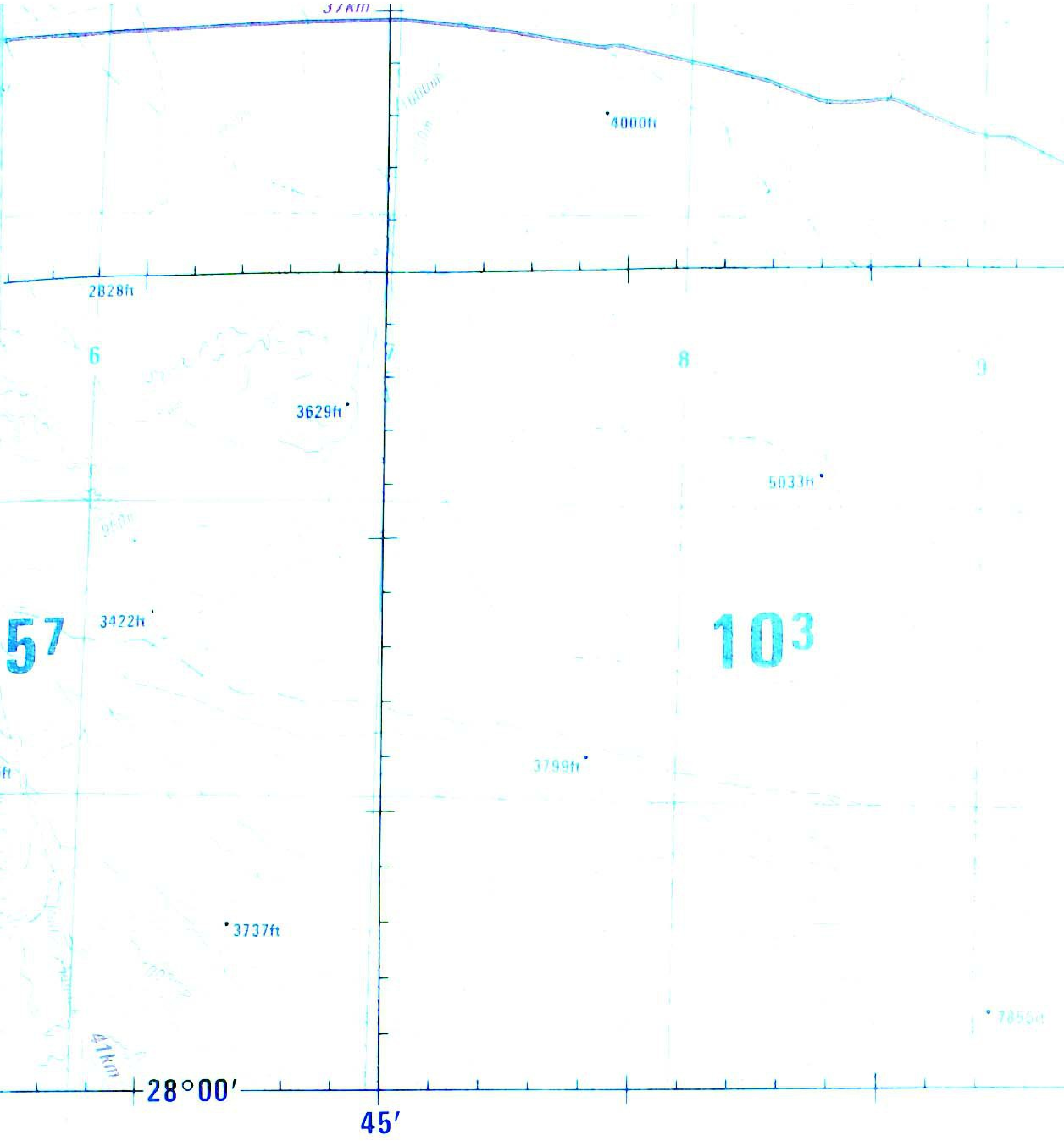

Reprinted by NIMA 4-99

ORANGLE

RELIABILITY OF THIS GRAPHIC

Compiled from best available source materials

Horizontal Datum European Datum
Vertical Datum Mean Sea Level at Al Faw
Transverse Mercator Projection

60

NOTES

On this graphic a lane is generally considered as being (2.5 meters) in width

Names for symbolized populated places are omitted information is not available or where density of detail permit their inclusion

THE REPRESENTATION OF INTERNATIONAL BOUNDARIES NECESSARILY AUTHORITATIVE

ALIGNMENT OF ALL BOUNDARIES IS APPROXIMATE

INTS

FEET

8860

2955

660

NSN 7641014097796

NIMA REF NO 1501CNH4016

ED NOS

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

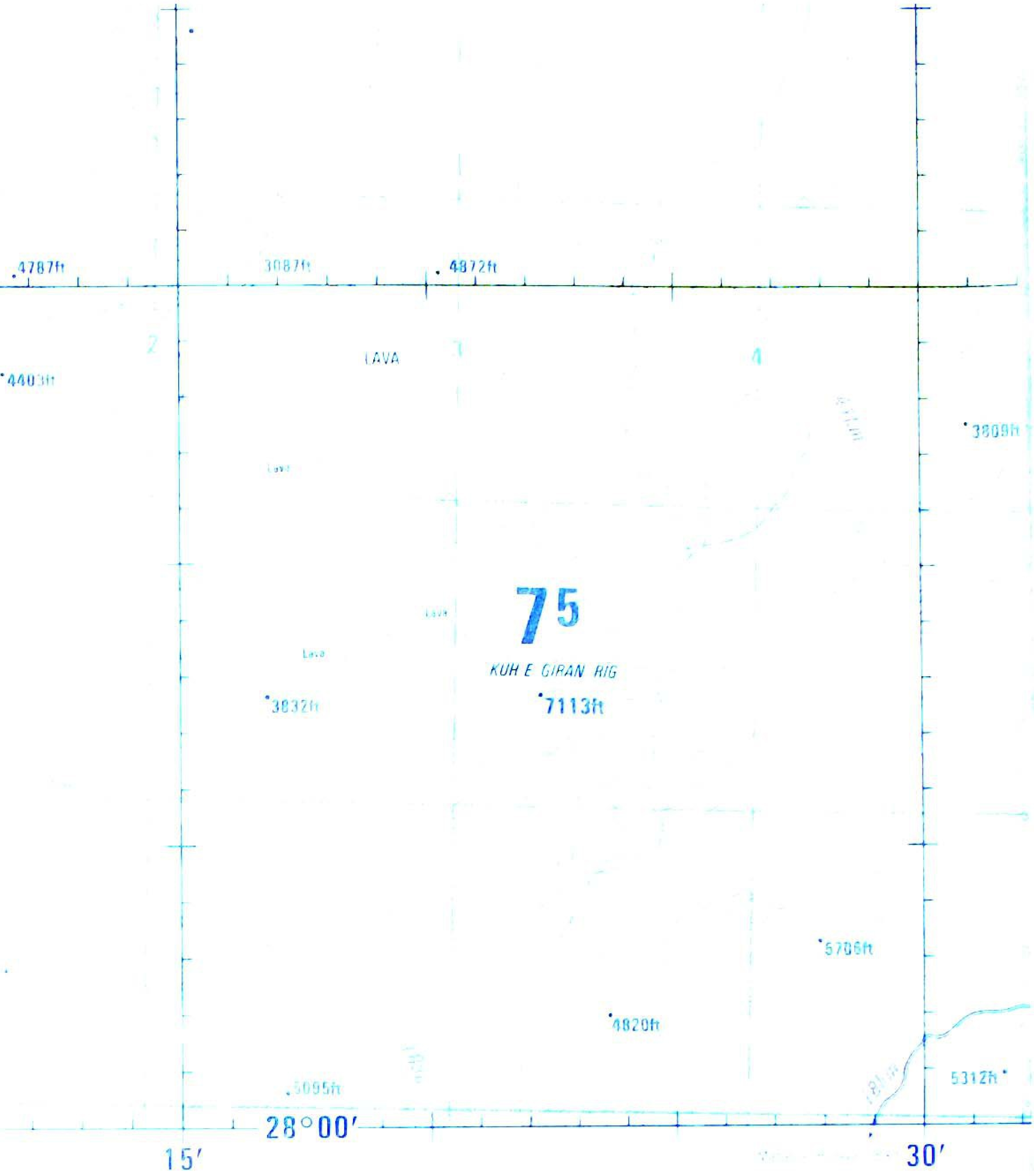

NS GRAPHIC

ISSUED IN LIEU OF JOG-GROUND AND AIR

CAUTION

AIR DATA AND SPOT ELEVATIONS
IN FEET BY CONTOUR VALUES, DEPTHS,
AND HORIZONTAL DISTANCES IN METERS (

LIMITED DISTRIBUTION

Distribution authorized to DoD IAW 10 U.S.C. §§130 & 455. Release authorized to U.S. DoD contractors IAW 48 C.F.R. §252.245 7000. Refer other requests to Headquarters, NIMA, ATTN: Release Officer, Stop P 25. Destroy as "For Official Use Only." Removal of this caveat is prohibited.

GLOSSARY

Marfat.com

58275

فقر و شاہی واردات مصطفیٰ است
ایں تجلی ہائے ذات مصطفیٰ است

(اقبال)

حامیٔ دین متین پیشوائے سالکین حضرت محمد یامین شاہ صاحب عرف

بنگالی شاہ صاحب ۔ قادری اوام اللہ ظلہ موضع پھلاپاس تحصیل تحبارہ

ریاست الور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

فقیر حقیر مسکین محمد مرید شاہ حنفی قادری میواتی برادران ملی و قومی کی خدمت میں ملتمس ہے۔

کہ موجودہ دور نہایت درجہ پر فتن اور الحاد و زندقہ کا دور ہے۔ نیک صحبتیں ختم ہوتی جا رہی ہیں اور بدی و معصیت کاری کا عالم میں دور دورہ ہے۔ بزرگان ملت نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور علماء سوء گروہ در گروہ زمین پر پھیل گئے جسکا نتیجہ آنکھیں یہ دیکھ رہی ہیں۔ کہ خدا کی زمین ظلم و فساد معصیت والحاد سے پر ہو گئی حق بیکس و مظلوم ہو گیا۔ اور باطل کی سیاہ گھٹائیں فضاؤں پر چھا گئیں۔ اور آج وہ وقت آگیا جس کی خبر مخبر صادق سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیات نے تیرہ صدی پیشتر دی تھی۔ کہ ایک دور ایسا آئے گا۔ کہ ہتھیلی پر آگ کی چنگاری کا رکھ لینا آسان ہو گا۔ مگر دل میں ایمان کا ٹھہرنا مشکل ہو جائے گا۔ آدمی صبح کو حالت ایمان میں ہو گا۔ تو شام کو حالت کفر میں آ جائیگا۔ تو شام کو حالت ایمان میں ہو گا۔ تو صبح کو حالت کفر میں آجائیگا۔

چونکہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے۔ کہ خیر الناس من ینفع الناس۔ اس لئے حسب فرمان مرشد حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت شاہ محمد یامین صاحب مدظلہ العالی جملہ مسلمانوں کی خدمت میں بغرض انتفاع دینی اس مختصر سے رسالہ کو پیش کر رہا ہوں۔ کیا عجب کہ اس کے ذریعہ قادر ذی الجلال اپنے بندوں کو صراط مستقیم عطا کر دے۔ اور پڑھنے والے اور پڑھ جانے والے اس عاجز کو دعا سے نواز دیں۔ تو اسکا بھی خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ آمین۔

فقیر محمد مرید شاہ حنفی قادری میواتی موضع نیملی تحصیل تجارہ ریاست الور

Marfat.com

حمد الٰہی

تمام حمد و ستائش تقدیس و تسبیح ، مدحت و ثنا اس ذات احدیت کو زیبا ہیں - جس کا شریک نہیں جو ازل سے ابد تک رہیگا - بلکہ خود ازل و ابد کا بھی خالق و مالک ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے اٹھارہ ہزار عالم پیدا فرمائے - اور ہر عالم دوسرے عالم سے ہر حیثیت سے جداگانہ رکھا جس نے اپنی صنعت گری کا ادنیٰ کرشمہ سے آسمان کو بغیر ستون کے ٹھہرا دیا - جس کے ہیبت و اجلال کے سامنے جبریل و میکائیل ہی نہیں ساری کائنات سربسجود ہے - جس نے ہر متکبر کو ذلیل و خوار کیا - ہر مغرور کو ذلت کی موت دی - ہر فرعون کو مٹا دیا - ہر نمرود کو فنا کیا - اور ہر قارون کے بخل سے اپنی زمین کو پاک کر دیا - جس کی ہیبت و جبروت سے قلم کا سینہ آج تک شق ہے - جس کی بے نیازی نے عزازیل کو لعین کا خطاب دیا - اور جس کے کرم نے ایک پتلہ خاکی کو اپنا نائب بنایا - جل جلالہٗ و عم نوالہٗ اے وہ قادر و قیوم جس کی شان کریمی نے ایک بھیک مانگنے والے کو بارہا حکومت کی باگ ڈور سونپی اور جس کی بے نیازی نے بارہا بادشاہوں کے تخت و تاج چھینے - اپنی رحمت سے میری خطاؤں سے درگذر فرما - اے وہ قدوس و قدیر مالک جس نے ویران زمین کو آب باراں سے لہلہاتے سبزہ زاروں میں تبدیل کر دیا جیسے زمین سے درخت - درختوں میں شاخیں اور شاخوں میں پھول کھلائے - میرے مرجھائے ہوئے دل کو شگفتہ فرما - اے لغزشوں کو معاف فرمانے والے خالق اور اے گناہوں کو بخش دینے والے مالک میری معصیت بھری زندگی کو اپنی مغفرت کے دریا میں غرق فرما اور اپنی اور اپنے انبیاؤ و اولیاء کی محبت میں مست کر دے - کہ حیات بے بقا کا اس سے بہتر کوئی زیور نہیں - آمین ثم آمین

اختر محمد امیر شاہ صاحب ، موضع نملی تحصیل تجارہ ریاست الور

139 ص

حمدِ منظوم

خدائے لم یزل تو ہے زماں تیرا مکاں تیرا
زمیں کے ذرہ ذرہ سے ہویدا ہے نشاں تیرا

یہ رنگت برگ وگل کی اور ستاروں کی یہ تابانی
یہ رونق بزم عالم کی یہ سورج کی درخشانی

شہادت دے رہی ہیں تیری صنعت اور قدرت کی
ثنائیں کر رہی ہیں تیری وحدت اور حکمت کی

تو ہی ہے وہ تو ہی جس کی جہاں میں حکمرانی ہے
تو ہی حاکم ہے ۔ وہ جس کی حکومت جاودانی ہے

تیرا ہی در ہے جس پہ بیکسی فریاد کرتی ہے
تیرا ہی در ہے جس کو خلق دکھ میں یاد کرتی ہے

تو ہی اک پل میں ارض تشنہ کو سیراب کرتا ہے
تو ہی ہر ہونے والی چیز کے اسباب کرتا ہے

کسی کو تاج بخشا ہے کسی کے گھر میں غربت ہے
کوئی غم سے تڑپتا ہے ۔ کسی کے دل کو راحت ہے

طلب کرتا ہوں ہر اک حال میں مولا کرم تیرا
جھکاتا ہے ۔ تیرے آگے ادب سے قلم میرا

Marfat.com

نعت رسالت

لامحدود و لاتعداد درود و سلام اس پاک ذات پر جسکا نامی اسم گرامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو اپنی عبدیت کاملہ میں اسی طرح وحدہ لاشریک ہے جس طرح رب العالمین اپنی احدیت و معبودیت میں وحدہ لاشریک ہے۔ جن کا وجود گرامی اس کائنات کی تخلیق کا سبب ہے۔ جیسا کہ خدائے قدوس نے اپنے کلام معجز نظام میں ارشاد فرمایا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک یعنی اے حبیب اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ تو زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ جس پاک ذات کی ولادت نے ظالموں کے پنجۂ خونیں سے مظلوموں۔ غریبوں۔ بیکسوں کو نجات دلائی صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو ٹوٹے بوریا پر بیٹھتا تھا۔ لیکن عرش الٰہی کے مقرب فرشتے بھی جس پر درود پڑھتے تھے۔ جو غریبوں کا حامی اور خدمت گذار رہتا تھا۔ لیکن شاہان عالم بھی جس کے نام پاک کو وسیلۂ اجابت دعا سمجھتے تھے۔ جو گو پیکر انسانی میں تھا۔ لیکن حقیقتاً مظہر ذی الجلال تھا۔ جو ریگستان عرب میں رہتا تھا۔ لیکن عرش عظیم تک جسکی پہنچ تھی۔ جو گو سب سے آخر میں مبعوث ہوا۔ لیکن جس کی نبوت کا اقرار انبیائے کرام نے ازل میں کر لیا تھا۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین جس نے صہیبؓ رومی و بلالؓ حبشی کو جنت الفردوس کا دولہا بنایا۔ اور ابولہب و ابوجہل رئیسان عرب کو جہنم کا ایندھن قرار دیا۔ جس کی ذات کو خدا نے اپنی محبوبیت کبریٰ کی خاطر چن لیا۔ وہی ذات ہے جس کا عشق اصل ایمان ہے۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

Marfat.com

پہلا باب

معرفت الٰہی کے حصول کا پہلا زینہ نماز ہے۔ سالک جب تک نماز کا سختی سے پابند نہ ہوگا۔ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوگا۔ شریعت مطہرہ کی بنیاد نماز ہے۔ الصلوٰۃ عماد الدین۔ یعنی نماز دین کا خم ہے۔ قرآن مقدس میں سات سو بار خدائے قدوس نے نماز کی تاکید فرمائی ہے۔

خشوع و خضوع نماز کی روح ہے۔ اور خشوع و خضوع ہی سلوک کی روح ہے۔ پس ہر سالک پر لازم ہے۔ کہ نماز میں کیفیتِ خضوع و خشوع پیدا کرے۔ نماز میں خشیت الٰہی سے آنکھیں پرنم ہو جائیں۔ اور قلب میں حضوری پیدا ہو۔ حضوری کا لازمی نتیجہ قلب کی بیداری ہوگا اور جب قلب بیدار ہو جائے گا۔ تو فاروقی و کراری کے اسرار عیاں ہو جائیں گے۔

دلِ بیدار فاروقی دلِ بیدار کراری　　مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری (اقبال)

پس ہر سالک راہ طریقت کے لئے نماز با خشوع و خضوع ضروری ہوئی۔ اور یہ دولت اس وقت تک ہاتھ نہیں آتی جب تک اس کے ضروری مسائل یاد نہ ہوں۔ پس ضروری ہے۔ کہ انہیں زبانی یاد کرے۔ نماز کے لئے جب ارادہ کرے تو ضروری ہے کہ نمازی کے تن و کپڑے پاک ہوں۔ جسم و لباس پر کہیں نجاست نہ ہو۔ وقت کا پہچاننا بھی فرض ہے۔ وضو کا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور وضو کے ان چار فرضوں کو یاد رکھنا بھی۔ منہ کا دھونا اس طرح کے ایک کان سے دوسرے کان کی لو تک۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی سمیت۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ اگر ان اعضا میں ایک بال برابر بھی جگہ خشک رہ گئی۔ تو وضو نہ ہوگا۔ اور جب وضو نہ ہوا۔ تو نماز بھی نہ ہوگی۔ اس لئے وضو کرنے میں

Marfat.com

نہایت احتیاط سے کام لیں۔

نیت کرنا۔ منہ کا قبلہ رخ ہونا تکبیر تحریمہ قرأت و رکوع و سجود وغیرہ صحیح طریقے سے ادا کرنا جلسہ قومہ اور قاعدہ کا صحیح طریق سے ادا کرنا۔ سالک کو لباس و بدن کی صفائی کے ساتھ ساتھ قلب کی پاکی اور صفائی بھی بذریعہ مراقبہ۔ رابطہ اور یکسوئی سے کرنی چاہیئے۔ نماز کے متعلق جملہ مسائل کے لئے رسالہ رکن دین دیکھنا چاہیئے۔

باب دوئم
پیر مرشد کی ضرورت کے بیان میں

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ کہ ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا

یعنی جسے اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ اسے ولی مرشد نہیں مل سکیگا۔

معلوم ہوا کہ ولی مرشد کا نہ ملنا گمراہی و ضلالت کا سبب ہے۔ اسی لیے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جس کا کوئی پیر نہیں۔ اس کا پیر شیطان ہوگا۔

جس طرح آنکھوں کے دیکھنے کے لیے رب العزت مناظر با رنگین بنائے۔ کانوں کے سننے کے واسطے آوازوں کو تخلیق کیا۔ زبان کے چکھنے کے لیے انواع الواع اور اقسام قسم کے کھانے پیدا فرمائے۔

پیاس بجھانے کے لیے پانی پیدا کیا۔ سانس لینے کی خاطر ہوا بنائی۔ صحت انسان کو برقرار رکھنے کے لیے گرمی و سردی کا توازن قائم کیا۔ اسی طرح روح و قلب کی صفائی و پاکیزگی کے لیے اس انبیائے کرام پیدا فرمائے۔ جنہوں نے صراط مستقیم

Marfat.com

سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو گمرہی سے نکلا۔ اور ان کے قلب وارواح کو اپنی نظر کیمیا اثر کے فیض سے پاک و منور کر دیا۔ یہ سلسلہ آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ اور ہمارے نامدار سرکار ابرقرار افضل الانبیا فخر بنی آدم سرور عالم نور مجسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ آپ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ بے ایمان دغاباز اور کافر ہے۔

نفس انسانی کا حال نہایت عجیب و غریب ہے۔ ان نفوس قدسیہ (یعنی انبیائے کرام) کے پند و نصائح اور خدا کی مقدس کتابوں کے باوجود بھی یہ ہمیشہ انسان کو معصیت کاری کے راستے پر ڈال دیتا ہے۔ اس لئے خالق مطلق نے اپنی حکمت و دانائی سے اسکی ہدایت کی خاطر انبیائے بعد ان صالحین امت اور شہدائے ملت کو چنا جنہیں ہم اپنی اصطلاح میں اولیاء کہتے ہیں۔

یہ برگزیدہ ہستیاں جنہیں ہم اولیاء کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ خدا کی مخلوق کو ہدایت پر لاتی ہیں۔ اسی لئے انبیاء کے وارث یہ لوگ کہلاتے ہیں۔ اللہ نے ان کو فتحمندیوں اور کامرانیوں کے لئے چن لیا۔ خوف و ہراس ان کے قلوب سے دور کر دیا۔ یہی لوگ جو دکھتی میں ڈالے جائیں۔ تو بھی مغموم نہیں ہو سکتے۔ اور اگر صنعت خلیلی ان سے نمایاں ہوتی۔

الا ان اولیاء لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۝

خبردار اللہ کے ولیوں کو دین و دنیا میں خوف و غم نہیں ہو سکتا۔

بعض اوقات ان سے خرق عادات بھی صادر ہوتے ہیں۔ لیکن یہ ولی کے لئے ضروری نہیں فروعی شے ہے۔ ولی کی سب سے بڑی کرامت استقامت بالسنت ہے۔ اور

Marfat.com

استقامت بلاشبہ کرامت سے افضل ہے ۔ **الاستقامت فوق الکرامت**

حضرت جنید بغدادی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ انسان کی سب سے بڑی کرامت سنت رسول کو زندہ کرنا ۔ اور اس پر عامل رہنا ہے ۔ ایک شخص جب مدتوں آپ کی خدمت بابرکت میں رہنے کے بعد جانے لگا ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ کہ کیسے آئے اور چلدئے ۔ اس شخص نے عرض کیا ۔ حضور بیعت کی غرض سے آیا تھا ۔ مگر میں نے آپ کے اندر کوئی کرامت نہ دیکھی ۔ آپ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ۔ اور بس ۔ آپ نے جواب دیا ۔ کہ اس عرصہ میں کبھی تم نے میرا قول و فعل سنت ختم المرسلین کے خلاف بھی دیکھا ۔ اس نے عرض کیا ۔ کہ نہیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ کہ جا ؤ جنید کی سب بڑی کرامت یہی ہے ۔ کہ وہ سنت کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا ۔ پس ولی کی سب سے بڑی شناخت عامل بالسنتہ ہونا ہے ۔ مرشد صاحب اجازت اور باشرع ہونا چاہیئے

شیطان کی بہیرہ دستیوں اور نفس امارہ و سرکش کی بدعنوانیوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے ولی مرشد بنانا ضروری ہے کہ بغیر مرشد کے انسان ان دو دشمنوں کے حملوں سے بچ نہیں سکتا ۔

Marfat.com

باب سوئم
خطرناک گھاٹیوں کے بیان میں

جب ایک سالک عرفان الٰہی کی طرف سفر شروع کرتا ہے۔ تو اس کو نہایت سخت وصعب گھاٹیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے جو چیز اس راہ میں حائل ہوتی ہے۔ وہ بے علمی اور جہالت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ علم حاصل کرے۔ کہ علم کی فضیلت احادیث میں بہت آئی ہے۔ عالم کا مرتبہ عابد جاہل پر ایسا ہے۔ جیسے پیغمبر کا مرتبہ ایک معمولی فرد امت سے زیادہ ہوتا ہے۔

چاہیے گشت جہل تو تحصیلِ علم کر
دا بستہ طلسم ہے لوح کتاب کا

جب سالک کو اچھے برے حلال وحرام اور خیر وشر۔ ثواب وگناہ کا علم ہو جائے گا۔ تو ہیبت خداوندی سے خود بخود گناہوں سے بچنے کا راستہ تلاش کریگا۔ اور پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہوگا۔ اور یہی منزل ہے۔ جسے توبہ کہتے ہیں۔ پس یہاں سے تائب! کرالٰہ کا پسندیدہ ہوگا۔ ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطہرین

دنیا۔ خلقت۔ شیطان اور نفس امارہ مختلف بھیس بدل بدل کر آتا یا ہیں گے۔ یہاں بہت ہوشیار ومحتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ بغیر رہنما کے فرمان کے کوئی قدم نہ اٹھائے۔ کہ ایسا کرنے سے ساری محنت کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

جب سالک توبہ کی منزل سے سفر شروع کرتا ہے۔ تو عوائق کی گھاٹی سامنے آتی ہے۔ عوائق چار ہیں۔ جن میں پہلا دنیا ہے۔ اس کا ترک کرنا اس طرح ہو سکتا

Marfat.com

ہے۔ کہ آپ اس سے بچکر علیحدہ ہو جاوے اور زاہد بن جاوے۔

یہ حال ہوا اس کے فقیروں سے ہویدا

آلودۂ دنیا جو ہے بیگانہ ہے اس کا

دنیا اور آخرت کی مثال دو سوتوں کی سی ہے۔ کہ اگر یہ راضی ہوئی۔ تو وہ ناراض اور اگر وہ راضی تو یہ ناراض حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کی نقل ہے۔ کہ میں نے عبادت تجارت کو جمع کرنا چاہا۔ مگر نہ کر سکا۔ آخر تجارت کو چھوڑا اور عبادات اختیار کی۔

اگر محبت دل ہے تجھے منظور تو قانع ہو

کہ اہل حرص کے کب کام خاطر خواہ ہوتے ہیں

ترک دنیا سلوک میں ضروری ہے۔ مگر یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ پہاڑ دل میں جا بیٹھے مقصود یہ ہے۔ کہ متوکل رہے۔ یعنی جو خدا نے دے دیا۔ اسی پر قناعت کرے حرص کا غلام نہ بن جاوے۔ بلکہ جو کچھ پاس ہے۔ اس کو اللہ کی راہ میں لگاتا ہے۔ دولت دنیا سے محبت نہ کرے کہ یہ بخیل بنا دیتی ہے۔ دوسرا مانع خلقت ہے۔ اس سے بھی محبت نہ رکھے۔ سارے رشتوں کو اللہ کے رشتہ محبت پر قربان کر دے۔ تیسرے شیطان لعین ہے۔ اس کے مکر و فریب سے بہت ہوشیار رہے۔ کہ اس نے ہمارے جد امجد سیدنا آدم علیہ السلام تک کو دھوکا دے دیا تھا۔ اس سے بچنے کی یہی راہ ہے۔ کہ سنت پیغمبری پر سختی سے عمل کرے۔ اور ریاضت و مجاہدات میں اپنے کو مصروف رکھے چوتھے نفس سرکش۔ کہ یہ ہمیشہ برائی کا حکم دیتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔ اِنَّ النفس لامارۃٌ بسوءٍ یعنی تحقیق نفس سرکش برائی کا حکم دیتا ہے۔ پس اس سے ایسی کڑی محنت لے کہ یہ مردہ ہو جائے۔

Marfat.com

حضرت سلطان الاولیاء بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے تیس سال تک اپنے نفس کو مارا اس طرح کہ اگر اس نے ٹھنڈا پانی طلب کیا تو میں نے اسے گرم کر کے پلایا۔ اگر اس نے میٹھی غذا مانگی تو میں نے اس کو کڑوی چیزیں کھلائیں اگر باریک لباس طلب کیا۔ تو میں نے گاڑھا پہنایا۔ لیکن اس تیس سال کی سختی کے باوجود بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ نفس اب بھی بعض اوقات فریب دینے لگتا ہے۔ پس سالک کی نگاہ اس کی فتنہ گری پر رہنی چاہیئے۔

جب سالک ان مقامات سے گذر لیگا۔ تو راہ میں حرص و ہوا۔ ایک خوبصورت لونڈی بن کر بلائیگی۔ اگر اس کے مکر سے بھی بچ گیا۔ تو لمبی لمبی آرزوئیں۔ دامن سے لپٹیں گی۔ اور اگر یہاں سے گزر گیا۔ تو معصیت کی لذت و شہوت اپنے ریشمی پھندوں کے ذریعہ گرفتار کرنا چاہیں گی۔ پھر اگر مرشد کی ہدایت پر عمل کرتا رہا۔ تو ان سب سے گزر جائے گا۔

سالک کا سفر ہنوز پورا نہیں ہوا۔ کہ عجب اپنی خود پسندی کے دام میں پھنسانے کے لئے سدراہ بن جاتا ہے۔ پھر جب یہاں سے نکلا تو ریاکاری کا ویرانہ ہے۔ جس میں درندے ہی درندے ہیں۔ بہرحال یہ راہ ایسی نہیں ہے۔ کہ اسے ہر کوئی طے کر سکے۔ اس کے لئے مرشد کا بنانا لازمی ہوا۔ جو ہر خطرہ کے وقت انجان سالک کی حفاظت کرے اور اسے گمراہی و تباہی کی ان گنت پگڈنڈیوں پر چلنے سے رد کے۔

Marfat.com

باب چہارم
تحقیق ولایت کے بیان میں

ولایت یہ ہے ۔ کہ سالک کے دل میں اکثر ریاضت و مجاہدہ کے بعد تفصیلاً یا اجمالاً اور کبھی بلا ریاضت و مجاہدہ استعداد قرب وصول الی اللہ کی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور اس کے بعد محض فضل خداوندی سے اس کے قلب میں بالفعل ایک خاص تعلق جذب مطلوب حقیقی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس تعلق خاص کو نسبت ۔ نور اور سکینہ کہتے ہیں اور اس نسبت کے پیدا ہو جانے کو وصول کہتے ہیں ۔

مدار ولایت ۔ اللہ فرماتا ہے ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ ۔ اس آیت میں ولایت کا مدار ایک ایمان اور دوسرا تقویٰ کو فرمایا ہے ۔ سو جس درجہ کا ایمان اور تقویٰ حاصل ہوگا ۔ اسی درجہ کی ولایت ہوگی ۔ اگر ادنیٰ درجہ کا ایمان و تقویٰ ہے ۔ جو تصحیح عقائد ضروریہ سے ہے ۔ اور ضروری اعمال کی پابندی سے حاصل ہو تو ادنی درجہ کی ولایت ہوگی جو ہر مومن کو حاصل ہے ۔ اللہ ولی الذین آمنوا ۔ اس کو ولایت عامہ کہتے ہیں ۔ اور اگر اعلیٰ درجہ کا ایمان و تقویٰ ہے ۔ اتقوا اللہ حق تقاتہ تو اس کو ولایت خاصہ کہتے ہیں ۔ اور یہی ولایت خاصہ ہے ۔ جسے خواص و عوام ولی کے لیے ضروری جانتے ہیں ۔ اور یہی ولی اصطلاح میں ولی کہلاتا ہے ۔

ایمان کامل اور تقویٰ کامل مثل نماز روزے کے فرض ہیں اور ان دونوں کا محل قلب ہے ۔ گو ظاہری تقوی ہاتھ پاؤں وغیرہ سے بھی متعلق ہے اور یہ موقوف

Marfat.com

اصلاح باطن پر ادر اصلاح باطن کو یہ حقیقت ہے۔ کہ اوصاف حمیدہ کو پیدا کرے اور مذمومہ کو دور کرے۔ اول کو تخلیہ اور دوسرے تخلیہ یا تجلیہ کہتے ہیں۔ اوصاف حمیدہ کو حاصل کرنا اور مذمومہ کو دفع کرنا فرض ہے۔ اور یہی اصلاح باطن ہے۔ اور اسی طریق تحصیل ولایت کے جاننے کا نام عرف میں تصوف ہے جس کی تعریف یہ ہے تعمیر ظاہر و باطن اور موضوع تزکیہ و تصفیہ سعادت ابدیہ کا ہے۔

اصلاح باطن درجہ بدرجہ حاصل ہوتی ہے۔ پھر اگر وہ صفات حمیدہ راسخ یعنی پختہ ہوجائیں۔ اور اس سے افعال ایک طور پر صادر ہوں۔ تو ان کو مقامات کہتے ہیں اور اگر پورے مستقر نہیں ہوئے۔ بلکہ کبھی احوال کا اطلاق تجلی ذات و صفات وغیرہ پر بھی کیا کرتے ہیں۔ اصل مقاصد اس فن کے یہی مقامات ہیں۔

یہ سارے احوال و مقامات جو اس باب میں بیان کئے گئے ہیں۔ بغیر مرشد کے حاصل نہیں ہوسکتے۔ پس چاہیے۔ کہ مرشد ضرور تلاش کرے اور اس میں مندرجہ ذیل اوصاف ضرور ہونے چاہئیں۔ متقی نمازی شاکر ہو۔ ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر یعنی گناہ کبیرہ سے بچتا ہو۔ اور گناہ صغیرہ پر ضد نہ کرتا ہو۔ بزرگوں کی صحبت میں فیض و برکات حاصل کئے ہوں۔ صاحب اجازت ہو۔ اس کی مجلس میں اللہ کی یاد اور خوف بڑھتا ہو۔ عامل بالسنہ ہو۔

Marfat.com

باب پنجم
ریاضت و مجاہدہ کے بیان میں

واضح ہو کہ نفس کے مطالبات دو قسم کے ہیں۔ حقوق اور حظوظ۔ حقوق ان کو کہتے ہیں۔ جن سے انسان کی تندرستی بدن اور بقائے حیات ہے۔ حظوظ ان سے زائد کو کہتے ہیں۔ حقوق کو باقی اور حظوظ کو فانی کرنے کا نام ریاضت اور مجاہدہ ہے۔ اور ان کی دو قسم ہیں۔ اجمالی اور تفصیلی اجمالی کے اصول چار امر ہیں۔

قلت کلام[۱] ۔ قلت طعام[۲] ۔ قلت منام[۳] ۔ قلت اختلاط مع الانام

کم بولنا ۔ کم کھانا ۔ کم سونا ۔ لوگوں سے کم میل جول رکھنا

ان سب امور میں حسب تعلیم مرشد کامل درمیانہ روی ملحوظ رکھے۔ یعنی نہ تو اس قدر کثرت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہوں۔ اور مخلوق الٰہی کو فائدہ پہنچانے سے بھی معذور ہو جائے۔ اور نہ اس قدر قلت جس سے غفلت و قساوت اور کاہلی پیدا ہو۔

سالکان طریقت نے حزن و غم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے۔ کہ اس سے نفس کی پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے۔ جو کہ آثار عبودیت سے ہے۔ اور سالک کو جو قبض پیش آتی ہے۔ وہ علامت بعد کی نہیں۔ بلکہ کیا عجب کہ اس کا تصفیہ مقصود ہو۔ پس ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ سر تسلیم خم کر کے کام میں لگا رہے۔

سر تسلیم خم ہے۔ جو مزاج یار میں آئے۔

مجاہدہ تفصیلی: اس میں دو قسم ہیں۔ اخلاق حمیدہ اور چند مقامات ہیں۔ تو یہ

Marfat.com

شکر - خوف - رجا - زہد - توحید - توکل - محبت - شوق - اخلاص و صدق - مراقبہ -
محاسبہ - تفکر -

اخلاق ذمیمہ = وہ بھی چند چیزیں ہیں - شہوت - آفات لسان - غضب - حقد - حسد -
حب دنیا - بخیلی - حرص - حب جاہ - ریا - عجب - غرور و تکبر :

کسی بزرگ نے ان اوصاف کو دو رباعیوں میں اختصار اور اجمال کے ساتھ جمع کر دیا
ہے - دونوں رباعی یاد کرنے کے قابل ہیں - خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم = نہ چیز بنفس خویش کن تعلیم

یعنی - اگر تو چاہے - کہ خدا کا مقرب ہو جائے - تو اپنے نفس کو نو چیزیں یاد کرا

صبر و شکر و قناعت و علم و یقین = تفویض و توکل و رضا و تسلیم

صبر شکر قناعت علم اور یقین تفویض - توکل رضا اور تسلیم

دوسری رباعی = خواہی کہ شود دل تو چوں آئینہ   دہ چیز بروں کن ز درون سینہ :

ترجمہ   اگر تو چاہے - کہ تیرا دل مثل آئینہ کے ہو جائے   تو دس چیزوں کو دل سے باہر نکال دے

حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت   بخل و حسد و ریا و کینہ :

حرص لمبی آرزو - غضب جھوٹ غیبت   بخیلی - حسد ریا کاری - اور کینہ و بغض

اب ان کی تفصیل سنیے - اخلاق حمیدہ کا پہلا مقام توبہ ہے - توبہ دل کے دکھ جانے
کو کہتے ہیں - ھُوَ اَنْ یُّحْرِقَ الْحَشَاءَ عَلَی الْخَطَاءِ یعنی خطا اور گناہ کی یاد سے
دل کا رکھنا - پس جس چیز سے دل رکھے - اس کو ترک کرنا لازم ہے - ایسے ترک
گناہ کو توبہ کہتے ہیں -

صبر = انسان میں دو قوتیں ہیں - ایک دین پر ابھارتی ہے - دوسری ہوائے
نفس پر - پس قوت دینی کو قوت ہوائے نفس پر غالب کر دینے کا نام صبر ہے -

Marfat.com

پس سالک کو چاہیے ۔ کہ نفس کی خواہشات کو مٹائے ۔ تاکہ صبر کا مقام حاصل ہو ۔

شکر ۔ نعمت کو منعم حقیقی یعنی اللہ کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوں گی ۔ اوّل یہ کہ وہ نعمت کے بخشنے والے سے خوش ہو گا ۔ دوسرے اس کی فرمانبرداری سے انکار نہ کریگا ۔ اور اس کی اطاعت سے انکار نہ کرنا ہی شکر ہے ۔ پس سالک کو چاہیے ۔ کہ اس کی نعمتوں کو سوچا کرے ۔ اور یاد کیا کرے

خوف ۔ دل کا دردناک ہونا ۔ ایسی چیز کے خیال سے جو طبیعت کو ناگوار ہو ۔ اور اس کے آئندہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو ۔ مثلاً اگر میں چوری کرونگا ۔ یا نماز چھوڑ دونگا ۔ تو اللہ مجھے دوزخ میں ڈال دے گا ۔ ایسے خیال کو خوف کہتے ہیں سالک کو چاہیے ۔ کہ ہر وقت اللہ کے عذابوں کو یاد کرتا رہے ۔ تاکہ خوف مقام حاصل ہو ۔

رجا ۔ محبوب چیزوں یعنی فضل و رحمت مغفرت اور جنت وغیرہ کے انتظار میں قلب میں راحت پیدا ہونا ۔ اور اس کے حاصل کرنے میں تدبیر کوشش کرنا رجا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے اسباب یعنی عمل صالح توبہ وغیرہ اختیار نہ کرنا ۔ اور پھر بھی امیدوار رہنا تمنی ہے ۔ یعنی خالی امید ہے جو مفید نہیں مضر ہے ۔ پھر وہ انتظار اگر خواہش نفسانی کے موافق ہو ۔ اور شیطان کے دھوکے سے اس پر نفس امارہ اطمینان ہو تو وہ غرور کہلاتا ہے ۔ سالک کو چاہیے ۔ کہ ایسی امید دل سے پرہیز کرے ۔ اللہ کی وسعت رحمت کو یاد کرے ۔ اور سوچے ۔ رجا پیدا ہو جائے گی اور اسباب امید میں لگ جانا تمنی کا علاج ہے ۔ اور اپنے اعمال و احوال کو قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے اقوال و افعال سے

Marfat.com

رہنا غرور و تکبر کا علاج ہے۔

زہد: کمی چیز (مثلاً دنیا کی) رغبت کو چھوڑ کر بہتر چیز (مثلاً آخرت) کی طرف مائل ہونا زہد ہے۔ طریق تحصیل: دنیا کے عیبوں اور نقصانوں اور فنا ہو جانے کو اور آخرت کو منافع کو کثرت سے یاد کرے اور سوچے۔ زہد حاصل ہو جائیگا۔

توحید: یہاں توحید افعالی مراد ہے۔ یعنی سب کچھ کرنے والا وہی ہے۔ نفع ہو یا نقصان۔ عطا ہو یا منع جو کچھ ہو۔ بغیر ارادہ خداوندی کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اسے توحید افعالی کہتے ہیں۔ اس کے حصول کا طریقہ یہ ہے۔ کہ مخلوق کے عجز اور خالق کی قدرتوں یاد کرے۔ اور سوچا کرے توحید حاصل ہو جائے گی۔

توکل: صرف وکیل یعنی کارساز حقیقی رب العالمین پر قلب کا اعتماد کرنا توکل ہے۔ طریقِ تحصیل یہ ہے۔ کہ اس کی عنایتوں اور وعدوں اور گزشتہ کامیابیوں کو یاد کرنا اور سوچنا چاہیئے۔ توکل کی منزل پر گامزن ہو جائیگا

محبت: طبیعت کا مائل ہونا۔ ایسی چیز کی طرف سے لذت حاصل ہو محبت کہلاتی ہے۔ اور یہی میلان اگر قوی ہو جائے۔ تو اس کو عشق کہتے ہیں۔ طریق تحصیل یہ ہے۔ کہ دنیا کے تعلقات کو قطع کرے۔ یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ دو محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ وہ اس طرح کہ شریعت کے احکام کو سب پر ترجیح دے۔ اور اللہ کے کمالات و اوصاف و انعامات کو یاد کرے اور سوچے محبت الی اللہ حاصل ہو جائے گی۔

شوق: جس چیز کا ہو بہو علم ہو یا علم ہو بہو نہ ہو۔ اس کو بکمالہ جاننے اور دیکھنے کی طبیعت میں خواہش ہونا شوق کہلاتا ہے۔ طریق تحصیل یہ ہے۔ کہ محبت پیدا کرے۔ شوق خود ہی پیدا ہو

Marfat.com

ہو جائے گا

رضا: حکم و قضا پر اعتراض نہ کرنا۔ نہ زبان سے نہ دل سے رضا ہے۔ بعض اوقات اس کا غلبہ یہاں تک ہوتا ہے۔ کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار محبت سے ہے۔ اس کی تحصیل بھی تحصیل محبت ہی پر موقوف ہے۔

نیت و ارادہ: وہ یہ ہے۔ کہ دل کا ابھرنا ایسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض و نفع کے موافق سمجھتا ہے۔ طریق تحصیل یہ ہے۔ کہ اس چیز کی مثلاً عمل صالح و سلوک طریق آخرت کے منافع و مصالح کی معرفت حاصل کر کے ان میں غور کرے۔ دل کو حرکت پیدا ہوگی:

اخلاص: اپنی طاعت میں صرف اللہ کے تقرب و رضا کا مقصد کرنا۔ اور مخلوق کی خوشنودی یا رضا مندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کو نہ ملنے دینا اخلاص ہے۔ طریق تحصیل یہ ہے۔ کہ ریا کا دفع ہو جائے۔

صدق: جس مقام کو حاصل کرے۔ اسے کمال کو پہنچا دینا۔ یعنی کسر باقی نہ رہے صدق کہلاتا ہے۔ طریق تحصیل ہمیشہ نگراں رہے۔ اگر کچھ کمی ہو جائے۔ تو اس کو پھر پورا کرے۔ آگے کو بڑھے۔ حتے کہ کمال حاصل ہو جائے

مراقبہ: دل سے دھیان رکھنا۔ اس کا جو اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ طریق تحصیل ہے۔ کہ یہ سمجھے کہ اللہ میرے ظاہر و باطن سے بخبر دار ہے۔ اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کے ساتھ اس کی عظمت و قدرت و جلال اور اس کے عذاب و عقوبت کو بھی یاد کرے۔ اس کی پابندی سے وہ دھیان بندھنے لگیگا۔ کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ کے اس سے نہ ہوگا۔ اور ایک یہ مراقبہ ہے۔ کہ اس کے قبضہ

Marfat.com

رحمت عام یا ایک خاص طور کی مثلاً معیت یا اقربیت یا تجلیات انفعالیہ میں کے انتظار میں میں بیٹھ جاوے۔ اور اچھی طرح اس میں لگ جاوے۔ اس میں ایک خاص کیفیت نازل ہونے لگ جاتی ہے۔ جاننا چاہیے کہ اول مراقبہ کے لئے دو چیزیں اور ہیں۔ ایک مشارطہ کہ مراقبہ سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ جو مراقبہ کے بعد ہے۔ مشارطہ اس کو کہتے ہیں کہ روزانہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تنہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے۔ کہ دیکھو فلاں فلاں کام کرنا اور فلاں فلاں سے بچنا۔ اس کے بعد مراقبہ یعنی اس معاہدہ کی جو مشارطہ کہلاتا ہے۔ نگہداشت رکھنا۔ جب دن ختم ہو وے تو سونے وقت محاسبہ کرے۔ یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں۔ ان کو تفصیلاً یاد کرے۔ جو نیک کام کئے ہوں۔ ان پر شکر الٰہی بجا لاتے جو برے کئے ہوں یا نیک کاموں میں آمیزش (ملاوٹ) ہو گئی ہو۔ اس پر نفس کو ملامت کرے۔ ور خالی ملامت کارگر نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی دے۔ یعنی کوئی سخت مجاہدہ یا ریاضت کرے۔ جس سے نفس کو سزا ملے۔

اخلاق ذمیمہ = اس کی پہلی جماعت شہوت ہے۔ یعنی خلاف شرع یا مباح میں زیادہ مشغول ہونے کی خواہش کرنا۔ علاج مجاہدہ ہے۔ نفس کو تحوق دلانے اور حظوظ سے روکے آفاتِ لسان فضول باتیں کرنا بحث و مباحثہ ناحق تکرار۔ کلام میں بناوٹ گالی گلوچ دو رخی یا دو غلی باتیں، علماء سے فضول باتیں پوچھنا۔ وغیرہ: علاج یہ ہے۔ کہ جو کہے پہلے سوچے پھر کہے۔ کہ اس سے اللہ ناخوش تو نہ ہو گا۔ انشاء اللہ کوئی بات پھر زبان سے گناہ کی نہ نکلے گی ::

غضب:: جوش مارنا خون قلب کا بدلہ لینے کے لیے علاج یہ ہے۔ کہ یاد کرے کہ اللہ کی مجھ پر زیادہ قدرت و قوت ہے۔ اور میں اس کی نافرمانی کیا کرتا ہوں۔ اگر وہ بھی مجھ سے یہ معاملہ کرے تو کیا ہو۔ اور یہ سمجھے کہ میں نا چیز ہوں۔ جو کچھ واقع ہوتا ہے۔ اسی کے حکم و ارادہ سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے ۔ اگر کھڑا ہو بیٹھ جائے ۔ بیٹھا تو لیٹ جائے اور ٹھنڈے پانی سے وضو کرے ۔ اگر اس سے بھی نہ جاوے ۔ تو اس شخص سے علیحدہ ہو جائے جس پر غصہ ہے۔

حقد: جب غصہ سے بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی ۔ تو اس کے ضبط کرنے سے اس شخص کیطرف سے ایک قسم کی گرانی سی دل پر ہو جاتی ہے ۔ اسکو حقد یا کینہ کہتے ہیں ۔ علاج یہ ہے ۔ کہ اس شخص کا قصور معاف کر دے ۔ اور اس سے میل جول شروع کرے خواہ مجبوراً ہی سہی تھوڑے دن بعد کینہ سے سینہ خود بخود صاف ہو جائے گا ۔

حسد:: کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا ۔ کہ یہ اچھی حالت اس کی زائل ہو جاوے اسے حسد کہتے ہیں ۔ علاج یہ ہے ۔ کہ اس کی خوب تعریف کرے خواہ مجبوراً ہی کرے اور اس کیساتھ احسان و سلوک سے پیش آوے ۔ اسطرح اسکے دلمیں تمہاری محبت پیدا ہوگی ۔ اور حسد جاتا رہیگا ۔

حب دنیا:: جس چیز میں فی الحال حظ نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو ۔ وہ دنیا ہے ۔ علاج یہ ہے ۔ کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور مدتوں کے لیئے سامان نہ کرے ۔ ۔ کہ:

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ۔ سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

بخل یا بخیلی:: جس چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروۃً ضروری ہو ۔ اس میں تنگ دلی کرنا بخیلی ہے ۔ علاج یہ ہے ۔ کہ مال کی محبت کو دل سے نکال دے ۔ اور اسے راہ خدا میں خرچ کرنے سے ہاتھ نہ روکے ۔ اور اللہ پر بھروسہ رکھے کہ وہ رازق ہے ۔

حرص: قلب کا مشغول ہونا ۔ مال وغیرہ کے ساتھ ۔ علاج یہ ہے ۔ کہ خرچ گھٹا دے تاکہ زیادہ مال کی فکر نہ کرنی پڑے ۔ اور آئندہ فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا ۔ اور یہ سوچے کہ حریص و طامع ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے ۔

حب جاہ:: لوگوں کے دلوں کے مسخر ہو جانے کا خواہش مند ہونا جس سے لوگ اس کی

53275

Marfat.com

تعظیم واطاعت کریں علاج یہ ہے۔ کہ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم واطاعت کر رہے ہیں۔ یا کریں گے۔ نہ یہ رہیں گے اور نہ میں رہونگا۔ پھر ایسی موہوم وفانی چیز پر خوش ہونا نادانی ہے اور دوسرا علاج یہ ہے۔ کہ کوئی ایسا کام کہ شرع کے خلاف تو نہ ہو۔ مگر عرفاً اسکی شان کے ہو۔ اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جائیگا۔ مگر مقتدا کو ایسا کرنا زیبا نہیں۔ کہ دین میں فتور پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ریا اللہ کی اطاعت میں یہ قصد کرنا۔ کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر ہو جائے علاج یہ ہے۔ کہ حب جاہ کو دل سے نکال دے۔ کیونکہ ریاکاری اسی کا جز ہے۔ اور عبادت پوشیدہ کرے۔ یعنی جو عبادت جماعت سے نہیں ہے۔ اسے چھپا کر کرے اور جس عبادت کا اظہار ضروری ہے۔ اس کے لیئے ازالۂ حب جاہ کافی ہے۔

تکبر:: اپنے کو صفاتِ کمال میں دوسرے سے بڑھ کر سمجھنا۔ علاج یہ ہے۔ کہ اللہ کی عظمت کو یاد کرے۔ اسکے مقابلے میں اپنے کمالات کو ہیچ سمجھے۔ اور جس سے اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہو اس کی تعظیم کرے یہاں تک کہ اس کا عادی ہو جائے۔ تکبر دفع ہو جائیگا۔

عجب:: اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ سلب ہو جائے عجب ہے۔ علاج یہ ہے۔ کہ اس کمال کو عطائے الٰہی سمجھے۔ اور اس کے استغناء اور قدرت کو یاد کر کے ڈرے کہ شاید سلب ہو جائے۔

ریاضت ومجاہدہ کے بیان میں ضرورت تو اسکی تھی۔ کہ اسے اور تفصیل سے لکھا جاتا مگر کتاب کی ضخامت متحمل نہیں۔ اسلیئے یہیں چھوڑا جاتا ہے۔ تاہم ضروری ضروری باتیں سب تحریر کر دی ہیں۔ کہ ان پر عمل کئے بغیر معرفت کا حصول ممکن نہیں جنہیں تفصیل کی ضرورت ہو وہ احیاء العلوم۔ کیمیائے سعادت۔ سراج سالکین عمدۃ الاذکار وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

باب ششم
لطائف و مراقبات کے بیان میں

واضح ہو۔ کہ بعض کامل و مکمل پیر اپنے طالب کو تزکیہ نفس و عناصر و تصفیہ لطائف کے
لیے جو کہ مخلوق کی صحبت سے ظلماتی ہو گیا ہے۔ ذکر شغل مراقبہ تعلیم فرماتے ہیں۔ بعد تصفیہ
وتحصیل اخلاق مرضیہ کے القائے نسبت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس سالک کو سالک مجذوب
اور اس سیر کو سیر آفاقی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ سالک تزکیہ عناصر و انوار لطائف کو اپنے نفس سے خارج
عالم مثال میں دیکھتا ہے۔ چونکہ یہ سیر دراز اور بہت محنت ہے۔ اور اس میں مقصود سے
ناکامیاب رہنے کا خوف ہے۔ بعض مقرب کامل جیسے حضرت خواجہ نقشبند خواجہ بہاؤ الدین علیہ
الرحمہ جذب کو سلوک پر مقدم رکھتے ہیں۔ اول سالک کے لطائف عالم امر میں توجہ سے القائے
ذکر فرماتے ہیں۔ تاکہ قلب اور روح اور سر اور اخفیٰ اپنے اصول میں فانی اور مستہلک ہو
جاتے ہیں۔ اس سیر کو سیر انفسی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ سالک انوار لطائف و تزکیہ عناصر کو اپنے
اندر ملاحظہ کرتا ہے۔ اس سیر میں سیر آفاقی بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ باوجود دور
رفع ہونے کے قرب بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سالک کو مجذوب سالک اور اس سیر کو
النہایتہ فی البدایتہ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ جذب جو آخر میں تھی۔ ابتدا میں ہو گئی۔
کمال سے پہلے سالک مر جائے۔ تو مقصود سے مطلقاً محروم نہ رہا۔ کیونکہ ذکر قلبی سے اول
صحبت فیضیاب ہو گیا ہے۔

فائدہ:: ہر ایک لطیفہ کا نور ہے۔ بعض سالک یہ انوار بالتفصیل اور بعض کو ایک ہی اور بعض
تصفیہ لطائف ہو جاتا ہے۔ اور انوار نظر نہیں آتے۔ قلب کا نور زرد ہے۔ روح کا

سرخ ہے ۔ اور سر کا نور سیاہ اور خفی کا نور سفید اور اخفیٰ کا نور سبز ہے ۔ اور بعضے روح کا نور سفید اور اخفیٰ کا نور سیاہ اور خفی کا سبز بتلاتے ہیں ۔

فائدہ: بہرحال لطائف ستہ نفس قلب ۔ روح ۔ سر ۔ خفی ۔ اخفیٰ کے جوہر اور عرض وجود مادی اور واحد متعدد اور تعیین مقامات میں اگرچہ اختلاف ہے ۔ مگر بہرحال اس پر قدرے اتفاق ہے ۔ کہ نفس کی اصل منشا غفلت ہے ۔ اس مرتبہ میں اس کو لوامہ کہتے ہیں ۔ نفس لوامہ اور جب بالکل قرار ہو جائے ۔ تو اسے مطمئنہ کہتے ہیں ۔ قال فی القرآن المجید یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ہ

لطائف کے ذکر کے بعد تکرار کلمہ طیبہ تعلیم فرماتے ۔ بعضے جہر کے ساتھ بعضے آہستہ اور قادریہ والے جہر کو آہستگی پر ترجیح دیتے ہیں ۔

فصل در ترتیب مراقبات

مراقبۂ احدیت ۔ فیض کا آنا ذات احدیت سے جو جملہ صفات کمال کی حامل ہے ۔ اور ہر نقصان و زوال سے پاک ہے ۔ اس فیض کا مورد قلب ہے ۔

مراقبہ شباب ، مراقبہ لطیفہ قلب مشرب آدم ، اپنے قلب کے لطیفہ کو لطیفہ قلب مبارک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ۔ اور زبان حال سے التجا کرے ۔ کہ اے فیض تجلیات افعالیہ کہ جیسے قلب محمدی سے لطیفہ قلب آدم پر ڈالا بحرمت پیران کبار رحمہم اللہ میرے دل میں القا فرما مراقبہ لطیفہ روح : مشرب ابراہیم و نوح : روح کے لطیفہ کو لطیفہ روح محمدی کے سامنے رکھے ۔ اور زبان حال سے عرض کرے ۔ کہ اے معبود حقیقی جو فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کہ لطیفہ روح مبارک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم لطیفۂ

Marfat.com

روح نوح و ابراہیم میں القا فرمایا۔ بحرمت پیران کبار میرے لطیفہ روح میں بھی القا فرما۔

مراقبہ لطیفہ سر، مشرب موسوی۔ اپنے سر کے لطیفہ کو لطیفہ سر مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے۔ اور بزبان خیال عرض کرے۔ کہ الٰہی فیض تجلیات شئون ذاتیہ کہ لطیفہ سر مبارک آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفہ سر مبارک حضرت موسے علیہ السلام القا فرمایا۔ بحرمت پیران کبار میرے لطیفہ سر میں القا فرما۔ مراقبہ لطیفہ خفی۔ مشرب عیسوی اپنے لطیفہ خفی کو لطیفہ خفی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل رکھے۔ بزبان خیال عرض کرے۔ کہ اے قادر ذی الجلال فیض تجلیات سلبیہ کو کہ لطیفہ خفی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفہ خفی عیسےٰ علیہ السلام میں تفویض فرمایا۔ بحرمت پیران کبار رضی اللہ عنہم میرے لطیفہ خفی میں بھی القا فرما۔

مراقبہ لطیفہ اخفیٰ۔ مشرب محمدی: اپنے لطیفہ اخفیٰ کو مقابل لطیفہ اخفیٰ مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکھے۔ اور بزبان خیال عرض کرے۔ الٰہی فیض تجلیات شان جامع کہ لطیفہ اخفیٰ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں القا فرمایا۔ بحرمت پیران کبار رضی اللہ عنہم میرے لطیفہ اخفیٰ میں بھی القا فرما۔

لطائف و مراقبات کے اسرار ہائے گوناگوں لاتعداد ہیں۔ جن کے نقل کرنے کو دفتر کے دفتر درکار ہیں۔ جو ضروری سمجھے تحریر کر دئے۔ باقی ولی مرشد کی تلقین و دعوت اس سے ۔۔ پردہ اٹھاتی رہیگی۔

Marfat.com

باب ہفتم
ثمرات مراقبہ کے بیان میں

وھو معکم اینما کنتم۔ یعنی جہاں کہیں تم ہو۔ وہ قادر مطلق تمہارے ساتھ ہے۔ اسی خیال کو یقین بلکہ عین الیقین کے درجہ تک پہنچا دینا مراقبہ ہے۔ یہ ولایت صغریٰ کہلاتی ہے۔

مراقبات ولایت کبریٰ اور تین دائروں پر مشتمل ہے۔ اور ایک قوس پر نیت دائرہ اولیٰ مضمون آیہ کریمہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کو ملحوظ رکھے۔ اور از روئے باطن جانے کہ جو ذات الٰہی میری رگ جاں سے بھی قریب ہے۔ میں اس سے مستفیض ہو رہا ہوں۔ اور مورد فیض لطیفہ نفس و لطائف خمسہ عالم امر ہے۔ یہی ولایت کبریٰ ہے۔

دائرہ ثانیہ: مضمون آیہ کریمہ یحبھم و یحبونہ کو ملحوظ رکھے۔ اور دل میں یقین رکھے کہ مجھے اس ذات سے فیض پہنچ رہا ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے۔ اور میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔ منشاء فیض دائرہ ثانیہ کا ولایت کبریٰ ہے۔

دائرہ ثالثہ۔ یحبھم و یحبونہ سے مستفیض ہونے کے بعد جو کیفیت طاری ہوتی ہے۔ وہ دائرہ ثالثہ ہے۔ اور یہ بھی ولایت کبریٰ کا جز ہے۔

قوس: اس منزل سے گزر کر جو رنگ، کیف و لذت حاصل ہوتا ہے۔ وہ قوس کہلاتا ہے مراقبہ حقیقت ابراہیمی۔ فیض کا آنا ہے۔ اس ذات سے کہ منشاء حقیقت ابراہیمی ہے۔ اس مقام پر سالک کے لئے ہر آگ گلزار بن جاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ و مرشد ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کے کرامات و کوائف سے ظاہر ہے۔

Marfat.com

مراقبہ حقیقت موسوی: فیض کا آنا اس ذات سے جو منشا حقیقت موسوی ہے۔ یہاں سالک کے اندر طاقت کبھی نمودار ہوتی ہے۔ اور وہ ہر باطل سے ٹکرانے اور اسے فنا کر دینے لگتا ہے اس کا عصائے پیری کفر کی جوانی کو نیل کی آغوش میں پہنچا دیتا ہے۔

مراقبہ حقیقت عیسوی - فیض کا پہنچنا اس ذات واحد سے جو منشا حقیقت عیسوی ہے یہاں سے سالک کا انکسار و عجز اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔

مراقبہ حقیقت محمدی: اس ذات سے فیض پانا جو منشا حقیقت محمدی ہے۔

مراقبہ فقر لازمی جز ہے۔ فقر کے متعلق علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے کیسے معقول اشعار فرمائے ہیں۔

اک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری — اک فقر سے کھلتے ہیں اسرار جہانگیری
اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دلگیری — اک فقر سے مٹی میں خاصیت اکسیری
اک فقر ہے شبیری اس فقر میں ہے میری — میراث مسلمانی سرمایہ شبیری

Marfat.com

باب ہشتم
آداب کے بیان میں

مرید کو لازم ہے۔ کہ اپنے پیر مرشد کے ہر حکم کو اپنے لئے قطعی اور ضروری سمجھے۔ اور اسے اپنے تصور میں تمام انسانوں سے بہتر خیال کرے۔ اس کے ہر فرمان کی تعمیل کرے حتیٰ کہ اگر پیر صاحب یہ بھی حکم دیں کہ اپنی جانماز کو شراب سے رنگ لو تو بھی انکار نہ کرے۔ کیونکہ پیر ہی جانتا ہے۔ اس میں اس نے کیا مصلحت دیکھی ہے۔

بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود ز راہ و رسم منزل ھا

اسکے کسی قول یا فعل کی مخالفت نہ کرے۔ اس پر کسی طرح کا اعتراض اشارۃً یا کنایتہً بھی نہ کرے کہ سلب نسبت کا خوف ہے۔ بلکہ یقین ہے۔ اور محرومی و بدنصیبی مقدر ہو جاتی ہے۔ اپنے احوال کو مرشد سے پوشیدہ نہ رکھے۔ اچھا یا برا جیسا ہو بیان کرتا رہے۔ تاکہ وہ اس کے متعلق وظائف و دعوت تبلاتے رہیں۔ اگر پیر کی کوئی بات اسکی اپنی سمجھ میں نہ آوے۔ تو اس میں مرشد کی غلطی نہ جانے بلکہ اپنے فہم و تدبیر اور عقل کا قصور و فتور سمجھے۔ کہ اس میں درجات بلند ہوتے ہیں اور سالک ترقی کرتا ہے جسطرح مرشد کے سامنے اسکے آداب بجا لاتا ہے۔ بعد میں بھی اسیطرح اسکا ذکر ادب سے کرے۔ ورنہ منافقت کا خطرہ ہے۔ اپنے نفس کی کڑی نگرانی کرتا رہے۔ اور ظاہر باطن دونوں طرح سے پیر کی مخالفت کرنے سے باز رہے۔ اگر اس سے کچھ غلطیاں بھی سرزد ہوتی دیکھے۔ تو بھی بدظن نہ ہو بلکہ بارگاہ خداوندی میں اپنی اصلاح کے ساتھ اس کے لئے بھی دعا کرے۔

اس کے عیوب کو چھپائے اور اپنے نفس پر تہمت لگائے۔ اور اگر ہو سکے تو کوئی تاویل تلاش کرے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکے۔ تو ان کیلئے استغفار پڑھے اور ان کے حق میں دعا کرے۔ کہ اللہ انہیں علم

Marfat.com

اور بیداری عطا کرے۔ ان کی عصمت پر پورا پورا اعتقاد نہ رکھے۔ کہ انبیاء کے سوا کوئی بشر معصوم نہیں۔ ہاں محفوظ ضرور ہوتے ہیں۔

اگر پیر صاحب غصہ ہوں یا رنجیدہ ہوں یا مرید کی طرف التفات نہ کریں۔ تو مرید ان سے قطع تعلق نہ کرے۔ بلکہ معلوم کرے۔ کہ مرشد کی ناراضگی کی وجہ کیا ہے۔ اور اپنے افعال کا بھی محاسبہ کرے۔ کہ شاید کوئی نادانستگی میں سرزد ہو گئی ہو۔ پس اپنے نفس کی اصلاح کا بہت خیال رکھے۔ کہ منشاء مریدی یہی ہے۔ مرشد سے اپنے قصور کی معافی طلب کرے تاکہ نسبت کے سلب ہو جانے کا خوف نہ رہے۔ اسکو اپنے اور اپنے خدا کے درمیان وسیلہ گردانے اور یقین رکھے کہ ان کے فرمان کی تعمیل سے رضائے الٰہی وابستہ ہے مرشد کے سامنے ہمیشہ با ادب بیٹھا رہے۔ اور دو زانو ہو کر بیٹھے ان کی باتوں کو نہایت توجہ اور غور سے سنتا رہے۔ ان کے سامنے قہقہہ نہ لگائے۔ ادھر ادھر نہ دیکھے بلکہ مراقب رہے ان کی طرف پشت نہ کرے۔ ان کے سایہ پر بھی قدم نہ رکھے۔ ان سے آگے نہ چلے۔ ہاں اگر کسی ضرورت کے وقت وہ خود فرمائیں تو حرج نہیں۔ ان کی ذات سے بیحد محبت رکھے ان کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن خیال کرے۔ ان کے مصلے پر کھڑا نہ ہو۔ ان کے بستر پر نہ لیٹے ان کے کپڑوں کو استعمال نہ کرے۔ ان سے بیہودہ باتیں جو دین کے علاوہ ہوں نہ کرے۔ اپنے اد ان کے سامنے ہرگز بیان نہ کرے۔ اپنے علم پر ان کے علم کو ترجیح دے۔ اور ا عقل پر ان کی عقل کو ترجیح دے۔

اگر مرید کسی مسئلہ کا پورا علم رکھتا ہو۔ اور اس کے متعلق پیر کی محفل میں بحث چھڑ جائے۔ تو مرید کو خاموش ہی رہنا چاہیئے۔ اور جو کچھ پیر صاحب فیصلہ کر دیں اس پر کاربند ہونا چاہیئے۔ ادھر ادھر یہ کہتا نہ پھرے۔ کہ پیر و مرشد نے یہ غلطی کی ہے۔ یہ مسئلہ یوں نہیں تھا۔ کہ اس سے نحوست آتی ہے۔ حضرت خواجہ معود شاہ صاحب علیہ الرحمۃ جب اپنے مرشد حضرت امام علی شاہ صاحب

Marfat.com

خدمت پہنچتے تو آپ اتنے خاموش ہو جاتے - گویا کچھ جانتے ہی نہیں - حالانکہ مفتی اعظم دہلی کے تھے - آپ فرمایا کرتے تھے - کہ میں جب اپنے مرشد کی خدمت میں جاتا ہوں - تو مولویت کو سہارن پور چھوڑ جاتا ہوں -

حضرت سلطان اولیا حضرت بایزید بسطامی نے اپنے پیر و مرشد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی بیس سال تک خدمت کی ایک مرتبہ حضرت امام موصوف نے حضرت بایزید سے کو کتاب طلب کی حضرت بایزید نے عرض کیا - حضور کتاب کہاں رکھی - حضرت امام جعفر نے کہا طاق میں عرض کیا - حضور طاق کہاں ہے - آپ نے فرمایا تمہیں میرے پاس رہتے ہوئے بیس سال کا عرصہ گزر گیا - اور اب تک تم نے یہ طاق نہیں دیکھا - حضرت بایزید نے جواب دیا - حضور میں طاق دیکھنے کے لیئے نہیں آیا ہوں میں تو آپ کو دیکھنے آیا ہوں - فرمایا - اگر یہ بات ہے - تو جاؤ تمہارا کام پورا ہو گیا - اور اسی وقت آپ کو اجازت دے کر رخصت فرما دیا - اللہ اکبر کیسا ادب تھا - اور کیسے ادب کرنے والے تھے -

کیا خوب فرمایا ہے - شاعرِ میوات علامہ کمال الدین سالار پوری نے -

سالکوں کی زندگی کا نقرئی زیور ادب — طالبانِ راہِ حق کا قائد و رہبر ادب
بے ادب ہے ٹھوکروں کا مستحق ہر جا ندیم — با ادب کو کرتا ہے ہر بزم کا دلبر ادب
ہو گئے منصور و مسرور جمیل و کامیاب — زندگی کی مملکت کا جب بنا سنجر ادب
دیکھ حالاتِ بزرگانِ سلف اے کم نشین — طالبانِ فقر کو گنجینۂ گوہر ادب
بے ادب کی ناتمہ مقدر ہیں ناکامیاں — ہر جو دو کامرانی کیلئے جوہر ادب

اے کمال خستہ تن واقف ہوں میں اس راز سے
کار فرما کامیابی کے لئے ہے سر ادب

باب نہم
اقسام اولیاء کے بیان میں

انوار العارفین میں مذکور ہے۔ کہ اس باب میں بزرگوں کی مختلف عبارتیں ہیں۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ وہ سب بارہ گروہ ہیں۔
اقطاب[۱]۔ غوث[۲]۔ امامین[۳]۔ اوتاد[۴]۔ ابدال[۵]۔ اخیار[۶]۔ ابرار[۷]۔ نقبا[۸]۔ نجبا[۹]۔ عمد[۱۰]۔ مکتومان[۱۱]۔ مفردان[۱۲]۔

قطب العالم ایک ہوتا ہے۔ اس کو قطب العالم و قطب اکبر۔ قطب الارشاد و قطب الاقطاب اور قطب المدار بھی کہتے ہیں۔ اور عالم غیب میں اسکا نام عبد اللہ ہوتا ہے۔ اسکے دو وزیر ہوتے ہیں جو امامین کہلاتے ہیں۔ وزیر یمین (یعنی داہنی طرف رہنے والے) کا نام عبد الملک ہوتا ہے۔ اور وزیر یسار (یعنی با[ئیں] طرف والے) کا نام عبد الرب ہوتا ہے اور بارہ قطب اور ہوتے ہیں۔ سات تو سات اق[لیم] میں رہتے ہیں۔ ان کو قطب اقلیم کہا جاتا ہے۔ اور پانچ یمن میں رہتے ہیں۔ ان کو قطب و[لایت] کہتے ہیں یہ عدد تو اقطاب معینہ کا ہے اور غیر معین ہر قریہ اور ہر شہر میں ایک ایک قطب ہوتا ہے۔ غوث ایک ہوتا ہے بعضوں نے کہا ہے۔ کہ قطب الاقطاب ہی کو غوث کہتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے۔ کہ وہ اور ہوتا ہے۔ اور وہ مکہ معظمہ میں رہتا۔ بعض نے اس میں اختلاف ہے۔ اوتاد چار ہوتے ہیں۔ عالم کے چار رکن میں رہتے ہے۔ ابدال چالیس ہوتے۔ بائیس بارہ تو ملک شام میں رہتے ہیں۔ اور اٹھارہ یا اٹھائیس عراق میں رہتے ہیں۔

اخیار: یہ پانچسو ہوتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے۔ کہ سات سو ہوتے ہیں۔ اور ان ایک جگہ قرار نہ ہوتا۔ سیاح ہوتے ہیں۔ اور عالم غیب میں ان سب کا نام حسین ہوتا ہے۔ اور ابرار اور اکثر کو ابدال کہا ہے۔ اور نقبا تین سو ہوتے ہیں۔ ملک مغرب میں رہتے ہیں سب کا نام عالم غیب میں علی
نجبا: یہ ستر ہوتے ہیں۔ اور مصر میں رہتے ہیں۔ سب کا نام حسن عالم غیب میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

جو زمین کے چاروں گوشوں - مشرق مغرب اور شمال - جنوب میں رہتے ہیں - ان کا نام عالم غیب میں محمد ہوتا ہے - غوث ترقی کر کے فرد ہو جاتا ہے - اور فرد ترقی کر کے قطب وحدت ہو جاتا ہے - اور مکتوم مکتوم ہی رہتے ہیں -

فصل : اصلاح اغلاط میں : بعض جاہل لوگ کہا کرتے ہیں - کہ فقیری میں اتباعِ شریعت کی ضروری نہیں فتوحات میں ہے حقیقتہ علے خلاف الشریعتہ زندقتہ بالملتہ : یعنی جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو وہ بد دینی ہے - اور مردود ہے - اسی طرح امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی مکتوبات میں اور دلیل العارفین ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ میں اور قوت القلوب ابوطالب مکی میں رسالہ قشیریہ میں ذوالنون مصری وسری سقطی وبایزید رحمتہ اللہ علیہم سے اسی طرح منقول ہے - بعض نادانوں کا اعتقاد ہے - کہ فقیری میں ایک ایسا درجہ آتا ہے - کہ وہاں پہنچ کر احکام شرعی ساقط ہو جاتے ہیں - یہ محض غلط ہے - کسی نے حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے ذکر کیا - کہ حضرت بعض لوگ کہتے ہیں - کہ ہم تو واصل ہو گئے - اب ہم کو ان ظاہری احکام کی کیا حاجت ہے - آپ نے جواب میں فرمایا - کہ بے شک واصل تو ہو گئے - مگر جہنم رسیدہ ہوئے - خدا رسیدہ نہیں -

حضرت پیران پیر دستگیر غوث - صمدانی - محبوب سبحانی - مولود ماہ ربیع الثانی - حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا ہے - کہ اے غلام اگر تو کسی کو ہوا پر اڑتا دیکھے سمندروں پر چلتا دیکھے - اور مردوں کو جلاتا دیکھے لیکن سنت کا تارک ہو تو اسے ولی نہ سمجھنا وہ شیطان لعین ہے - اور یہ کرامتیں نہیں شعبدہ بازی ہے -

Marfat.com

باب دھم

اوراد و وظائف اور دعوت کا بیان

نماز فجر کے بعد سو بار لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین کا ورد بڑی فضیلت رکھتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جو کوئی صبح کی نماز کے بعد اس کو ورد کریگا اللہ اسے پانچ بزرگیاں عطا کریگا۔

اول :- بسبب شامت اعمال اس کا ایمان سلب نہیں ہوگا۔

دوئم :- اعمال نامہ اس کا اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا۔

سوئم :- وہ پل صراط سے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ ہوا کی طرح گذر جائیگا۔

چہارم :- دنیا اور آخرت کی ستر حاجتیں اسکی اللہ پوری کریگا۔

پنجم :- حشر کے میدان میں شہیدوں میں شمار کیا جائیگا۔ نماز ظہر کے بعد حضور پر کثرت سے درود پڑھے نماز عصر کے بعد سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم وبحمدہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۰ سو بار پڑھیں اس کی فضیلتیں یہ ہیں۔ اس کے پچھلے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ اور وہ معصوم کی مانند ہو جائیگا۔

دوئم :- جب قیامت میں اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے۔ تو اس پاک وظیفہ کی برکت سے نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائیگا۔

سوئم :- زندگی میں اس کی دعائیں قبول ہونگی اور رد نہ کی جائیں گی۔

چہارم :- اس کے عملیں چالیس برس کی عبادت شمار ہوگی۔

پنجم :- وہ شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

Marfat.com

نمازِ مغرب کے بعد اوّل کلمہ سو بار پڑھیں ۔ تو بہت فضیلتیں حاصل ہوں ۔

اول یہ کہ اس کے لیے تمام ضروری امور اور حاجات دنیا آسان کردیگا ۔ اور اس کی خواہش کے مطابق اس کو عطا فرمائیگا ۔

دوئم : یہ کہ اس دن پانچ بار خدا تعالیٰ اس کی طرف نگاہ رحمت سے دیکھیگا

سوئم : یہ کہ قیامت کے روز اس سے راضی ہو گا ۔

چہارم : یہ کہ عذابِ قبر سے اس کو نجات دی جاویگی ۔

پنجم یہ کہ منکرین کے سوالات اس پر آسان کئے جائیں گے ۔

نمازِ عشاء کے بعد تیسرا کلمہ تمجید کا سو بار پڑھنا بڑی فضیلت رکھتا ہے ۔

اوّل یہ کہ اس کو سو نیکیوں کا ثواب ملیگا ۔

دوئم ۔ یہ کہ اس کے واسطے جنت میں سو محل سونے کے بنیں گے ۔

سوئم : یہ کہ قیامت کے دن امت محمدیہ میں سے ایک ہزار آدمی اس کی شفاعت سے بخشے جائیں گے :

چہارم یہ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس کے شفیع ہونگے ۔

پنجم یہ کہ سب سے بڑی نعمت یعنی اللہ کا دیدار اسکو نصیب ہو گا ۔

صبح وشام کے وظیفے

جب صبح ہو جائے تو یہ دعا پڑھے : اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۰ رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ ۰ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ۰

Marfat.com

رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَفِی الْقَبْرِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ ترجمہ : صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ کے اور سب تعریف اللہ کے لیئے ہیں۔ نہیں کوئی معبود۔ مگر ایک اللہ اور نہیں ہے کوئی شریک اس کا۔ اسی کے لیئے بادشاہی ہے۔ اور اسی کے لیئے تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے پروردگار میرے میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی۔ اس چیز کی جو اس دن میں ہے۔ اور بھلا اس چیز کی جو اس کے پیچھے ہے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری اس چیز کی سے کہ اس میں ہے۔ اور برائی اس چیز کی کہ پیچھے اس کے ہے۔ اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہوں میں تیری کاہلی سے اور بڑھاپے کی برائی اور بوقت شام یہ دعا پڑھے : اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ ترجمہ شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے واسطے اور تمام تعریف اللہ کے لیئے ہیں۔ پناہ مانگتا ہیں اللہ کے ساتھ جس نے تھام رکھا ہے آسمان کو اس سے کہ زمین پر گر پڑے مگر ساتھ حکم اس کے برائی اس چیز کی سے کہ اندازہ کیا۔ اور پراگندہ کیا۔ اور پیدا کیا۔

تمام سال کی نمازوں کا بیان

ذکر ماہ محرم الحرام کی نماز۔ دس محرم کا دن جسے عاشورے کا دن کہتے ہیں۔ مسلمانوں میں ایک نہایت یادگار دن ہے۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عاشورہ کا روزہ رکھو۔ کیونکہ یہودی رکھتے ہیں۔ اور ہم ان سے زیادہ حق ہیں۔ آج کے دن موسٰے علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر فتح دی گئی تھی۔

جب آدم علیہ السلام کے جسد خاکی میں روح پھونکی گئی۔ تو یہی دسویں محرم کا دن تھا۔

Marfat.com

جب نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو یہی دن تھا۔

اور جب اللہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مدت کی جدائی کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام سے ملایا۔ تو یہی دن تھا۔

جب یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے رہائی پائی تو یہی دن تھا۔

جب ایوب علیہ السلام نے اٹھارہ برس کی ابتلا سے نجات پائی تو یہی دن تھا

جب موسے علیہ السلام کے واسطے دریائے نیل کو چیرا گیا۔ تو یہی دن تھا

جب حضرت عیسلے علیہ السلام پیدا ہوئے تو یہی دن تھا۔

جب حضرت آدم اور حوا زمین پر آنے کے بعد جدا ہوئے تو یہی دن تھا

جب حضرت ذکریا اور حضرت یحیٰی علیہما السلام شہید کیے گئے۔ تو یہی دن تھا

جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالا تو یہی دن تھا۔

جب حضرت آدم سے دوبارہ حضرت حوا کو ملایا۔ تو یہی دن تھا۔

جب حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر ہلال سے شہید کیا گیا۔ تو یہی دن تھا۔

جب حضرت امام حسین علیہ السلام معہ اقربا کربلا کے تپتے ہوئے میدان میں بھوکے پیاسے شہید کیے گئے تو یہی دن تھا۔

جب حضرت ادریس کو رفعت دی گئی تو یہی دن تھا۔

جب حضرت عیسٰی علیہ السلام یہود کے ہاتھوں صلیب چڑھائے گئے۔ تو یہی دن تھا۔

جب پہلے بت شکن حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تو یہی دن تھا۔

جب حضرت اسمٰعیل کی ذبح کا فدیہ دیا گیا۔ تو یہی دن تھا۔

جب حضرت آدم جنت میں داخل ہوئے تو یہی دن تھا۔

Marfat.com

جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی - تو یہی دن تھا -

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ - میکائیل - اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ کو پیدا فرمایا تو یہی دن تھا -

جب اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا - تو یہی دن تھا -

جب اللہ نے پہاڑوں اور درختوں اور دریاؤں کو پیدا کیا تو یہی دن تھا -

پس عابد اور سالک کو لازم ہے - کہ جب محرم کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے - بلکہ ہر چاند پر یہی دعا پڑھے - اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الشَّھْرِ ۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ برائی اس کی سے - اور پھر بعد نماز مغرب نفل پڑھے دو رکعت تین تین قل ھو اللہ سے اور نویں اور دسویں کا روزہ رکھے - اور بعد نماز اشراق کے بیس بیس نفل پڑھے - یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو جاوے -

چاند دیکھنے کی دعائیں مختلف ہیں - اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ﷺ یعنی اے اللہ چاند دکھا ہم کو ساتھ برکت کے اور ثابت رکھنے ایمان کے اور سلامتی کے اور سلام کے اور توفیق دے - ساتھ اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے تو اور پسند رکھتا ہے تو - تو اے چاند پروردگار میرا اور تیرا اللہ واحد ہی ہے -

ذکر ماہ صفر - حضرت ابو المعالی عراقی علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں - کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرے پاس جبریل آئے - تو ان کا رنگ متغیر تھا - اور ان کے ساتھ ایک شخص بری ہیئت کا سیاہ لباس پہنے تھا - جب میں نے اس کی طرف دیکھا - تو وہ اپنی جگہ اکڑ پن سے کھڑا ہو گیا - تب میں جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کون ہے - تب جبرائیل نے کہا - یا رسول اللہ یہ ماہ صفر ہے - کیا آپ کو معلوم نہیں - کہ اللہ نے بلاؤں کو دس حصوں پر تقسیم کیا ہے - تو ان میں سے نو حصے

Marfat.com

ماہ صفر میں ہی اترتے ہیں۔ اور ایک حصہ بقیہ رکھا دیا

پس اس لئے ہر شخص کو ضروری ہے۔ کہ وہ اس مہینہ میں عبادت کریں۔ نوافل اور قرآن مجید پڑھیں اور صدقہ اور خیرات دیں۔ جب ماہ صفر کا چاند دیکھے تو دعا پڑھیں۔ اور جب فارغ ہوں۔ تو استغفار سو مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد اس دعا کو تین بار پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ فَرِحْنَا حِيْنَ حُوْلِ الصَّفَرِ دَخَتِمْهُ بِالْخَيْرِ وَالصَّفَرُ وَاصْرِفْ شَرَّهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اور تلاوت قرآن کثرت سے کرے اللہ بلاؤں سے اسے محفوظ رکھے گا۔

ذکر ماہ ربیع الاول: ذکر ہے کہ مدینہ میں ایک شخص ابراہیم نامی رہتا تھا۔ وہ زہد و تقوی میں مشہور اور پرہیزگاری میں شہرہ آفاق تھا۔ اور ہمیشہ کسب حلال سے معاش پیدا کرتا تھا۔ اور جو کماتے تھے۔ آدھا اس میں سے کھاتے اور آدھا جمع کر رکھتے۔ جب ربیع الاول شریف آتا تو سارے مال کو غربا و مساکین کو کھلا یا کرتے۔ یا مستحقین کو بانٹ دیتے۔ ان کی ایک بیوی جس کا نام حنیفہ تھا۔ وہ بھی اس کام میں ان کی شریک رہتی کچھ عرصہ کے بعد وہ فوت ہو گئی مگر ابراہیم آخر عمر تک بدستور صدقہ و خیرات میں مشغول رہا۔ اسکے بعد اسکے جسم میں ایک سخت مرض پیدا ہو گیا۔ تب اس نے اپنے لڑکے کو بلایا۔ اور کہا۔ اس رات میں ملک عدم کو چلا جاؤنگا۔ لہذا میرا انیس گز کپڑا اور پچاس درہم ہیں۔ پس میرے بعد اول تو اس کپڑے میں دفن کر دینا۔ اور جب کفن و دفن سے فارغ ہو جاؤ تو درہم کسی کام میں خرچ کرنا۔ چنانچہ جب وصیت ہو چکی تو کلمہ طیبہ پڑھا۔ اور جان بحق تسلیم ہو گئے۔ تب اس کے بیٹے نے کفن دفن بموجب وصیت کے کیا۔ اور جب فارغ ہوا۔ تو ایک عالم کے پاس گیا۔ اور اس سے دریافت کیا۔ کہ دنیا میں امر خیر کیا ہے۔ اس نے کہا جو شخص خود ایک گھونسلے کے برابر بھی مسجد بنائے اس نے گویا کعبہ اور مدینہ تعمیر کیا۔ وہ دوسرے عالم کی طرف

Marfat.com

لوٹا ۔ اور اس سے سوال کیا ۔ جیسا کہ پہلے سے کیا تھا ۔ اس نے جواب دیا ۔ کہ جو خدا کیلئے کنواں کھودے ۔ اسے ستر حج کا ثواب ملتا ہے پھر وہ تیسرے عالم کے پاس گیا ۔ اس نے کہا کہ جو شخص فی سبیل اللہ گھوڑے باندھے اسے ستر غازیوں کا ثواب ملتا ہے ۔ پھر اس نے چوتھے عالم سے پوچھا تو اس نے کہا ۔ کہ جو نہر پر پل باندھے گویا ۔ کہ اس نے ستر انبیاء بنی اسرائیل کو زندہ کیا ۔ پانچویں سے پوچھا ۔ اس نے کہا ۔ جو کسی غازی الہٰ کے لیئے ہتھیار دے ۔ اسے ستر شہیدوں کا ثواب ملیگا ۔ پھر چھٹے سے پوچھا ۔ اس نے کہا ۔ جو کسی غلام کو آزاد کرائے اسے عالمان با عمل کے برابر ثواب ملیگا ۔ پھر ساتویں سے پوچھا ۔ اس نے کہا ۔ جو کسی درخت کو بوئے اور پھر اسے اللہ کے لیئے وقف کردے ۔ اللہ اس کو جنت میں محل بنائیگا ۔ جس میں خوبصورت ۔ درخت اور اور میوادار پھل ہونگے ۔ اس نے جب مختلف اقوال سنے تو فکر کرنے لگا ۔ اور گھر آکر اسی فکر میں سو گیا ۔ اس نے خواب میں دیکھا ۔ کہ حشر قائم ہے ۔ اور ہر ایک شخص اپنے اعمال سے پوچھا جاتا ہے ۔ نیک لوگ جنت کی طرف اور بد لوگ دوزخ کی طرف بھیجے جاتے ہیں ۔ تب دل میں بہت خوف طاری ہوا ۔ اور حیران ہو کر ایک سکتے کے عالم میں ہو گیا ۔ کہ ناگاہ ایک آواز آئی کہ اس کو بہشت میں داخل کرو تب فرشتوں نے اسے پکڑ کر جنت میں داخل کر دیا ۔ اس نے جنت میں جا کر طرح طرح کی نعمتیں دیکھیں ۔ یہاں تک کہ سیر کرتا ہوا ۔ جنت کے آٹھویں دروازے پر آیا ۔ تو رضوان نے اسے روک دیا ۔ اور کہا کہ یہاں صرف وہ جا سکتا ہے جو کسب حلال سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور رسول پاک کا مولود کیا کرے ۔ تب اسے خیال آیا کہ میرے ماں باپ ضرور اس جنت میں ہونگے ناگاہ ایک آواز آئی کہ اسے مت روکو کیونکہ اس کے ماں باپ میرے نزدیک ہیں ۔ اور وہ اسکے داخل ہونے کی درخواست کرتے ہیں ۔ فرشتے نے اسے جنت میں داخل کر دیا ۔ جب وہ اندر آیا تو اس نے اپنی ماں کو کوثر کے کنارے دیکھا ۔

Marfat.com

جو نیک بخت عورتوں کو جام طہور پلا رہی تھی - اور ایک جانب ایک تخت بڑے جاہ و حشم سے بچھا تھا۔ جس پر ایک عورت نہایت شان سے بیٹھی تھی - اس کے گرد بہت سی عورتیں کرسیوں پر مودب بیٹھی تھیں لڑکے نے فرشتے سے پوچھا یہ کون ہے - جواب ملا - یہ خاتون جنت حضرت فاطمہؓ ہیں - اور ان کے گرد حضرت خدیجہ حضرت عائشہ - حضرت مریم حضرت آسیہ حضرت سارہ حضرت ہاجرہ حضرت رابعہ بصریہ اور حضرت زبیدہ رضی اللہ عنہن ہیں - تب وہ متعجب ہوا - اور آگے گیا - وہاں ایک تخت مرصع دیکھا جس پر ایک خوبصورت مرد خدا بیٹھے ہیں - جن کی گود میں دو جوان ہیں - اور ان کے گرد کرسیوں پر چار نیک مرد بیٹھے ہیں - ان کے سیدھی جانب سنہری کرسیوں پر جملہ اصحابؓ کبار اور ان کے بائیں طرف جملہ شہداء اولیاء اور صالحین امت ہیں - اور ان کے گرد ایک گروہ ملائکہ مقربین کا ہے - ناگہاں اپنے باپ کو دیکھا - کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہے - اور اس کے ہاتھ میں رومال ہے - جسے حضور کے سر پر ہلا رہا ہے - اس نے اس کے پاس آکر سلام کیا اور کہا کہ باپ میرے آپ اس مرتبہ کو کیسے پہنچے - تب باپ نے اپنے لڑکے کو پہچانا اور گلے سے لگایا - اور کہا کہ میں یہاں صرف میلاد النبی کی برکت سے پہنچا ہوں -

صبح کو جب لڑکا بیدار ہوا - تو اس کے دل میں ایک سرور تھا - اسی حالت میں وہ اٹھا اور اپنا تمام اسباب اور گھر بار بیچ کر علماء صلحاء کو بلا کر کھلا دیا - اس کے بعد وہ مسجد میں تین سال تک عبادت کرتا رہا - اور مولود کرتا رہا - پھر مر کر دار البقا کو پہنچا -

پس اس ماہ مبارک ربیع الاول شریف کو مخصوص سمجھے میلاد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے - اور حضور پر نور پر کثرت سے درود و سلام بھیجا کرے - اور جس قدر صدقہ خیرات کر سکتا ہو کرتا رہے - کہ معلوم نہیں یہ ماہ پھر زندگی میں ملے یا نہ ملے -

ذکر ماہ ربیع الثانی - اعمش نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے جو شخص ربیع الثانی میں رات میں یا دن میں اول دن یا تیسرے دن یا گیارھویں تاریخ کو یا آخر اس سے چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ اس کو ستر شہر دیگا۔ اور ہر شہر میں ستر محل ہونگے۔ اور ہر محل میں ستر گھر سرخ یاقوت کے ہونگے۔ اور ہر گھر میں ستر تخت جواہر نگار ہونگے ہر تخت پر ایک حورعین ہوگی یہ سب اس کے واسطے ہیں۔ جو مندرجہ بالا طریقہ پر چار رکعت خشوع وخضوع سے پڑھے

ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ جو شخص اس ماہ کے اول دن میں چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ اس کو اتنا ثواب دیں گے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی اس کو شمار نہ کر سکیگا۔

تذکرۃ الواعظین میں لکھا ہے۔ کہ ایک شخص ترکستان کی طرف رہتا تھا۔ نمازوں میں سستی کرتا روزی سے تنگ تھا۔ ایک مرتبہ وہ کہیں کسب معاش کے لیے باہر گیا۔ اور وہاں کچھ دینار کما کر واپس لوٹا راہ میں سخت بارش ہوئی مشکل سے نہر پر پہنچا۔ جو بہت تیزی سے بہہ رہی تھی۔ اس نے ملاح کو دو درہم دیے۔ اور کشتی میں سوار ہو گیا۔ جب کشتی درمیان میں پہنچی۔ تو ایک فرشتہ جو اس نہر کا محافظ تھا۔ کھڑا ہوا۔ اور اللہ سے عرض کرنے لگا۔ کہ اے اللہ اس شخص کی ساری عمر تو غفلت میں گذری ہے۔ اور آج اس کی موت قریب آگئی ہے۔ اس کے حق میں کیا حکم ہے فرشتہ کو ایک طرف سے ندا آئی۔ کہ سنو اس وقت اس کی شامت اعمال سے کشتی کے سب لوگوں کو غرق کر دونگا۔ فرشتہ چپ چاپ کشتی کے قریب آیا۔ اور غرق کرنے کا ارادہ کیا۔ کہ دوسرے فرشتہ نے کہا۔ صبر کرو۔ کیونکہ اس کی حیات مستوار میں ابھی ایک ساعت باقی ہے۔ اس نے صبر کیا اور کشتی کے کنارے وقت کا انتظار کرنے لگا۔ کشتی میں ایک عالم بھی تھا۔ اس نے اپنی کتاب نکالی اور دیکھ کر کہنے لگا۔ لوگو سنو کہ یہ دن ربیع الاول کا آخری دن ہے۔ جو شخص آج بھی چار

نفل پندرہ پندرہ قل ہو اللہ سے پڑھے ۔ اللہ اس کی دنیا کی بلاؤں اور آخرت کے عذابوں سے نجات دے اور حضور کے جوار رحمت میں جگہ دے ۔ جب اس شخص نے اس عالم سے یہ بات سنی تو اس کے دل میں محبت الہٰی نے جوش مارا اور ماہیتِ نماز سے آگاہ ہو کر کھڑا ہو گیا ۔ اور چار رکعت ادا کیں ۔ جب فارغ ہوا ۔ تو اللہ سے اپنے گناہوں سے مغفرت مانگی فرشتے نے اس عبادت اور نماز کو دیکھا ۔ اور دعا کو دیکھا تو اللہ سے عرض کرنے لگا ۔ مولا تیرے اس نے یہ عمل کیا ہے ۔ اب کیا حکم ہے ۔ فرمایا کہ اے فرشتے ہم نے اپنے کلام میں وعدہ کیا ہے ۔ کہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کریں گے ۔ تجھ کو چاہیئے کہ اس نماز کی برکت سے تمام کو غرق [illegible] کی مہلت دے ۔ اور میرا حکم رضا بھی رد نہیں کرتے تو اس نہر کی مچھلی کو حکم کیا ۔ اس نے کشتی کے پاس آکر زور سے اپنا پسلی کو مارا ۔ کہ کشتی کا ایک تختہ چھٹ گیا ۔ اور وہ تنہا اس پر [illegible] رہ گیا ۔ اور پانی میں گر کر لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا ۔ تب وہ شخص پانی کے نیچے نہایت گھبراہٹ میں غائب ہوتا چلا گیا ۔ یہاں تک اس کے پاؤں زمین پر لگے ۔ اور [illegible] وہاں اس نے ایک بڑا شہر دیکھا جس میں بڑی کثرت سے آبادی تھی ۔ وہ وہاں [illegible] میں ٹھہر گیا ۔ اس شہر میں نو لاکھ مسجدیں تھیں جس مسجد میں ٹھہرا وہاں ایک معلم تھا ۔ جو بچوں کو پڑھایا کرتا ۔ اس سے اپنا حال بیان کیا ۔ وہ اس کے کلام سے متعجب ہوا ۔ پھر اسے کھانا لا کر دیا ۔ اس نے کھایا ۔ اور شکرِ الہٰی بجا لایا ۔ اور معلم نے اس کو علم و ادب و دین سکھایا ۔ اور وہ اپنے علم کے باعث نماز پڑھنے پر مائل ہوا ۔ جب کچھ مدت گزری تو ایک خوبصورت عورت سے نکاح کیا ۔ اس کا دل اب اطمینان پا گیا تھا ۔ وہاں اسے ایک سو بیس برس گزر گئے ۔ اور اس کے سات لڑکے لڑکیاں پیدا ہوئے ۔ خدا کی توفیق سے وہ کامل ہو گیا ۔ دن رات عبادت میں مشغول رہتا ۔ اور ہمیشہ روزہ رکھا کرتا ۔ فقیروں کی خدمت کرتا

Marfat.com

اور کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتا۔ رات بھر جاگتا۔ اور عبادت کرتا رہتا۔ یہاں تک کہ خدا اس سے راضی ہو گیا۔ اور حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا۔ کہ وہ اس کے گھر نصف رات کے وقت آئے۔ جبکہ وہ اپنی اولاد سمیت سو رہا تھا۔ ان سب کو بازوؤں پر سوار کر کے اسی نہر کے کنارے چھوڑ دیا۔ جب وہ جاگا تو حیران رہ گیا۔ اپنے بیوی بچوں کو جگایا۔ وہ بھی حیران تھے۔ آخر تین دن سفر کر کے ایک شہر میں پہنچے اور کچھ دن وہاں رہا۔ دن کو مزدوری کر کے لاتا۔ اور بچوں کو کھلاتا۔ جب اسکے پاس کچھ دینار جمع ہو گئے۔ تو ایک گھوڑا خریدا اور اس پر اپنے بیوی بچوں کو سوار کر کے اپنے وطن اصلی کا قصد کیا۔ یہاں تک کہ منزل مقصود پر پہنچا۔ دل میں خیال کیا۔ کہ گھر جا کر اپنی اولاد کو دیکھوں گھر جا کر بیوی اور اولاد کو دیکھا۔ بعض ان میں سے فوت ہو چکے تھے۔ اور بعض زندہ تھے ان کو جگا دیا۔ انہوں نے اس سے کیفیت پوچھی اس نے سارے حالات بیان کئے۔ تب انہوں نے کہا کہ ہم یقین نہیں آتا کیونکہ کچھ مدت نہیں گزری صرف تمہیں نو دن گئے ہوئے گزرے ہیں جب اس نے قسم کھائی تو یقین آیا۔ سو ان نوافل کی بڑی شان ہے۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نماز کو ضرور پڑھے

ذکر نماز جمادی الاول: عابد کو لازم ہے کہ جب چاند جمادی الاول کا دیکھے تو حسب ہدایت مذکورہ پڑھے۔ اور نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز نفل جمادی الاول پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی۔ اور دوسری میں سورۃ یٰسین۔ تیسری میں سورہ مزمل اور چوتھی میں سورہ [illegible] اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں۔ تو گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔

زادن باسناد حضرت عبداللہؓ بن جعفرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ جو آدمی اس مہینہ کی پہلی رات میں یا اس دن یا گیارھویں دن یا تمام ماہ میں کسی وقت چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ تو اللہ اس کے اعمال نامے میں ہر رکعت کے عوض ایک [illegible] برس کا ثواب لکھیگا۔ اور گویا اس نے پچاس گھوڑے خدا کی راہ میں خرچ کئے

Marfat.com

ایک دوسری روایت ہے۔ کہ اول رات یا پندرھویں یا اکیسویں ماہ جمادی الاول میں بیس رکعت ادا کرے۔ اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین بار سورہ اخلاص پڑھے۔ اور جب فارغ ہو تو سو بار درود شریف پڑھے۔ تو اس نماز کی برکت سے اللہ اس کی طرف سو فرشتے نازل کریگا۔ جو اس کے واسطے قیامت استغفار کرینگے۔ پھر اسکی تمام حاجات پوری ہونگی۔ اور دنیا و آخرت کی ہر بلا سے محفوظ رکھیگا۔ اور اسے عبادت کی توفیق دیگا۔ اور بے شمار نوافل ہیں۔ مگر اس جگہ گنجائش نہیں۔

ذکر نماز جمادی الآخر۔ جمادی الآخر کی اول رات کو چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں تیرہ تیرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے پھر تیسری تاریخ کو بعد نماز اشراق چار رکعت اسی ترکیب سے پڑھے پھر دسویں کو اسی طرح پڑھے بعد نماز اشراق۔ پھر اسی طرح گیارھویں دن اور ستر ھویں رات میں چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین تین مرتبہ پڑھے۔ یہ نمازیں بھی بڑی بابرکت ہیں۔ ان نمازوں سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ اور آسمانوں میں ولی اللہ مشہور ہو جاتا ہے۔

ایک روایت ہے کہ بیس رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے اللہ اس کو تین سو برس کی عبادت کا ثواب مرحمت فرمائیگا۔ اور دنیا و آخرت کی تمام آفات سے محفوظ رکھیگا۔ بعد نماز کے استغفار کی کثرت کرے۔

ذکر نماز ماہ رجب المرجب۔ یہ مہینہ بڑا مبارک ہے عوام الناس پر لازم ہے کہ اس مہینہ میں کثرت سے روزے رکھیں۔ کیونکہ ہمارے آقا سے مدنی [illegible] بھی [illegible] روزے رکھا کرتے تھے۔ اس لئے مہینہ کا نام اصم بھی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ماہ کی تکریم کریگا۔ اللہ اس کو دنیا و آخرت میں اکرام کرائیگا۔ کیونکہ اس کی تعظیم میں ابھارا ہے۔ قرآن کلام الہی ہے۔ اور کعبہ اللہ کا گھر ہے اور ناقہ صالح اللہ کی

Marfat.com

نشانی ہے ۔ اور چاند کو حضور نے شق کیا ۔ اور رجب اللہ کا مہینہ ہے ۔ اور اس کی شان بڑی ہے جو اسکا ایک روزہ رکھیگا ۔ وہ گناہوں سے ایسا ہو جائیگا جیسے پیدائش کے دن تھا ۔ دوسری روایت ہے ۔ کہ جو رجب کے سات روزے رکھے ۔ اللہ سات دروازے بہشت کے اس کو کھولے ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک چشمہ ہے ۔ جسکا نام رجب ہے ۔ اسکا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے ۔ جو شخص رجب میں روزے رکھیگا ۔ وہ اسکا پانی پیئے گا ۔

رجب کے بیشمار فضائل ہیں ۔ حضور کو معراج شریف بھی اسی ماہ میں ہوئی تھی یہاں زیادہ گنجائش نہیں ۔

ذکر نماز ماہ شعبان المبارک :- عابد جب اس ماہ کا چاند دیکھے تو بعد نماز مغرب بارہ نفل پڑھے ۔ اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین بار اتاانزلنا تین بار یا آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے یہ مہینہ بڑا مبارک ہے ۔ اس میں عبادت اور [illegible] روزوں کی تاکید ہے ۔ جب چودھویں رات ہے ۔ تو تمام رات نفلوں میں گذار دے اور پھر جو طلب کرتا ہو رب اللہ اس کی دعا کو رد نہیں کریگا ۔ چنانچہ اس کے متعلق احادیث میں ذکر ہے کہ حضرت جبرئیل نے حضور کے پاس آکر کہا ۔ کہ یا رسول اللہ اس رات میں مجاہدہ فرمائیں ۔ کیونکہ اس میں حاجتیں پوری ہوتی ہیں ۔ پس آپ نے تمام رات مجاہدہ کیا ۔ پھر جبرئیل نے کہا ۔ یا محمدؐ خوش ہو کیونکہ خدا نے تمہاری تمام امت کو بخش دیا ۔ جو کسی کو اللہ کا شریک نہ گردانے ۔ پھر کہا ۔ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر نظر فرمایئے ۔ کہ آپ کیا دیکھتے ہیں ۔ جب آپ نے نظر اٹھائی تو دیکھا ۔ کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں ۔ اور اللہ کے فرشتے آسمان سے عرش معلی تک سجدہ میں ہیں ۔ اور آپ کی امت کے لیئے استغفار کرتے ہیں ۔ اور آسمان کے ہر دروازے پر فرشتہ ندا کر رہا ہے ۔ پہلے دروازہ پر کہ رہا ہے کہ خوشخبری ہو اس کو جو اس رات رکوع کرے ۔ دوسرے دروازے پر کہ رہا ہے ۔ کہ خوشخبری ہو ۔ اس کو جو اس رات سجدہ کرے ۔ تیسرے دروازے پر کہہ رہا ہے ۔ مبارک ہو اسے جو اس رات اللہ کا ذکر کرے چوتھے دروازے پر کہ رہا ہے ۔ کہ خوشخبری ہو ۔ اس

Marfat.com

کے لیے جو اس رات دعا کرے ۔ پانچویں دروازے پر کہہ رہا ہے ۔ کہ خوشخبری ہو اس کے لیے جو اس رات اللہ کے خوف سے روئے ۔ چھٹے دروازے پر کہہ رہا ہے ۔ کہ خوشخبری ہو اس کیلئے جو اس رات میں نیک کام کرے ۔ ساتویں دروازے پر کہہ رہا ہے ۔ کیا کوئی ہے ۔ جو دعا کرے اور اسکی دعا قبول کی جاوے ۔ کوئی سائل ہے ۔ کہ اس کا سوال پورا کیا جاوے کوئی توبہ کرنیوالا ہے ۔ کہ اس کی توبہ قبول کی جاوے ۔ اور اسکے گناہ بخشے جاویں ۔ اور کوئی اللہ کی محبت طلب کرنیوالا ہے ۔ کہ اپنا دیدار نصیب کرے ۔

عروس الاخبار میں حضرت مولا علیؓ سے روایت ہے ۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب نصف شعبان کی رات ہو تو ۔ اس میں قیام کرو ۔ اور اس کے دن میں روزے رکھو کیونکہ اللہ آفتاب غروب ہونے کے وقت آسمان سے دنیا کیطرف اترتا ہے ۔ اور فرماتا ہے ۔ کہ کیا کوئی بخشش چاہنے والا ہے ۔ کہ میں اسکی مغفرت کروں ۔ اسلئے کہ یہ مبارک رات ہے

پس اس مہینہ کی بڑی عظمت ہے حضور نے فرمایا ۔ کہ شعبان میرا مہینہ ہے ۔ اس ماہ کے درمیان شب برات ہے ۔ پس ہر شخص پر لازم ہے ۔ کہ وہ ساری رات رکوع ۔ قیام اور سجدوں ۔ دعاؤں اور استغفار میں گذار دے ۔ اور اپنے اہل کو لغویات سے روکیں اور دن کو روزہ رکھیں ۔ جو شخص چار رکعت پچاس پچاس قل سے ادا کر اس کے پچاس برس کے پچھلے . . . .

. . . . . . اور پچاس برس کے اگلے گناہ معاف کیے جاتے ہیں ۔ غرض شب برات کی بڑی فضیلت ہے

ذکر ماہ رمضان المبارک ۔ یہ بڑا متبرک مہینہ ہے ۔ اس میں سارے مہینے روزے رکھنے فرض عین ہیں ۔ اس میں آسمان کے برکات نازل ہوتے ہیں ۔ عبادت دوچند ہو جاتی ہے نوافل کا درجہ فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے ۔ اور فرائض کا ثواب ستر گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے اسی ماہ مبارک قرآن پاک نازل ہوا ۔ یہی مہینہ ہے ۔ جس میں شب قدر ہے ۔ جو ایک ہزار

Marfat.com

مہینوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ اس ماہ میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بہشت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ شیطان لعین قید کر دیا جاتا ہے۔ رحمت الٰہی پر موسلا دھار برستی ہے۔ حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ جو شخص اللہ کیلئے آخری عشرہ میں اعتکاف کریگا۔ اللہ اس کے اعمال نامہ میں ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھیگا۔ اور قیامت میں اپنے عرش کے نیچے جگہ دیگا۔ اس سارے مہینہ میں لازم ہے کہ انسان ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اسی ماہ میں لیلۃ القدر کی رات ہے۔ صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ستائیس کی رات کا پتہ چلتا ہے

ماہِ شوال۔ انعام عید الفطر شوال کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے۔ عید سے پہلے نفل پڑھنے ہرگز جائز نہیں۔ مکروہ ہے۔ اب جب نماز عید پڑھ چکے تو چار نفل پڑھے۔ اس مہینہ میں چھ روزے سنت لازم ہیں۔ یہ روزے عید کے دن کو چھوڑ کر شروع ہوتے ہیں۔ ان کو خواہ مسلسل رکھو خواہ ایک روز چھوڑ کر ان کی بڑی فضیلت ہے۔ فرمایا حضور نے جو کوئی عید الفطر کے دن کو چھوڑ کر چھ روزے رکھے اللہ اس کو ان روزوں کے بدلے میں چھ ہزار سال کی عبادت کا ثواب دیں گے۔ اور چھ ہزار قربانیوں اور چھ ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیگا۔

ماہِ ذیقعدہ۔ اس مہینہ کی چھبیس تاریخ کے دن بعد نماز اشراق چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورہ اخلاص تین بار پڑھے۔ یہ نماز بڑی فضیلت رکھتی ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ذیقعدہ کی پچیس تاریخ کو روزہ رکھے۔ اس نے گویا ہزار برس کی راہ میں عبادت کی کیونکہ اس دن بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور جو شخص مذکورہ بالا چار رکعت پڑھیگا۔ اس کے واسطے اللہ جنت میں سرخ یاقوت کا محل بنائیگا اس محل میں ایک سو چوراسی تخت ہونگے۔ ہر تخت پر سفید صورت کی حور عین بیٹھی ہوگی

Marfat.com

جس کے ناخن کا ٹکڑا اگر آفتاب و ماہتاب کے گرد پڑے تو تمام مخلوق ان کو تیتر اور ڈھیلے کی مانند دیکھیں اور جو شخص اس رات میں سو رکعت ادا کرے ۔ ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو فرمایا حضورؐ نے کہ قسم ہے ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے ۔ اگر وہ اس مہینہ میں مر گیا ۔ تو شہید مریگا ۔ اور اس کے لیے جنت میں محل بنائیگا ۔ پانچسو برس کی راہ میں اور اس کے ہزار درجے بلند کریگا ۔ کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک ستر سال کی راہ ہے ۔ اور اس کو شراب طہور پلائیگا ۔ پھر ذیقعد کے مہینے میں بعد نماز جمعہ چار رکعت گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص سے پڑھیں ۔ فرمایا حضورؐ نے جو شخص اس رات کو ایک رکعت بھی پڑھیگا ۔ تو گویا اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہے ۔ یعنی سارے گناہ بخشدئے جائیں گے ۔

ذکر ماہ ذی الحجہ ۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں حضرت اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ کی قربانی کیلئے دنبہ بہشت کا قربان کیا گیا ۔ جب ذی الحجہ مبارک کا چاند دیکھیں بعد نماز مغرب دو رکعت ادا کریں ۔ اور ہر رکعت میں سورہ یٰسین ایک ایک بار یا آیۃ الکرسی تین تین مرتبہ پڑھیں ۔ آٹھویں تاریخ کو بعد اشراق کے پڑھیں پہلی رکعت میں قل اعوذ برب الفلق اور دوسری میں برب الناس اور تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ اخلاص تین تین بار پڑھیں ۔ فارغ ہو کر بار بار استغفار پڑھیں یہاں تک کہ ایک ہزار پورا ہو جائے اور بعد میں یہ دعا کریں ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ ۔

ترجمہ ۔ نہیں کوئی معبود مگر ایک اللہ نہیں کوئی شریک اس کا ۔ اس کے واسطے بادشاہت ہے ۔

اور اسکے واسطے ہی تمام تعریفیں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ کر میرے دل میں روشنی اور
سماعت میری میں روشنی اور بینائی میری میں روشنی اور اے اللہ کھول میرے لئے سینہ میرا
اور آسان کر میرے لئے ہر کام میرا اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ تیرے وسوسوں سینے کے سے
اور پراگندگی کام کی سے اور فتنے قبر کے سے اے اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے برائی
اس چیز کی سے کہ داخل ہوتی ہے رات میں اور برائی اس چیز کی سے کہ داخل ہوتی ہے دن میں
اور برائی اس چیز کی سے کہ چلاتی ہیں اس کو ہوائیں یعنی شیاطین و جنات

ایک روایت میں ہے۔ کہ جو شخص ذی الحجہ کی کسی رات میں بارہ رکعت پڑھے۔ اور اسکا
ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہدیہ بنا کر پیش کرے۔ تو اس کو اللہ زمرہ ابدال میں کردیگا
اور ایک سو حج اور عمرہ کا ثواب پائیگا۔ اور گویا اس نے کعبہ کو بنایا۔ اور جو شخص نماز کے بعد
بار حضور پر درود بھیجے گا۔ اس کو اتنا بڑا ثواب ملے گا۔ گویا اس نے وہ تمام کتابیں پڑھ ڈالیں جو آ
پنے انبیاء کرام پر نازل فرمائیں اور اس کو بغیر درجہ انبیاء کے ستر انبیاء کا اجر عطا کیا جائیگا۔ اور
جب نماز عید پڑھ چکے تو خطبہ وغیرہ کے بعد چار رکعت نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورہ کوثر سات
بار دوسری میں سورہ والشمس ایک بار تیسری میں سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ اور چوتھی میں اذا جا
تین مرتبہ پڑھے۔ اور جب فارغ ہو تو سو مرتبہ درود شریف اور سو مرتبہ کلمہ پڑھے۔ لیکن
صاحب توفیق ہے۔ تو قربانی کرے اور نوافل بعد قربانی کے پڑھے۔ اور جب وظائف سے فارغ ہو
دعا یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ
وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ اس وسیلہ
کہ تیرے واسطے ہے سب تعریف کوئی لائق نہیں عبادت کے نہیں سوائے تیرے تو مہربان

Marfat.com

احسان کرنیوالا ہے۔ بنانیوالا آسمانوں کا اور زمینوں کا ہے۔ اے صاحب عزت اور بخشش کے
اے زندہ اے سب کے تھامنے والے پناہ مانگتا ہوں میں تیری۔ اے اللہ تیری بخشش میرے
گناہوں سے زیادہ ہے۔ اور تیری رحمت کی مجھے اپنے عمل سے زیادہ امید ہے۔

اس کے بعد درود کر دعا مانگے اللہ ضرور بضرور قبول فرمائیگا۔

عابد وطالب کو چاہیئے۔ کہ بعد نماز مغرب کے یہ نماز بھی ضرور پڑھ لیا کرے دو رکعت نماز ہدیۃ
الشیخ دو رکعت نماز ہدیۃ النبوت دو رکعت نماز ہدیۃ الرسول اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے
سورہ اخلاص تین تین پڑھے ان نمازوں کا ہر سالک کے لیے ہر مرید کے لئے پڑھنا نہایت ضروری
ہے۔ اور یہ درود شریف بھی ضرور پڑھے = اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ اِنِّیْ مُشْتَاقٌ فِیْہِ وَجَمَالِکَ وَرَسُوْلِکَ یَا اَللّٰہُ حَیًّا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

طالبوں کو چاہیئے کہ روزانہ کم سے کم پانچسو مرتبہ کلمہ طیب۔ پانچسو مرتبہ استغفار۔ پانچسو مرتبہ درود
شریف پڑھے۔ اور پانچسو مرتبہ یا الٰہی حیر گردانی بحق شاہ جیلانی پڑھے اور پانچسو مرتبہ یا حضرت شیخ
عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھا کرے اور تصور شیخ کو تقویت دے اپنے پیر ومرشد کے تصور کو
زیادہ زیادہ قائم کرے تاکہ اسے اپنے سامنے شیخ کی شبیہ ہر وقت نظر آنے لگے۔ اور خود
اپنے وجود کو اس میں مدغم کر دے تاکہ فنا فی الشیخ کا درجہ حاصل ہو جائے۔

فنا فی الرسول [illegible]

[illegible]

Marfat.com

باب یازدہم

طریق بیعت اور روحانیت کے تین مقام

شیخ صاحب کو چاہیے کہ جب کوئی طالب آئے تو اسے فی سبیل اللہ قبول کرے اور پھر اس سے دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھوائے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے پھر طالب کو چاہیے کہ شیخ کے ہاتھ میں ہاتھ دے۔ اور کامل اعتقاد دل میں رکھے کہ دین و دنیا کی کامرانیاں اور کامیابیاں ان کے فرمان پر عمل کرنے سے حاصل ہوں گی۔ نیز یہ کہ اس زمانہ میں میرے لیے ان سے کامل بزرگ اور کوئی نہیں ہے۔

جب مرشد طالب کو تلقین کرے۔ اول اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ وَّاَتُوبُ اِلَیہِ پھر پانچوں کلمے ایمان مجمل و ایمان مفصل پڑھوا کر عہد لے۔ کہ توبہ کرتا ہوں [illegible] جھوٹ نہ بولونگا توبہ کرتا ہوں کبھی شرک نہیں کرونگا۔ توبہ کرتا ہوں کبھی زنا اور چوری [illegible] نہ کرونگا۔ امر بالمعروف پر کاربند رہونگا۔ اور نہی عن المنکر سے باز رہونگا۔ سود نہ لونگا۔ حکم الٰہی سے کبھی منہ نہ موڑونگا۔ اور پیر و مرشد کے احکام کو کبھی نہ توڑونگا۔ مرید ہوا۔ یہاں خاندان قادریہ میں مرشد ہر عہد کو تین تین بار کہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ۔ اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیهِم فَمَن نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنکُثُ عَلٰی نَفسِهٖ وَمَن اَوفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیهُ اللّٰهَ فَسَیُؤتِیهِ اَجرًا عَظِیمًا۔ اب گویا عشق الٰہی کے جام رنگین کو پی لیا۔ شاعر [illegible] حضرت علامہ کمال الدین جمال سالار پوری کی غزل کتنی برمحل ہے

ہوش و حواس عقل کو ٹھکرا کے پی گیا — اذن و اجازت [illegible] کے پی گیا
ہم [illegible] میں دنیا کے درد میں — [illegible] کے پی گیا

میں بے نیاز ہوش ہوں لیکن نہ بے حواس | ناصح کو زلف ہوش میں الجھا کے پی گیا
لو رحمتِ اللہ کو بھی اپنا کر لیا | یوں تو خطا سے حشر میں شرما کے پی گیا
خلوت پسند تھا میں زمانہ میں اس لئے | جلوت کی مشکلات سے گھبرا کے پی گیا
مدہوشی الست کا پوچھو نہ مجھ سے حال | یارانِ باحواس پہ جھنجھلا کے پی گیا

بندہ ہوں بے نیاز کا میں اس لئے کمال
ہر دولت جہان کو ٹھکرا کے پی گیا

منصور نے تو دار پہ جاں کو لٹا کے پی | سرمست حق نے کھال بدن کی کھنچا کے پی
سردار خلد قافلہ سالار عشق نے | کرب و بلا میں دولت ہستی لٹا کے پی
دو ہچکیوں میں اے سرِ دل وقت جانکنی | پیغام زندگی خدا کی سنا کے پی آ
کلیر کے ذرہ ذرہ سے مستی ہے آشکار | صابر نے جھوم جھوم کے ساغر اٹھا کے پی
پیران پیر غوث کا اللہ رے جلال | ٹھوکر سے قبر کہنہ سے مردہ جلا کے پی
پی پیر غجدوانی نے دکھا کر جلال حق | چشتی نے نار کفر کو گلشن بنا کے پی

عالم تمام دیکھ کے سکتے میں آ گیا
خنجر تلے کمال نے جب مسکرا کے پی

نہ دے دنیا میں مجھ کو [illegible]
نہ دے مولا مجھے تاج سکندر
[illegible]

مرید کو تین منازل طے کرنے کے بعد معرفتِ ذاتِ بحث حقیقی معنوں میں حاصل ہوتی ہے۔ اول درجہ فنافی الشیخ کا ہے۔ اور یہ تصورِ شیخ سے شروع ہوتا ہے اور فنائیت پر جاکر ختم ہوتا ہے۔ یعنی شروع شروع میں مرید اپنے پیر کا خیال اپنے دل میں لائیگا۔ اس کی عبادات۔ ریاضات۔ مجاہدات کا دھیان کریگا۔ اور اس کی عظمت کا اعتقاد اپنے دل میں جمائیگا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سالک کو اپنے پیر سے انس لگاؤ پیدا ہوگا۔

پھر یہ انس اس کامل کی توجہ اور فیضِ صحبت سے بڑھتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اسے پیر سے محبت ہوجائیگی۔ اور اسے بغیر مرشد کی صحبت کے چین نہ آئیگا۔ جب یہ حالت ہو تو سالک کی محبت کامل ہوگی۔ اس کے بعد سالک کے قدم آگے بڑھیں گے۔ محبت دن بدن زیادہ سے زیادہ ہوتی جائیگی۔ جسے کہ سالک مرید کسی صورت قرار نہ ہوگا۔ مرشد کی دم بھر کی جدائی بھی اسے گوارا نہ ہوگی جب یہ حالت پیدا ہو جائے۔ تو سمجھو کہ عشق کے آثار ہیں۔ اب اگر قسمت نے یاوری کی اور مرشد کامل نے توجہ فرمائی تو عشق ترقی کریگا جسے کہ اس کے جیدِ خاکی پھونک کے رکھدیگا۔ اور مرشد کی صورت کو ہر جگہ ہر وقت مرئی دیکھیگا پھر یہ حالت بھی چند یوم میں بدل جائیگی۔ اور اپنے وجود کا بھی ہوش نہ رہیگا سب مرشد کے علاوہ کچھ نظر نہ آئیگا۔ یہی مقام ہے۔ جسے فنافی الشیخ کہتے ہیں۔

فنافی الشیخ کا مقام چونکہ منتہائے مقصود نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے تعلقات اور محبت کو دور کرنے کا ذریعہ اور ہدایت کے راہ کا رہبر تھا۔ اسلئے اب پیرِ کامل اپنی توجہ سے اس منزل سے آگے بڑھائیگا۔ یعنی فنافی الشیخ کی منزل سے فنافی الرسول کی منزل کی طرف سفر شروع ہوگا۔ راہ میں کتنے ہی بھیانک جنگل آئیں گے۔ کتنے ہی خطرناک غاروں پر سے گزرنا پڑیگا اگر کہیں قدم ڈگمگا گئے اور مرشد کی معیت گم کردی تو ہلاکت یقینی ہے۔ کتنے ہی خوش

Marfat.com

مناظر آئیں گے کتنے ہی نورانی گلستاں راہ میں پڑیں گے۔ ہر ایک دلکشی دامن کھینچیگی۔ اگر دل چھوڑ دیا۔ تو ہاتھ سے گیا۔ یہ شیطان کے وہ ہوشربا طلسمات ہیں جن پر سے گزرنے والے بہت سے قافلے ہلاک ہوگئے۔ جن کے خوش نما منظروں کو دیکھ کر ہزاروں نے اپنی اپنی منزلِ مقصود سے ہاتھ اٹھالیا۔ اور فنا ہوگئے۔ یہاں کے پھولوں کی خوشبو سخت مہلک ہے۔ یہاں کے خوش رنگ پھل حنظل سے زیادہ کڑوے ہیں۔ بلکہ زہر ہلاہل ہیں۔ ہاں اتباع مرشد ہی ایک ایسی دوا ہے۔ جو یہاں ہر چیز سے تمہیں بچا سکتی ہے۔ اگر قدم بڑھتے گئے اور تمام عوائق و موانع کی گھاٹیوں کو طے کرتے گئے تو پھر فنا فی الرسول کی بلند منزل سامنے نظر آجائیگی۔

فنا فی الرسول بھی چونکہ مقصود اصلی نہیں ہے۔ اس لیئے چندروزہ قیام کے بعد سالک کو پھر سفر کے لیئے زادِ راہ لینا پڑیگا۔ اور کہا جائیگا۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں — ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا — کہ تیرے زمان و مکاں اور بھی ہیں
تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں — یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں
اگر کھو گیا اک نشیمن تو کیا غم — مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں
قناعت نہ کر عالم رنگ و بو پر — چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا — ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

سالک فنا فی الرسول کی منزل پر چند یوم قیام کرکے اور سستا کر منزل مقصود یعنی فنا فی اللہ کی منزل کی

Marfat.com

طرف روانہ ہو جائیگا۔ یہ راہ نہایت ہی دشوار گزار ہے شیطان اپنی ذلت کا انتقام لینے کے لئے پوری قوت سے حملہ کریگا۔ قدم قدم پر اپنے دامنوں کے جال بچھا دیگا۔ تاکہ معرفت الٰہی حاصل نہ ہو۔ اور یہ الجھ کر وہیں رہ جائے۔ حضرت پیران پیر دستگیر حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ کے حال میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو شیطان ملعون نے گھیرے میں لے لیا تھا۔ آپ کے چاروں طرف ایک نورانی جال پھیلا دیا۔ اور آپ کے قلب مبارک میں یہ وسوسہ ڈالدیا کہ یہ فنافی اللہ کی منزل ہے۔ اور یہ نور تو ربانی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ تھا۔ اس لئے آپ کے دل میں یہ الہام فرمایا۔ کہ اس نور کے بارے میں اپنی والدہ سے تذکرہ کیا جائے۔ آپ کی والدہ محترمہ بڑی زبردست ولی اللہ تھیں۔ چنانچہ ان سے آپ نے تذکرہ کر دیا۔ والدہ نے سنتے ہی فرمایا بیٹا لاحول پڑھو یہ نور نہیں شیطان مردود کا نورانی جال ہے۔ جس میں ہزاروں اولیاء کو فنا کر کے گمراہی کے گڑھے میں ڈال چکا ہے۔ جب آپ نے اس پر لاحول پڑھی وہ نور غائب ہو گیا جب ایسے ایسے کاملین کو ابلیس لعین دھوکہ دے سکتا ہے۔ تو ماوشما کا کیا ٹھکانا ہے۔ پس اس راہ میں نہایت درجہ ہوشیاری اور اتباع مرشد کی ضرورت ہے۔ صحبت مرشد اسی واسطے لازمی قرار دی گئی ہے۔ کہ جو کام انہوں نے ترک کر رکھے ہیں۔ یہ بھی ان سے باز رہے ورنہ اگر باز نہ رہا تو بیعت و نسبت کے سلب ہو جانا ضروری ہے۔ اور دل میں جو نورانیت بیعت کے بعد حاصل ہوئی تھی وہ ختم ہو جائے گی۔ اور پھر قلب تیرہ و تار ہو جائیگا۔ پس لہذا فنافی اللہ کے مسافر کو رہزنوں اور ڈاکوؤں سے بہت ہوشیار ہونا چاہئے اور نسبت و عشق کے خزینہ جواہرات کو کڑی نگرانی میں رکھنا چاہیئے۔

یہی ہیں حفاظت ہے دین و وطن کی
کہ ہوں ایک جنیدیؒ و اسد کشمیری

Marfat.com

روح کیا ہے۔ ہے وہ امرِ حق گزار ‏ اس سے واقف ہی نہیں غیرِ کردگار

قلب کیا ہے۔ ہے وہ گنجِ معرفت ‏ غیب سے ہے۔ اس میں پیدا اک صفت

علم کیا ہے۔ راہ ہے دریافت کی ‏ حق کی جانب دوڑنے کی بات کی

عقل ہے۔ اے مرد اک روشن چراغ ‏ چھوٹتا ہے تیرگی کا جس سے داغ

جذب کیا ہے۔ دل کا کھنچنا اے عزیز ‏ مشتغل ہونا بہ آداب و تمیز

قال کیا ہے۔ جان سے ذکرِ دوست ‏ مشتغل رہنا سدا در فکرِ دوست

حال کیا ہے۔ حق میں گم ہونا ترا ‏ عالمِ فانی سے گم ہونا ترا

صحو کیا ہے ناپنا ہے راہ کا ‏ سالکوں کے ساتھ اے مردِ خدا

سکر کو کہہ تو مرگِ معنوی ‏ ہر زماں سوئے عدم وپاروی

انس کیا ہے۔ جان استغنائے غیر ‏ فارغ البالی سدا از شر و خیر

کشف کیا ہے دیکھنا حسن و جمال ‏ محو ہونا در جمالِ ذی الجلال

ہے جلانا اپنا اے محبوبِ ذوق ‏ مارنا اپنا ہے اے دلدارِ شوق

شکر کیا ہے اپنا عجز و انکسار ‏ بخششوں پر حق کی کہنا بار بار

صبر کیا ہے بس لے تو اے یارِ من ‏ دونوں عالم پر ہے پشت و پا زدن

زہد کیا ہے دنیا اپنی جان کا
غیر سے ہے باز رکھنا دھیان کا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرۂ منظومہ خاندان عالیہ قادریہ بزبان اردو

[illegible] ساقیِ کوثر علیِ مرتضیٰ کے واسطے

[illegible] سید الشہدا شہیدِ کربلا کے واسطے

[illegible] یعنی زین العابدین باصفا کے واسطے

[illegible] حضرت باقر محمد اتقیا کے واسطے

[illegible] حضرت صادق امام الاولیا کے واسطے

[illegible] موسیٰ کاظم امام اصفیا کے واسطے

[illegible] التسلیم [illegible] حضرت سید علی موسیٰ رضا کے واسطے

[illegible] شیخ دیں معروف کرخی اولیا کے واسطے

[illegible] بوالحسن سری سقطی مقتدا کے واسطے

[illegible] سید الطائفہ جنید پیشوا ...... کے واسطے

[illegible] خواجہ بوبکر شبلی رہنما کے واسطے

[illegible] شیخ عبد الواحد [illegible] کے واسطے

[illegible] شاہ بوالفرح یوسف رہنما کے واسطے

[illegible] بوالحسن شیخ قرشی مقتدا کے واسطے

[illegible] پیر ما بوسعید پیشوا کے واسطے

[illegible] محی الدین سرتاج قطب الاولیا کے واسطے

Marfat.com

مخزنِ توفیق ہادی میری ہستی بنا — قطبِ دوراں عبدالرزاق گدا کے واسطے

خاکپائے سید السادات ہو نورِ نظر — سید السادات [illegible] تاج الاتقیا کے واسطے

جامِ دل میرا لبالب بادۂ ایماں سے ہو — شاہ محی الدین ثانی باصفا کے واسطے

کلمۂ طیب رہے ہر دم مرے وردِ زباں — قطب [illegible] سید [illegible] اولیا کے واسطے

خانۂ دل حمد کے انوار سے پُر نور ہو — سید احمد ولی اتقیا کے واسطے

شرق سے ہو غرب تک آئینۂ دل میں عیاں — شمس دیں [illegible] کے واسطے

ہو عطا وہ نور جو چودہ طبق روشن کرے — [illegible] کے واسطے

نفسِ امارہ رہے قرباں بہ قلبِ سلیم — رہنما سید ولی الاتقیا کے واسطے

وادیٔ ایمن رہے ویرانۂ دل کا مقام — رہنما موسیٰ [illegible] کے واسطے

ماہتابِ دل رہے پُر منور نور سے — [illegible] شمس الضحیٰ کے واسطے

مخزنِ صبر و رضا پرور مری ہستی رہے — سید [illegible] رضا کے واسطے

راہِ نیکی کا نشاں اور دینِ احمد کا پتہ — دے بہاؤالدین مرشد رہنما کے واسطے

پیر و مرشد سے رہے دل میں محبت [illegible] — شیخ [illegible] باصفا کے واسطے

فقر کا کشکول سر تا پا لبالب نور سے — [illegible]

نورِ دیں سے چشمِ باطن ہو منور سربسر — شیخ [illegible] کے واسطے

نورِ ایماں سے مٹے سب کفر کی ظلمت مری — شیخ [illegible] کے واسطے

[illegible] دل سے مٹے مرشد [illegible] — [illegible] کے واسطے

فضلِ مولا سایہ گستر ہو ہمیشہ [illegible] — شاہ [illegible] کے واسطے

دامنِ مقصود خوبی سے مرا معمور کر — شیخ [illegible] باصفا کے واسطے

Marfat.com

علمِ باطن کا مجھے حصہ ملے بہر نیاز ۔۔۔ مولوی شاہ فخر محمد باخدا کے واسطے
باطنِ با نور کا دل میں مرے روشن رہے ۔۔۔ شاہ بدر الدینؒ احمد یار شاہ کے واسطے
بندۂ خاص کی مجھ کو غلامی ہو نصیب ۔۔۔ اس غلام شاہ جیلانی مقتدا کے واسطے
نقدِ جاں میری رہے قربانِ جانِ اولیاء ۔۔۔ بہرِ اسمٰعیل محوِ اویس کے واسطے
یا حبیب اللہ ہو دل میں مرے حبِ اللہ ۔۔۔ شاہ شاہ آل راج شاہ باصفا کے واسطے
بندۂ مقبول کا بندہ بنا مجھ کو خدا ۔۔۔ حضرت عبداللہ شاہ بارضا کے واسطے
رکھ مجھے ثابت قدم راہِ طریقت میں الٰہ ۔۔۔ شاہ عبداللہ ثانی رہنما کے واسطے
ہیں امیر احمد محمد والے مرے شیخ دوم ۔۔۔ حضرت اسمٰعیل شاہ پارسا کے واسطے
دے مجھے توفیقِ خدمت قوم و ملت کی خدا ۔۔۔ حضرت یاسین شاہ اولیا کے واسطے
حاجتیں ہوں دین و دنیا کی مری پوری تمام ۔۔۔ شہ مرید سالکِ راہِ ہدیٰ کے واسطے

یا الٰہی در پہ ترے یہ عرض کرتا ہے مرید
بخش دے میری خطا ان اولیا کے واسطے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف خاندان قادریہ عالیہ در زبان پہلوی

یا خدا از بہر نازِ اولیاء — یا خدا از بہر نازِ اتقیاء
رحم کن یا رب برائے اولیا — فضل کن یا رب برائے اتقیاء
ایں سوال من باقیاتِ الصالحات — مرشد سالک عرفانیات
یا الٰہی فضل کن بر حال ما — از پئے یا مین شاہ اولیاء
مقتدا و پیشوا و متقی — حضرت اسمٰعیل فخر ہر ولی
بر در تو خم شود فرقِ ملوک — میر احمد شاہ عرفان و سلوک
حاملِ اسرارِ رب ذو المنن — شاہ عبید اللہ ابدال زمن
حضرت بدراہ سایہ نور اللہ — مرشد و مولائے عبد اللہ شاہ
از برائے راجِ شاہ باصفا — فرد وقت و مرد میدان رضا
بہر اسمٰعیل محی یا خدا — واقف الاسرار مرد اولیاء
از برائے حضرتِ فاخر ولی — بہر پدرش شیخ یحییٰ متقی
از برے شاہِ جیلانی غلام — بہر پدرش او علی مقام
وز پئے شیخ شیو خان زماں — شاہ افضل نور عرش لامکاں
وز پئے سید محمد یا خدا — حضرت شاہ جمال الاولیاء
وز پئے قاضی ضیاء الدین ولی — بہر آں شیخ محمد متقی
بہر ابراہیم ایرج پارسا — وز پئے شیخ بہاء الدین صفا

Marfat.com

بہر فخر الدین احمد سیدی   از پئے سید حسن عارف ولی

بہر موسیٰ سیدی عالی نسب   وز پئے سید علی قطب عرب

وز پئے سید محمد صاحب دل   وز پئے سید حسن عالی تبار

از برائے سید احمد لقب   وز پئے سید محمد قطب رب

از پئے خواجہ محی الدین ولی   وز پئے سید ابو صالح تقی

از برائے عبد الرزاق قطب   وز پئے غوث زمان و قطب رب

شیخ عبد القادر والا مقام   غوث وقت و پیر پیران انام

از برائے بوسعید پیشوا   از برائے بو الحسن اہل صفا

از برائے شیخ وقت و رہنما   بو الفرح شاہ یوسف باخدا

از برائے عبد واحد مرد حق   از برائے شاہ شبلی مرد حق

وز پئے شیخ جنید بے مثال   وز برائے سری صاحب کمال

از پئے معروف کرخی اولیا   از برائے سید موسیٰ رضا

از برائے موسیٰ کاظم امام   از برائے جعفر صادق امام

از برائے باقر نور ہدیٰ   از برائے زین العابدین بادشاہ

وز پئے شاہ شہید کربلا   از برائے شیر یزدان مرتضیٰ

از برائے خاتم پیغمبراں   از برائے عرش و کرسی لامکاں

درد عشق خویشتن گردانم عطا

ہم عطا کن درد عشق مصطفیٰ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف خاندان قادریہ عالیہ غفور

قولہ تعالیٰ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۰

یاالٰہی بحرمت سید المرسلین و شفیع المذنبین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اکرم علے عالی

یاالٰہی بحرمت سید الاولیا اسد اللہ الغالب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ

یاالٰہی بحرمت سید الشہدا شہید کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ

یاالٰہی بحرمت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

یاالٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ۔

یاالٰہی بحرمت سیدنا امام محمد جعفر رضی اللہ عنہ

یاالٰہی بحرمت سیدنا امام موسے کاظم رضی اللہ عنہ

یاالٰہی بحرمت امام سید علی موسے رضی اللہ عنہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ ولی معروف کرخی رحمتہ اللہ

یاالٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن سری وسقطی رحمتہ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت ابوالفرح یوسف طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

یاالٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن قریشی ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخذومی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ تاج الدین عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید ابومحمد نصر شیخ محی الدین ثانی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید محمد دومی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت میر سید علی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید شاہ موسےٰ رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت سید حسن شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت میر سید احمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ بہاؤالدین شطاری رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ ابراہیم ایرج رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت المعروف بہ شیخ بجکاری رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ قاضی ضیاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شاہ جمال اولیا کردی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت قطب الاولیاء حضرت میر سید محمد ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شیخ یحییٰ المعروف شاہ خوب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت شاہ غلام جیلانی قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شاہ اسمٰعیل محمی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت قطب الاقطاب فرد وقت میاں راج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت مجدد وقت مولانا مولوی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت قطب الاولیا شاہ عبداللہ ثانی عرف بدھا شاہ رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شاہ امیر احمد محمی رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد اسمٰعیل صاحب ادام اللہ ظلہ علی راس المسلمین

یاالٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد ضیا ابن شاہ عرف بنگالی شاہ ادام اللہ ظلہ علی راس المریدین

یاالٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد مرید سالک عرف ناتیات مدظلہ العالی

یاالٰہی خیر گردانی بحق شاہ جیلانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتِ پاک سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

الف آدم میں مدودا احمد میں ہے لیے مد کا
سبب یہ ہے کہ واں سایہ تھا یاں سایہ نہیں تھا

بلاؤں سے بچے جو نام لے دل سے محمد کا
اثر میمِ مشدد میں ہے ذوالقرنین کی سد

جو آنکھیں ہوں تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی
کہ نقشِ احمد میں جلوہ گر ہے میم احمد

... جو دنیا سے بلایا حق نے پاس اپنے
رواں ہمراہ قاصد کے گیا ہدیہ خوشامد

مگر حاجی انہیں کا رنگِ در اس کو سمجھتے ہیں
لیا کرتے ہیں کعبہ میں جو بوسہ سنگِ اسود

شروعِ دفترِ امکاں ہیں بسم اللہ کے بدلے
قلم نے نام لکھا لوح پر پہلے محمد

فلک پر ہوں نہ کیوں گردیدہ شمس و قمر روشن
لگایا کرتے ہیں آنکھوں میں سرمہ خاک مرقد

فلک طاؤس کی صورت جو اب تک رقص کرتا ہے
کبھی دیکھا تھا جلوہ ابروئے گیسوئے احمد

عدو رکھا تجھے اس روضۂ پُر نور سے اب تک
برا ہو طالعِ بد کا برا ہو طالعِ بد کا

جو اپنے دوست کا ہو دوست سب کا دوست ہوتا ہے
خدا کا کیوں نہ عاشق ہو جو عاشق ہے محمد

بہت ہے ناز حسینان عجم کو تیز طبعی پر
مگر جوہر نہیں دیکھا مری تیغ محمد

الٰہی ہو کے مد تعلیم گاہ بزم مولا میں
جھکے ایسا کہ شکل دال بن جائے الف قد

کمی اس سے نہیں کی آنکھوں نے بھی توصیف حضرت میں
شہیدی گو کہ موجد ہے اس آئینِ محمد

یہاں سے لکھ کے پھر دو چار مطلع مدح کرتا ہوں
شگفتہ تا دوبارہ دل ہو مشتاقانِ احمد کا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساقیا دے جام الفت مصطفےٰ کی یاد کے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

دنیا ظلم وستم کی تیرگی سے تیرہ و تار ہو چکی تھی۔ قہر و غضب کی سیاہ ناگنیں پھونکاریں مار رہی تھیں شرک و بت پرستی کے دیوتاؤں کے قدموں پر سارے فرزندان آدم سجدہ ریزی کر رہے تھے۔ جور و جفا کی چکی اپنی پوری قوت کے ساتھ گردش کر رہی تھی ظلمت و تاریکی کے خوفناک دیو ارض خاکی پر اپنے لمبے لمبے دانت نکالے پڑ رہے تھے۔ ناکامی و نامرادیوں سے کرۂ ارضی معمور ہو چکا تھا۔ جبر و طغیان کا سیلاب امنڈ آیا تھا۔ فسق و فجور کی آندھیوں نے دنیا کو تہ و بالا کر رکھا تھا۔ مظلوموں کی چیخیں، غریبوں کی آہیں اور در یتیموں کی فریادیں زمین کے ہر گوشہ سے بلند ہو رہی تھیں۔ عدل و انصاف کے خون سے ظلم وستم کے خاندان درختوں کو سینچا جا رہا تھا۔ امن و سلامتی کی تڑپتی ہوئی لاشوں کو پیروں میں کچلا جا رہا تھا۔ یہ عالم ہو رہا تھا۔

پھر گیا تھا گلشن انسانیت پر خونخواری و وحشت پھیلی تھی و۔
فضائے زمین بھی فتنوں سے پر اور فتنوں کی ہیبت پھیلی تھی۔

فرزندان آدم کے دل و دماغ کو ابلیس فتنہ و فساد نے اپنا آشیانہ بنا لیا تھا۔ گویا ایک مکمل ابلیسی انقلاب تھا۔ جس نے نظام عدل و حق کو درہم برہم کر دیا تھا۔ اور کونے

Marfat.com

دماغ منظر نہ آتا تھا جو اس انقلاب کے انجام کو سوچتا ۔ کوئی نہ تھا جو مظلوموں کی چیخوں پر کان دھرتا دنیا والوں کے قلوب پر سخت مہریں لگ چکی تھیں ۔ کانوں کی سماعت کو سبعیت و درندگی کے ہاتھوں نے چھین لیا تھا ۔ آنکھوں کی بصارت سے ساری دنیا محروم ہو چکی تھی گویا خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ کا پورا منظر سامنے تھا ۔ روح انسانی اضطراب و تشنگی کی وادیوں میں امن و سلامتی کی جستجو میں بھٹک رہی تھی ۔ ہر جانب مایوسی و بدنصیبی کے جہنم بھڑک رہے تھے ۔ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ شیطان و شیطانی قوتیں ان پر مسلط ہو گئی تھیں اسلئے کہ انہوں ذکر الٰہی کو فراموش کر دیا تھا ۔ اعمال بد ہی نے فرزندان آدم کے اعضاء و جوارح پر قبضہ کر رکھا تھا ۔ افعال نمرودی دنیا والے جاری رہے تھے انسانیت پکار رہی تھی کہ خدائے قدوس تیرا وہ جلال کہاں ہے جس نے فرعون کو غرق نیل اور نمرود کو غذائے مچھر بنا دیا تھا ۔ کہ

اچانک ہوئی غیرت حق کو حرکت

مظلوموں کی چیخیں رنگ لائیں یتیموں کی فریادیں سنی گئیں زمین پر آسمان پر ۔ رحمت الٰہی کے بادل یکایک فضاء عرب پر چھا گئے ۔ اور بارہ ربیع الاول ۱ عام الفیل مطابق بیس اپریل ۵۷۱ء کی صبح صادق اپنے دامن میں تمام کامرانیوں کو سمیٹ لائی ۔ دعائے ابراہیمی جو تقریباً چھ ہزار سال پہلے اس سرزمین پر گونجی تھی ۔ اس کی قبولیت دنیا نے آج دیکھی ۔ نوید عیسوی جو چھ صدی پیشتر دنیا والوں نے سنی تھی ۔ آج نسیم صبح کے جھونکوں نے پھر سنادی ۔ وہ مبارک وجود جس کے واسطے یہ کارخانہ کائنات بنایا گیا ۔ آج تشریف فرمائے فی الدنیا ہو گیا ۔

Marfat.com

پھر آئی فصلِ گل پھر رنگ بدلا باغِ عالم کا　　صبا پھر خار سے پیغام لائی عیشِ پیہم کا

جہاں سے کلفت و اندوہ و غم مٹ سے گئے یکسر　　ہلالِ عیدِ نوروزِ مسرت عرش پر چمکا

فرشتوں نے مبارک باد دی حورانِ جنت کو　　ہوا قدوسیوں میں تذکرہ اولادِ آدم ... کا

مبارک رات عبدالمطلب کے ہے یہاں پیدا پوتا　　کہ ہے صحنِ حرم تک نور چھایا عرشِ اعظم کا

مبارک بی بیاں حاضر ہیں گھر میں آمنہؓ بی کے　　ہے مجمع آسیہؓ کا ہاجرہؓ کا اور مریمؓ کا

ہوئے ختم الرسل یعنی محمد مصطفیٰ پیدا　　ہوئے ظاہر وہ منشا تھے جو تکوینِ دو عالم کا

ہوئے پیدا وہ تخلیقِ جہاں جن کے سبب سے ہے　　ہوئے پیدا مداوا تھے جو ہر اندوہ کا غم کا

در و دیوار سے شورِ تحیات و سلام اٹھا

کیا اعزاز ہر شے نے رسولِ ربِ اکرم کا

فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی　　جنابِ آمنہ سنتی تھیں یہ آواز آتی تھی

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی　　سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِ رحمانی سلام اے نورِ یزدانی　　ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

تری صورت تری سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ　　تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی

حفیظِ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت　　عقیدت کی جبیں تیرے تصور سے ہے نورانی

سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے!

سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے مقدس قدموں سے اس عالم کو شرف بخشا تو روئے
زمین کے بت سر بسجدہ ہو گئے - اور ایک ایسی تیز روشنی نمودار جسم منور سے ہوئی - کہ محل کسریٰ کے
کنگرے صاف نظر آنے لگے - ملاء اعلیٰ کے مقدس فرشتوں سے زمین معمور ہو گئی - چہرۂ انور کی
زیارت کے لئے بہشتی حوریں ریگستان حجاز پر اتر آئی -

حضور نے پیدا ہوتے ہی سر سجدے میں رکھدیا اور آپ کے لب مبارک جنبش کرنے لگے - آپکی صاحبہ
کان لگا کر سنا تو فرما رہے تھے - رب ہبلی امتی - یعنی میرے پروردگار میری امت کی مغفرت
فرما عرب لوگوں کا دستور تھا کہ اپنے بچوں کو بدوؤں کی عورتوں سے دودھ پلوایا کرتے تھے
چنانچہ آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کو بھی بدوی قبیلہ سعد کی سب سے نیک سیرت دائی حضرت
حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیا - حضرت حلیمہ غربت و پریشانی اور آلام و غم کا شکار تھیں - لیکن حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک قدموں کی برکت سے مائی حلیمہ کی جملہ پریشانی کافور ہو گئیں - حضور
کے بچپن کے معجزات بے حد و بے شمار ہیں - جن سے کئی ضخیم کتابیں بھری ہوئی ہیں -

غرض جب آپ نے ہوش سنبھالا تو اپنے رضاعی بھائی ساتھ بکریاں چرانے جانے لگے -
عرب سارے لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے - لیکن حضور نے بچپن میں بھی کسی بت کو سجدہ
نہیں کیا - آپ اکثر تنہائی کو پسند فرماتے - چنانچہ بکریوں کے اور گلہ بان گھر آجاتے - مگر آپ
اکثر جنگل ہی میں رہتے - ہوش اچھی طرح سنبھالے بھی نہ تھے - کہ آپ کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئیں
والد صاحب تو پیدائش سے بھی دو ماہ پہلے وفات پا چکے تھے - اور آپ دس سال کے
بھی نہ ہونے پائے تھے - کہ دادا کے سایہ سے محروم ہو گئے اور آپ کی تربیت
و پرورش آپ کے چچا ابو طالب کے ذمہ ہوئی -

نکتہ: دادا و والدہ اور دادا کے فوت ہو جانے میں ایک بڑی مصلحت خداوندی

Marfat.com

تھی۔ اللہ رب العزت نے دکھلا دیا کہ جسے وہ بڑھانا چاہے دنیا کی کوئی قوت و طاقت اسے گھٹا نہیں سکتی۔ ایک ایسا بچہ جو پیدائشی یتیم ہو پھر ہوش و حواس بھی سنبھالنے نہ پایا تھا۔ کہ والدہ کا صدمہ جدائی برداشت کرنا پڑا۔ ابھی اس غم سے نجات نہ ملی تھی۔ کہ شفیق دادا چل بسا یہ پیہم صدمات انسانی دماغ کے توازن کو بگاڑنے کے لئے کافی تھے۔ لیکن جسے فضل الٰہی نواز رہا تھا۔ اسکیلئے یہ زہر نہیں شہد کے گھونٹ بن رہے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت درجہ حلیق شفیق، عتیق اور صادق تھے۔ اور حضور کے خلق عظیم نے لوگوں کو متاثر کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ چند یوم میں لوگ آپ کو صادق اور امین کہہ کر بلانے لگے۔ اور ہر شخص آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگا۔

بحیرہ راہب کا واقعہ: آپ کے چچا ابو طالب ایک تجارت پیشہ انسان تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ملک شام کا سفر اختیار کیا۔ آپ بھی ہمراہ تھے۔ راستے میں بحیرہ راہب جو ایک عیسائی عالم دین تھا۔ وہ یہاں ایک کٹیا میں گوشہ نشین تھا۔ اور دنیا سے قطع تعلق کر رکھا تھا توریت انجیل کی پیشین گوئی سے باخبر تھا۔ چنانچہ جب آپ کے چچا کا قافلہ تجارت یہاں پہنچا بحیرہ راہب کسی کے انتظار میں گوشۂ عزلت کو چھوڑ باہر کھڑا تھا۔ اور اس راستے پر نگاہیں جما رکھی تھی۔ جس سے یہ قافلہ آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک سفید ابر کا ٹکڑا قافلہ پر سایہ فگن ہے۔ جب قافلہ وہاں پہنچا تو بحیرہ راہب مشتاق جمال دوڑ کر آیا۔ اور قافلہ والوں کی دعوت کر دی سارے لوگ کھانے چلے گئے لیکن حضور وہیں مقیم رہے اور ابر کا ٹکڑا برابر آپ پر سایہ فگن رہا۔ اب بحیرہ نے پہچان لیا۔ کہ یہی وہ پیکر محبوبی ہے۔ جو دنیا میں خاتم النبیین کہلائے گا۔ چنانچہ مختلف سوال و جواب کے بعد بحیرہ نے ابو طالب سے کہا۔ کہ اے ابو طالب تم اس وجود مقدس کو لیکر شام نہ جاؤ۔ وہاں ان کے دشمن نصاریٰ و یہود انہیں

Marfat.com

قتل کر دینے کی کوشش کریں گے۔ چنانچہ ابو طالب واپس لوٹ آئے۔

آپ کی امانت و صداقت کا شہرہ حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ بنت خویلد کے کانوں تک پہنچا۔ آپ عرب کی مشہور سرمایہ دار تاجرہ تھیں آپ کے پہلے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا۔ عرب کے بڑے بڑے رئیسوں امیروں اور سرداروں نے کوشش کی لیکن آپ نے نکاح کرنے سے انکار فرما دیا۔ مگر لوگوں کی کوششیں بدستور جاری تھیں۔ کہ اس نے حضور کی صداقت و امانت کی شہرت سنی۔ اور آپ کے چچا سے درخواست کی میرے کاروان تجارت کی امارت کے لیے ایک دیانتدار آدمی کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اپنے برادرزادے کو بھیجدو تو نہایت ممنون ہونگی۔

ابو طالب نے خدیجہ کی درخواست دربار رسالت میں پیش کی جو قبول فرمائی گئی۔ اور حضور سفر روانہ ہو گئے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری میسرہ کو آپ کے ساتھ روانہ کیا۔ اور ہدایت کر دی کہ آپ کے حالات نہایت غور سے دیکھے۔ اور جو کوئی نئی بات آپ سے سرزد ہو اسے تحریر کر لیا کرے۔ یہ سفر نہایت کامیاب ثابت ہوا دگنا چوگنا منافع حاصل کر کے واپس لوٹے اور اثنائے سفر میں آپ سے بے شمار خوارق ظہور میں آئے۔ جن کا علم ہوتے ہی حضرت خدیجہ نے نکاح کی درخواست آپ کی خدمت میں پیش کی۔ جو حضور نے نہایت خندہ پیشانی سے قبول فرمائی۔ اور اس طرح ۲۵ سال کی عمر میں ۴۰ سالہ خدیجہ سے آپ کا اولین نکاح ہوا۔ اس نکاح نے عداوت و بغض و حسد کا بیج دشمنان الٰہی کے قلوب میں بو دیا۔ کیونکہ ان کو اس معاملہ میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا۔ لیکن ان سیہ کار و سیہ بختوں کو یہ کہاں خبر کہ خدیجہ ملیکہ کو دولت کی پروا نہیں۔ اسے تو اس گوہر بے بہا کی ضرورت جس کو بالآخر اس نے حاصل کر لیا۔

Marfat.com

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح ہو جانے کے بعد حضور نے مکمل گوشہ نشینی اختیار کرلی ۔ اور کوہ حرا کے غار میں عزلت گزیں ہوگئے ۔ ایک مشکیزہ پانی سے بھر کے لے جاتے اور کچھ روٹی کے ٹکڑے اور پھر کئی کئی روز واپس نہ لوٹتے

جب مراقبہ، مجاہدہ اور ریاضت شاقہ سے آپ کے نورانی قلب سے آلائش دنیا کی ہلکی سی گرد بھی دور ہوگئی واضح رہے ۔ اس سے پہلے دو تین بار شق صدر ہو چکا تھا ۔ اور جب حضور کا کاروان حیات چالیس سال کا سفر طے کر چکا ۔ تو جبریل علیہ السلام پہلی مرتبہ نازل ہوئے اس وقت حضورؐ غار حرا میں معتکف تھے ۔

جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا ۔ یا نبی اللہ اقرأ یعنی اے اللہ کے نبی پڑھ ۔ آپ نے فرمایا ۔ انا امی یعنی میں ان پڑھ ہوں ۔ جبریلؑ نے آپ کو سینے سے چمٹا کر زور سے بھینچا اور پھر وہی الفاظ دہرائے اور حضرت نے پھر وہی جواب دیا ۔ جبریل نے پھر بھینچا اور تیسری بار پھر وہی الفاظ دہرائے اور حضرت نے پھر وہی جواب دیا جبریل نے پھر بھینچا اور چوتھی بار کہا اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۔ حضور نے فرمایا ۔ اقرا باسم ربک الذی خلق ۔ خلق الانسان مِنْ عَلَقٍ ۔ اقرا وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم ۔

نکتہ: جب تک جبریل صرف اقرا یعنی پڑھ کہتے رہے ۔ حضورؐ انا امی فرماتے رہے جب جبریل نے ایک آیت پڑھی تو حضور نے دو پڑھ ڈالی ۔ اس میں یہ نکتہ ہے ۔ کہ اگر حضور جبریل کے کہنے سے لفظ اقرا پڑھنے لگتے ۔ تو جبریلؑ کی حیثیت استاد کی ہو جاتی ہے حالانکہ حضور جبریلؑ کے بھی استاد تھے ۔ اسی لئے حضور نے انکار فرمایا ۔ مگر جب جبریل پوری آیت پڑھی ۔ تو اب اقرا جبریل کی طرف سے نہ رہا ۔ بلکہ خدائے قدوس کی طرف سے ہو گا ۔ اور اسی لئے آپ نے ایک آیت پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ دو آیتیں پڑھ ڈالیں تاکہ ثابت

Marfat.com

ہو جائے۔ کہ استاد جبرئیل نہیں۔ رب جبرئیل ہے۔ اگر جبرئیل ہی استاد ہوتے تو آپ اتنا ہی پڑھ سکتے جتنا کہ جبرئیلؑ آپ کو بتا رہے تھے۔ پس ثابت ہو گیا۔ کہ جبرئیل آپ کے استاد نہیں غلام ہیں جو خدائے قدوس کے کلام کو خدائے قدوس پیغمبر تک پہنچانے والے ہیں۔ اور بس جبرئیل کے جانے کے بعد حضورؐ گھر تشریف لے آئے۔ آپ کو بتقاضائے بشریت کچھ خوف سا معلوم ہوا۔ اور سردی محسوس ہونے لگی۔ آپؐ نے آتے حضرت ام المومنین سے فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ حضرت ام المومنینؓ نے کمبل اوڑھا کر پوچھا۔ آج کیا بات ہے۔ حضورؐ کا چہرۂ اقدس کا رنگ تبدیل ہے۔ حضورؐ نے سارا واقعہ اپنی شریک حیات سے بیان فرما دیا۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ اے محبوب شوہر خدا ہرگز آپ کو نقصان نہ پہنچنے دیگا۔ کیونکہ آپ بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں ننگوں کو کپڑے پہناتے ہیں۔ اور سائلوں کو رد نہیں فرماتے۔ ہر محتاج کی امداد کرتے ہیں لیکن حضورؐ پر کچھ خوف سا چھاتا رہا۔ تو حضرت خدیجہ آپ کو لیکر اپنے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ اور اس سے سارا واقعہ بیان کیا۔ اس نے جب حضرت جبرئیلؑ کا نام سنا تو حیران رہ گیا۔ اور کہنے لگا۔ اے خدیجہ اس شرک و کفر کے تاریک وطن میں روح القدس کہاں۔ اور دیکھ حضورؐ کو دیکھ کر کہنے لگا۔ رحمت خداوندی نے ختم نبوت کے لیے شاید اس وجود مقدس ہی کو چن لیا ہے۔ یکایک اسکی آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔ اور کہنے لگا۔ اے خدا کے محبوب کاش قدرت مجھے اس وقت تک زندہ رہنے کا موقع دے۔ آپ عزیز اور وطن والے آپکو بر ہجرت نکال دینگے۔ تو میں آپ کی امداد کرتا۔

حضورؐ نے فرمایا۔ اے عزیز میں نے تو آج تک کسی کے ساتھ کوئی برائی نہیں کی ہے نہیں نہیں آپ کو وہم ہو گیا۔ میری قوم میرے ساتھ ہرگز ایسا سلوک نہ کریگی۔

[illegible] جو کچھ تجھے حکم دیا گیا ہے۔ اسے کھول کر بیان کر دے کا حکم آیا

Marfat.com

تو آپ نے مکہ کے لوگوں سے کہا۔ کہ اے آلِ غالب آج تھوڑی دیر کیلئے اپنے کام دھندوں کو چھوڑ دو۔ اور میری ایک نہایت ضروری بات سن جاؤ۔

جب سارے لوگ جمع ہو گئے۔ تو آپ کوہِ صفا پہ چڑھ گئے۔ اور فرمانے لگے کہ اے غالب و فہر کے فرزندو میرے متعلق تمہارے کیسے خیالات ہیں۔ تم مجھے صادق، سچا، سمجھتے ہو کہ کاذب و جھوٹا، انہوں نے کہا۔

کہا تیری ہر بات کا یاں یقین ہے ۔۔۔ کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے

حضور نے فرمایا:-

کہا گر مری بات یوں دل نشیں ہے ۔۔۔ تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے

ہر اک قافلہ یاں سے ہے جانے والا

ڈرو اس سے جو وقت ہے آنیوالا

آپ نے ان کہا۔ کہ لوگو میں اسوقت پہاڑ کی چوٹی پر ہوں مجھے پہاڑ کے دونوں طرف کے واقعات نظر آ رہے ہیں۔ لیکن تم صرف اپنے قریب ہی واقعات کو دیکھ رہے ہو اس طرف کے واقعات تمہاری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ پس اگر میں تم سے یہ کہوں کہ پہاڑ کی اس وادی میں ایک ڈاکوؤں کا زبردست گروہ چھپا ہوا ہے۔ جو اس گھات میں چھپا ہوا ہے۔ جو اس گھات میں ہے۔ کہ تمہاری دولت کو تم سے چھین لیجائے تو کیا تم یقین کر لو گے سب نے اقرار کیا۔ کہ آپ نے آج تک کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں جب آپ جھوٹ سے اتنے متنفر ہیں کہ چالیس سال کی عمر تک ایک بار بھی جھوٹ نہ بولا۔ تو اب یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ آپ جھوٹ بولو گے۔ پس آپ فرمائیں ہمیں آپکے ہر قول کا اعتبار ہو گا۔

جب آپ نے اسطرح انہیں ابھار دیا۔ اور ان کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ لیا تو فرمایا

Marfat.com

کہ اے لوگو یہ تمہارے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بت ہرگز اس قابل نہیں۔ کہ تم ان کے سامنے سجدہ ریزی کرو کائنات کا خالق و مالک تو صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ رب العالمین ہے۔ یہ پہلی صدائے رعد آسائے حق تھی۔ جو کوہ حرا کی چوٹی سے بلند ہوئی۔ اور جسے دبانے کے واسطے دنیا کی تمام طاقتیں سمٹ آئیں۔ سب سے پہلے آپ کے چچا ابولہب ہی نے اسکو دبانا چاہا لیکن ۔ نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

با ہیبت و بوجاہت: اسی آواز کے دبانے میں صرف ہونے لگیں مگر جس آواز کو خالق کائنات خود بلند کرانا چاہتا تھا۔ وہ دب کیسے سکتی تھی۔ مشورے ہوئے۔ کمیٹیاں بنائی گئیں۔ انعامات کا اعلان کیا گیا۔ مگر صدائے حق فضائے کفر کو لرزا دیتی تھی۔

خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد سے ام المومنین بن چکی تھیں۔ ابوبکر مشرف با سلام ہو کر صدیق ہو چکے تھے علی ابن ابی طالب شیر پروردگار بن گئے۔ جو صدا در یتیم عبداللہ کی ایک زبان سے حرا کی چوٹی پر بلند ہوئی تھی۔ اب وہ بیسیوں زبانوں سے نکل رہی تھی۔ نہ صرف قبیلۂ قریش ہی سے بلکہ بلالؓ حبشیؓ و صہیبؓ رومیؓ وغیرہما بھی اس کے ہم نوا ہو چکے تھے۔

دشمنان اسلام دباتے رہے۔ اور یہ آواز ابھرتی رہی۔ لوگ گھر والوں کو چھوڑ رہے تھے بیوی بچوں کو چھوڑ رہے تھے۔ اور آمنہ کے لخت جگر سے رشتہ محبت جوڑتے چلے جا رہے تھے۔ ابولہب و ابوجہل۔ عتبہ و شیبہ۔ ولید بن مغیرہ وغیرھم سخت پریشان تھے۔ کہ اس عجیب و غریب انقلاب کے سیلاب کو کیسے روکا جائے۔ جو ساعت بساعت بڑھتا چلا آ رہا ہے اور جسے کعبہ مقدس و بیت الٰہی میں نصب رہنے والے تین سو ساٹھ خداؤں کی طاقت بھی نہیں روک سکتی۔ مومن حضرات کو مار پیٹا۔ قتل کیا۔ آگ میں جلایا۔ غرض جو جو ہولناک

Marfat.com

دہونش یا عذاب ذہن انسانی میں آ سکتے ہیں ۔ انہوں نے ان بیکسی و قلیل التعداد جانوں پر سبھی کئے مگر دل پر نہ ان کا اختیار تھا ۔ اور نہ ان کے خداؤں کا ۔

ابو طالب پر بھی دباؤ ڈالا گیا ۔ حضورؐ کو بھی دھمکایا گیا ۔ زخمی کیا گیا ۔ ترغیب دی گئی ۔ کیا جو کچھ کر سکتے تھے ۔ اور کرتے رہے ۔ جو کچھ امکان میں تھا ۔ مگر جب کوئی صورت کامیابی کی نہ دیکھی تو تمام سردار کعبہ میں اکٹھے ہوئے ۔ اور ابوجہل نے انعام کا اعلان کیا ۔ کہ جو مرد دلاور محمدؐ کا سر کاٹ کر یا اسے زندہ گرفتار کر کے لائیگا ۔ وہ سو اونٹ انعام میں پائیگا ۔

حضرت عمر نے کہا میں جاتا ہوں ۔ اور اس جھگڑے کو ابھی چکاتا ہوں ۔ یہ کہہ کر روانہ ہو گئے ادھر رب العالمین نے انعام مقرر کر دیا ۔ کہ اے عمر اگر تو میرے محبوب پہ ایمان لائیگا ۔ تو جنت الفردوس میں جگہ پائیگا ۔ راہ میں حضرت عمر کو ایک صحابی ملے انہوں نے پوچھا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے ۔ خیر تو ہے ۔ کہا کہ محمدؐ کو ختم کرنے کا ارادہ لیکے نکلا ہوں ۔ صحابیؓ نے فرمایا تو انہیں کیا ختم کریگا ۔ ان کی آواز حق نے خود تمہارے گھر میں پہنچکر کفر کی بنیادیں گرا دیں تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو گئے ۔ حضرت عمرؓ غصہ میں سرخ ہو گئے ۔ اور سیدھے بہن کے گھر پہنچے وہ دونوں میاں بیوی حضرت خبابؓ سے قرآن پڑھ رہے تھے ۔ آپ نے دستک دی ۔ گھبراہٹ عالم میں بہن اٹھی حضرت خباب پردے میں چھپ گئے ۔ بہن نے دروازہ کھولا ۔ عمرؓ نے چند سوال جواب کے بعد بہن کو مارنا شروع کیا ۔ بہن کے جسم نازک سے لہو کا فوارہ جاری ہو گیا ۔ اس نے جواب دیا ۔

بہن بولی عمر گر تو مجھے اب مار بھی ڈالے ۔۔۔ کرے ٹکڑے بدن کی بوٹیاں کتوں سے نچوالے
ہم اپنے دین اسلامی سے ہرگز پھر نہیں سکتے ۔۔۔ بلندی معرفت کی مل گئی ہے گر نہیں سکتے

Marfat.com

لبوں سے کف لہو تن سے زبان پر نام حق جاری
عمر کے دل پہ اس نقشے سے عبرت ہو گئی طاری

حضرت عمرؓ نے بہن کی یہ حالت اور اسلام پر ثابت قدمی دیکھی تو دل پگھل گیا۔ اور کہا۔

کہاں وہ مجھے دکھلاؤ وہ آیات قرآنی — سمجھ رکھا ہے تم نے جن کو ارشادات ربانی
بہن بولی بغیر غسل اس کو چھو نہیں سکتے : — یہ سن کر حضرت عمرؓ جا گئی منہ رہ گئے تکتے
اٹھے اور غسل کر کے لیا قرآن ہاتھوں میں — بھلی ساعت میں آئی دولت ایماں ہاتھوں میں

حضرت عمرؓ نے جس وقت کلام الٰہی پڑھا۔ زنگ کفر آئینہ قلب سے دور ہو گیا۔ فوراً ایمان لانے کے لیے تیار ہو گئے۔

عمر کا دل وہ دل جو آہن و فولاد کا دل تھا — مسلمانوں کے حق میں جو کسی جلاد کا دل تھا
شعاع نور عرفانی نے یکسر موم کر ڈالا — لگا نشتر تو بہ نکلا قدیمی کفر کا چھالا

فوراً بہن بہنوئی کو ساتھ لیا۔ اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کو اسلام کی تعلیم دے رہے تھے۔ خانۂ ارقم پر پہنچ کر دستک دی ایک صحابیؓ نے دراڑ میں سے جھانک کر دیکھا تو گھبرا کر پیچھے ہٹ گئے اور کہا۔ کہ عمر ہیں۔

صحابہ میں سے اکثر ڈر گئے اس رنگ ظاہر سے — عمر کا دبدبہ کچھ کم نہ تھا فوج قاہر سے
کہا آقا مرے باہر عجیب وحشت کا ساماں ہے — عمر در پر کھڑے ہیں ہاتھ میں شمشیر براں ہے

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں ڈرتے ہو۔ دروازہ کھول دو اور آنے دو۔ اگر نیت اچھی ہے۔ تو ہم سر آنکھوں سے بٹھائیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ نیت بد کے ساتھ ہے۔

Marfat.com

اسی کی تیغ سے سر کاٹ کر چھاتی پر دھر دونگا۔

دروازہ کھولا گیا۔ حضرت عمر اندر داخل ہوئے۔ حضورؐ نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اے خطاب کے بیٹے کس ارادے سے آئے ہو۔

ارادہ ہے مرا اسلام کے دامن میں آنے کا
خدائے پاک کے محبوب پر ایمان لانے کا

خانۂ ارقم نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا اور وہ صدائے حق جس کے دبانے کیلئے عمر نے بیڑہ اٹھایا تھا۔ اسنے خود عمرؓ ہی قلب کو بدل کے رکھدیا۔ اور ابوجہل کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے ایک کھلبلی مچ گئی۔ شیطانی قوتیں زیادہ سرگرمی دکھانے لگیں۔ اور بالآخر وہ وقت آگیا۔ کہ مسلمان کافران مکہ کے مظالم سے تنگ آکر ہجرت کر جائیں۔

افسوس بیان کی روانگی دلذت نے ایسا مست کر رکھا ہے۔ کہ جس ذکر کو چھیڑ دیا جائے۔ جی چاہتا ہے۔ کہ اب اسی پر قلم چلتا رہے۔ اچانک ہجرت تک آ پہنچا اور خبر تک نہ رہا ہے۔ کہ معراج مبارک کے تذکرے کو تحریر کرنا بھول گیا ہوں۔

ماہ رجب شریف کے ایام کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارض خاکی سے عرش اعظم پر پہنچے اور قرب خداوندی میں پہنچ کر مشاہدہ جمال احدیت سے مشرف ہوئے ۲۷ رجب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے تشریف لے گئے جب کہ ساری بستی محو خواب تھی۔ اور بیت المقدس میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام و فرشتگان ملاء اعلیٰ کی امامت فرمائی وہاں سے آپ آسمان اول پر تشریف لے گئے اور وہاں فرشتے کو جی بھر کر دیکھا وہاں سے دوسرے آسمان پر وہاں بھی جمیع فرشتگان فلک دوئم

Marfat.com

سے ملے وہاں سے تیسرے پہر چوتھے۔ غرض ساتوں آسمانوں کی سیر کی اور تمام انبیائے عظام سے ملاقات فرمائی۔ اسرافیل میکائیل و عزرائیل وغیرہ کو دیکھا۔ جنت و دوزخ کی سیر فرمائی۔ سدرۃ المنتہیٰ پہنچے، وہاں حضرت جبرئیل ٹھہر گئے۔ کہ آگے تجلیاتِ ربانی کو برداشت کرنے کی قوت نہ تھی۔ آپ تنہا روانہ ہوئے۔ وہاں سے آگے چل کر ایک مقام پر براق بھی ٹھہر گیا۔ حضور رفرف پر سوار ہوئے اور وہاں پہنچے جہاں کوئی نہ پہنچ سکا تھا۔ یعنی جہاں سے ذاتِ باری ایک کمان کے فاصلہ پر تھی۔ رفرف بھی پیچھے رہ گیا تھا۔ اور آپ بڑھتے گئے۔ آپ کے کانوں میں اے حبیب میرے قریب آ کی آواز آتی رہی۔ آپ بڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ دریا سمندر میں مل گیا۔ شعاعِ آفتاب سے ہم آغوش ہو گئی۔ محبوب و محب متصل ہو گئے۔ رب العالمین نے پوچھا کیا تحفہ لائے ہو۔ حضور نے عرض کیا۔ التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات مولائے کائنات خالق الموجودات نے خوش ہو کر فرمایا۔ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ سرکارِ دو عالم نے جواب میں کہا السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین ملائکہ مقربین نے یہ گفتگو سن کر کہا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ اور اس طرح التحیات کی بیش بہا دولت جو محبوب و محب کے وصال کی ایک یادگار مقدس ہے مومنین کو عطا فرمائی گئی۔ وہاں سے جب حضور رخصت فرمائے تو آپ کی امت پر پچاس وقت کی نماز اور چھ ماہ کے روزے فرض کیے گئے۔ حضور کیف جمال سے ایسے بےخود ہو رہے تھے۔ کہ آپ کو یہ خیال ہی نہ آیا۔ کہ ضعیف امت کس طرح اسے ادا کرے گی۔ جب آپ چھٹے آسمان پر پہنچے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بسبیل تذکرہ یہ فرائض بتائے تو حضرت موسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ واپس تشریف لیجائیے۔ کہ آپ کی امت

نہایت ضعیف ہے اور یہ بار بہت زیادہ ہے۔ اس کو ہرگز نہ اٹھا سکیگی

حضرت موسیٰ کے کہنے سے پھر اوپر تشریف لیگئے اور پانچ نمازیں اور ایک ماہ کے روزے کم ہوئے حضرت موسیٰ نے پھر دوبارہ بھیجا غرض متعدد بار آپ تشریف لیگئے اور آخر پانچ وقت کی نماز اور ایک ماہ کے روزے فرض ہوئے۔ باقی معاف کئے گئے لیکن جو شخص انہیں ادا کریگا اسے ثواب پچاس وقت کی نماز کا اور چھ ماہ کے روزوں کا ملیگا کیونکہ اللہ جو ثواب پہلے مقرر فرما چکا اسے ہرگز کم نہ کرے کہ اس کی شان کریمی کے خلاف ہے۔

الغرض کفار نے صدائے حق کو دبانے میں کوتاہی نہیں کی اور جب تمام حربے ناکام ہو گئے تو تمام قبائل کے سرداروں کو اکٹھا کرکے یہ منصوبہ گھڑا کہ حضور کو نعوذ باللہ قتل کردیں۔ اور اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے واسطے کفار نے ایک رات حضور کے گھر کو گھیر لیا۔

جس وقت کفار نے رات کی تاریکی میں آپ کے گھر کو گھیر لیا۔ آپ قطعی بے خوف ہو کر اپنے مولا کے سامنے سربسجود تھے کہ حضرت جبریل نازل ہوگئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ کفار نے آپ کے مکان کو گھیر لیا ہے۔ ان کی نیت بد ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ آپ کی حفاظت و حمایت پر ہے آپ ابھی مکہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لے جائیے حضرت جبریل اتنا کہہ کر چلے گئے۔

حضور نے بعد فراغت شیر خدا علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو جگایا جو وہیں سوئے ہوئے تھے اور انہیں اپنے بستر پر سلادیا۔ اور جملہ امانتیں جو آپ کے پاس تھیں انہیں دیکر فرمایا کہ صبح ان امانتوں کو ان کے اہلوں کے سپرد کرکے تم بھی مدینہ کو چلے آنا۔

Marfat.com

یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

خدائے پاک کی الفت کا دم بھرتا ہوا نکلا :

تلاوتِ سورۂ یٰسین کی کرتا ہوا نکلا !

محبتِ رسول کا تقاضا ہے کہ دفتر سیاہ کر دوں مگر رسالہ کا اختصار اس کا متحمل نہیں اس لئے مجبوراً قلم کو اختیار اختصار پر مجبور کرتا ہوں حضور مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ وہیں دعوت اسلام کا کام اور وہ انقلاب جسے حضور برپا کرنا چاہتے تھے مکمل ہوئے۔ کفاران مکہ نے بار بار مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ بدر و احد و خندق وغیرہ کی جنگیں تاریخ اسلام میں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ جسے تفصیل دیکھنی ہو تاریخ اسلام اور سیرۃ النبی کا مطالعہ کرے جب حضور کا کام مکمل ہو گیا۔ اور دین اسلام کا مل ہو گیا۔

تو رب العزت نے اپنے محبوب خاص کو پھر اپنے قرب میں بلا لیا۔ ۱۲ ربیع اول سلہ کو حضور وصال فرما گئے مزار مقدس مدینہ منورہ میں ہے۔ جس سے مسلمان ہی نہیں ساری دنیا واقف ہے۔ حضور کا فرمان ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ جس نے میری تربت کی زیارت کر لی۔ اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

ساقی کوثر علی المرتضیٰؓ کے واسطے

حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب تیرھویں رجب یوم جمعہ واقعہ اصحاب فیل سے تیس برس بعد کعبۃ اللہ میں تولد ہوئے ۔ آپ کے والد ابوطالب سفر میں تھے ۔ والدہ بنت اسد بن ہاشم نے اسد نام رکھا ۔ اسی معنی پر آپ کو حیدر کہتے ہیں پھر جب ابوطالب سفر سے لوٹے تو انہوں نے علی نام رکھا ۔

جب حضرت مولا علی نے ہوش سنبھالا تو آپ کو ابوطالب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ سرور عالم خلعتِ ولایت آپ کو عطا فرمایا ۔ آپ السابقون الاولون میں ہیں ۔ احادیث پاک میں آپ کی بڑی فضیلت آئی ہے ۔ حضور نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں ۔ علی بھی اس کے مولا ہیں ۔ جو علی سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے ۔ جو ان کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے ۔ ایک موقعہ پر حضور جب حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے ۔ تو آپ سو رہے تھے ۔ اور حضرت فاطمہ زہرا بیدار تھیں ۔ حضور نے فرمایا ۔ اے فاطمہ میں اور تو اور یہ جو سوتا ہے ۔ (علیؓ) اور حسنینؓ قیامت میں ایک ہی مکان میں ہونگے ۔ اور حضورؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں ۔ اور علیؓ شہر کے دروازے جو شہر علم میں آنا چاہے ۔ علی میں ہو کر آئے ۔ سبحان اللہ

علی کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا مانگا کرتے تھے ۔ کہ الٰہی ایسا نہ ہو کہ کوئی مشکل آن پڑے اور علی ابن ابی طالب میرے پاس نہ ہوں حضرت عمر کی اس دعا کی وجہ سے آپ کا لقب مشکل کشا

Marfat.com

مشہور ہوا۔ حضور نے فرمایا سیدہ سے اے فاطمہ اللہ نے برگزیدہ کیا روئے زمین پر تیرے باپ کو اور
تیرے شوہر کو۔ جب آپ کا عقد ہوا تو عمر ۱۵ سال کی ہو گئی۔ تو ہجرت نبوی کے دوسرے یا تیسرے سال
آپ کی شادی شہزادی خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی۔ کیونکر
حضرت سیدہ خود نے فرمایا ہے نبی کے گھر کی بیٹی ہے۔

حلیہ شریف: قد میانہ گندمی رنگ دور سے سبز رنگ اور نزدیک سے سرخ و سپید معلوم ہوتے تھے
کشادہ دہن جسم مبارک پر کثرت بال تھے۔ چہرہ روشن بزرگ جسیم عظیم البطن۔ آنکھیں بڑی بڑی
روشن کھلی اور ہاتھ لمبے زبردست اور زور آور کہ غصہ میں جسے پکڑتے وہ چھڑا نہ سکتا
تھا۔ بدن مبارک گٹھیلا اور کسا ہوا۔ رفتار مبارک مشابہ رفتار رسالت۔ آپ معرکہ حق و باطل
میں شیر کی طرح ہر دن مؤید من اللہ تو آپ کے مقابل ہوا مغلوب ہوا مستغنی المزاج کسی کا پیچھا
نہ کرتے تھے۔ آپ کے لقب بے شمار ہیں۔

مرتضیٰ۔ حیدر۔ امیر المؤمنین۔ اسد اللہ۔ ابو تراب۔ مظہر العجائب والغرائب۔ مولا علی
مشکل کشا۔ اور خیبر شکن۔ آپ کو ابو تراب کہنا جس سے آپ بہت خوش ہوتے۔ اور مجھے اسی
نام سے پکارا کرو۔ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ ایک دن حضرت رسول پاک آپ کے گھر تشریف
لے گئے۔ اور خاتون جنت سے پوچھا۔ عرض کیا باہر گئے ہیں۔ باہر پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ آپ
مسجد میں سوتے ہیں۔ خاک پر بغیر بوریہ وغیرہ بچھائے سو رہے ہیں۔ اور خاک پر کروٹ بدل
رہے ہیں۔ بدن مبارک خاک آلودہ ہے۔ حضور نے فرمایا تم ابو تراب ہو
اسی دن سے یہ کنیت مشہور ہو گئی۔

حضرت مولا علی کے مناقب بے شمار ہیں۔ یہاں زیادہ گنجائش نہیں آپکی شہادت ۲۱ رمضان المبارک
... ابن ملجم نے آپکا قتل کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

Marfat.com

مسندِ عزو شہادت کے گرامی تاجدار
سید الشہدا شہیدِ کربلا کے واسطے

جب حضرت امام حسن پیدا ہوئے تو حضور تشریف لائے اور فرمایا دکھاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے اسکا۔ مولا علی نے عرض کیا حسن۔ اور جب حضرت امام حسین پیدا ہوئے تو فرمایا یہ حسین ہے۔ حضور اکثر فرماتے حسن و حسین بہشتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اور فرمایا کہ جس نے حسین علیہ السلام سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی دونوں کی صورتیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ملتی جلتی تھیں۔

جناب امیر المومنین مولا علی نے فرمایا چھاتی سے سر تک حسن مشابہ رسول کے ہیں اور سینے سے قدموں تک حسین مشابہ بر رسول ہیں۔ دونوں مل کر آنحضرت صلعم کی تصویر مکمل تھے۔ امام حسین علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۵ شعبان ۴ھ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے خبر دی ہے حسنین عرش کے دو گوشوارے ہیں اور کسی چیز سے معلق ہیں۔ اور فرمایا کہ مجلس میں کوئی کسی کی تعظیم نہ کرے مگر حسنین اور ان کی اولاد کی۔ شیخ امان پانی پتی کا یہ حال تھا۔ کہ جب ان کے سامنے اطفال سادات آتے تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اور جب وہ کھیل کود کر چلے جاتے۔ تب آپ بیٹھتے۔

آپ کے فضائل ہماری طاقت نہیں جو بیان کر سکیں۔ اس سے زیادہ کیا فضیلت ہو کہ خدا کا محبوب آپ کا نانا خدا کا شیر آپ کا والد اور خاتونِ جنت آپ کی والدہ محترمہ۔ آپکی ذات والا صفات علم و عمل، زہد و تقویٰ، جود و سخا، شجاعت و قوتِ اخلاق و مروت، صبر و شکر، حلم و حیا، غربا پروری، مہمان نوازی، اعانتِ مظلوم۔ رعایتِ محکوم وغیرہم کا مجموعہ تھی۔

Marfat.com

آپ نے ۲۵ مرتبہ پیدل حج کیا۔ کثیر المجاہدہ تھے۔ شیخ عبدالحق محدث دھلوی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک بار آپ کھانا تناول فرمارہے تھے۔ لونڈی پانی کا لوٹا لیے ہوئے کھڑی تھی۔ دفعتہً لوٹا ہاتھ سے گرا اور گرتے ہی ٹوٹ گیا۔ لونڈی نے فوراً عرض کیا۔

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ حضرت امام نے فرمایا میں نے غصہ دبا لیا۔ اور تیری خطا معاف کی۔ لونڈی نے کہا۔ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ہ اسی وقت امام نے اسے آزاد کر دیا۔

کسی نے آپ سے سوال کیا۔ تیرے باپ کی اولاد کیوں کم ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جس قدر ہو گئی۔ یہ بھی تعجب ہے۔ جو شخص ایک ایک رات میں تین تین ہزار رکعات پڑھے اسے فرصت کہاں ہے۔

حضور فرط محبت سے حضرت امام کو اپنی داہنی ران پر بٹھاتے۔ اور اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بائیں ران پر۔ ایک روز جبریل نے کہا۔ یا رسول اللّٰہ ان دو میں سے کسی ایک کو پسند فرمائے کیونکہ قضائے الٰہی سے ایک کا فوت ہو جانا مقدر ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اگر حسین کو رکھتا ہوں۔ تو مجھے اور والدہ ابراہیم کو صدمہ ہوگا۔ اور اگر ابراہیم کو رکھتا ہوں۔ تو میری لخت جگر فاطمہ اور بھائی علی ابن ابی طالب کو صدمہ ہوتا ہے۔ میں اپنا صدمہ برداشت کر لونگا۔ مگر اپنے بھائی علیؓ اور بیٹی فاطمہؓ کو دیکھنا پسند نہیں کرتا ہوں۔ تیسرے دن حضرت ابراہیم انتقال کر گئے۔ آپ کے حالات مناقب بے شمار ہیں۔ آپ کی شہادت کی خبر بھی حضور نے پہلے ہی دیدی تھی۔

سب سے بڑا سانحہ آپ کی شہادت کا ہے جس نے تاریخ اسلام میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے جسے یہ واقعات دیکھنے ہوں۔ وہ شہادت نامہ پڑھے۔

Marfat.com

آپ کی شہادت ۔ المحرم الحرام یوم جمعہ ۹۵ھ کو بعد زوال آفتاب ہوئی

اہلِ بیت و آلِ اطہارِ رسولِ پاک ذات
یعنی زین العابدین باصفا کے واسطے

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پیدائش بتاریخ ۵ شعبان ۳۸ھ بروز پیر مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت شہربانو یزدگرد بن شہریار بن خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیروان عادل کسریٰ ایران کی شاہزادی تھیں۔

حضرت امام موصوف۔ گندمی رنگ۔ نحیف الجثہ۔ چھوٹا قد۔ بڑے عابد و زاہد اور متقی تھے۔ آپ اکثر چشم پر آب رہتے تھے۔ اپنے پروردگار سے بہت ڈرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وضو کرنے بیٹھتے تھے۔ تو چہرۂ اقدس کا رنگ زرد پڑ جایا کرتا تھا۔ شب و روز میں ایک ہزار رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔ سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی تھی۔

سجادۂ نماز نے کشتی بنا
اتنا تو روئے دیدۂ پرنم نمازیں

صدقہ نہایت پوشیدہ طریقہ سے دیتے تھے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں۔ کہ مدینہ منورہ میں کئی اشخاص بد معاش ظاہری خوش و خرم بصورت امرا بسر کرتے تھے۔ اور کوئی ان کے حال سے واقف نہ تھا۔ جب حضرت امام نے وفات پائی۔ تو وہ لوگ محتاج اور بے دست و پا ہو گئے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضرت امام خفیہ طور پر انہیں خرچ پہنچاتے تھے۔ آپ کی مہر شریف پر وما توفیقی الا باللہ کندہ تھا۔

مشغولیت عبادت کا یہ حال تھا۔ کہ ایک مرتبہ آپ نماز میں مصروف تھے۔ کہ آپ کا لڑکا کنوئیں میں گر گیا۔ اہل مدینہ نے بہت شور کیا۔ اور بمشکل اسے چاہ سے نکالا۔ آپ بدستور نماز میں

Marfat.com

مصروف رہے۔ اور اس واقعہ نے آپ کی نماز میں خلل نہ ڈالا
آپ اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ تمہیں دنیا کی کوئی مصیبت پہنچے۔ فوراً وضو کرکے
چار رکعت ادا کرو۔ اور اللہ سے مانگو۔ آپ کی کرامات بھی بے شمار ہیں۔ جن کے بیان کی
یہاں گنجائش نہیں۔ آپ نے ۹۵ھ میں وفات پائی۔ چار لڑکے اور گیارہ لڑکیاں تھیں
مزار شریف آپ کا جنت البقیع میں ہے۔

بادۂ خم خانۂ تقوی کا متوالا بنا
حضرت باقر محمد اتقیا کے واسطے

حضرت کا اسم گرامی محمد بن علی بن زین العابدین المعروف بہ امام باقر تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک فاطمہ بنت امام حسن تھا۔ آپ کی ولادت با سعادت شہادت حضرت امام حسین سے تین چار سال پہلے بروز جمعہ ۳ صفر ۵۷ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ معرکہ کربلا میں موجود تھے آپ کا قد میانہ متوسط تھا۔ اور آپ کی انگوٹھی پر انا اللہ فی قرآن کندہ تھا۔ بڑے صاحب کرامات و عالی مقامات تھے اور زہد و ورع علم میں بے مثل تھے۔ عربی میں باقر پھاڑنے والے کو کہتے ہیں۔ چونکہ حضرت امام موصوف نے نہایت باریک نکات علوم مخفی اور معارف و حقائق کے راز اور پوشیدہ خزائن اس زمین کے لوگوں پر فی سبیل اللہ ظاہر کر دیے۔ اس لیے تمام لوگوں نے آپ کو باقر کہہ کر پکارا اور اب تک آپ کی شہرت اسی نام سے ہے۔ حضرت جابر رضی عبد اللہ انصاری سے رسول پاک نے فرمایا تھا۔ کہ اے جابر تیری ملاقات ایک فرد اولاد حسین سے ہوگی۔ اسکا نام میرے نام پر ہوگا جب تو ان سے ملے تو میرا سلام ان سے کہنا چنانچہ حضرت جابر رض فرماتے تھے۔ کہ میں اس وقت تک زندہ رہا۔ اور آپ تک رسول پاک کا سلام پہنچایا۔ آپ نے ۱۱۴ھ بروز پیر ۷ ذی الحجہ کو وفات پائی۔ قبہ عباس و حسین میں مزار شریف ہے۔ چھ لڑکے اور د

تین لڑکیاں یادگار چھوڑیں۔ نسل شریف حضرت امام جعفر صادق سے باقی رہی۔ مزار جنت البقیع میں ہے۔

رکھ صراطِ صدق پر ثابت قدم یا رب مجھے
جعفر صادق امام الاولیا کے واسطے

اسم گرامی آپ کا ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق تھا۔ پیدائش آپ کی بروز پیر ۱۸ ربیع الاول مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت امام افضل و اکمل اولاد امام محمد باقرؒ تھے۔ اور اپنے والد ماجد کی طرح علوم ظاہری و باطنی میں کامل فرد تھے۔ آپ کے شاگرد حضرت یحییٰ بن سعید، ابو جریج، امام مالک، امام سفیان ثوری حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ اور ابن عطیہ وغیرہ تھے۔ آپ نے اپنے شاگرد امام سفیان ثوری سے فرمایا۔ کہ سفیان جب خدا تجھے کو نعمت دے تو شکر کر لئن شکرتم لازیدنکم۔ جب رزق کی تنگی ہو استغفار پڑھ غم والم میں گرفتار ہو لاحول پڑھا کر۔

کسی شخص نے آپ کی غیبت و برائی خلیفہ منصور سے کی۔ اتفاق سے غیبت کرنے والا اور حضرت کہیں ایک جگہ جمع ہو گئے۔ وہ شخص انکار کرنے لگا۔ کہ میں نے آپکی غیبت نہیں کی۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر تو سچا ہے تو جس طرح میں کہوں اس طرح قسم کھا۔ اس نے اسی طرح قسم کھائی مگر قسم کھا کر دوسرا سانس بھی نہ لینے پایا تھا۔ کہ دم نکل گیا۔ منصور نے کہا یا امام آپ سچے ہیں۔ اس کو سزا خود قدرت نے دی ہے آپ کی کرامت بے شمار ہیں۔ آپ نے بروز پیر ۱۵ رجب ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ چھ لڑکے ایک لڑکی چھوڑی اور نسل امام موسیٰ کاظم سے جاری ہوئی۔ مزار شریف جنت البقیع میں ہے۔

Marfat.com

مشرقِ طورِ تجلی ذاکر کر سینہ مرا
موسیٰ کاظم امام اصفیا کے واسطے

حضرت کا اسم گرامی موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق تھا۔ آپ کی پیدائش موضع ابواء جو درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ہے۔ میں بروز اتوار ۱۲۸ھ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ کا نام حمیدہ بربریہ تھا۔ حضرت امام کی کنیت ابوالحسن و ابوابراہیم تھی۔

رنگ گندمی قد درمیانہ نہایت وجیہہ اور خوش حال تھے۔ آپ کی انگوٹھی پر الملک للہ وحدہٗ کندہ تھا۔ آپ طبیعت کے اس قدر حلیم تھے۔ کہ آپ کا نام ہی کاظم مشہور ہوگیا۔ آپ صاحب مناقب زاہد اور قائم اللیل و صائم النہار تھے۔ اہل عراق آپ کو باب الحوائج کہتے تھے جو کچھ زیادہ طلب کیا۔ وہی ہو جاتا تھا۔ ابن جوزی۔ شقیق بلخی نے بیان کیا۔ کہ ۱۴۹ھ میں حج بیت اللہ کو جا رہا تھا۔ قادسیہ میں ایک مرد گوشہ نشین کو دیکھا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ یہ مرد اہل تصوف سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں پر لوگوں کو دھوکا دینے کی غرض سے جال بچھایا ہے۔ اسکو سرزنش کروں۔ جب قریب آیا تو میرے بولنے سے پہلے وہ صوفی بول اٹھا کہ یا شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن۔ اس وقت میں نے پہچانا۔ کہ حضرت امام ہیں نہائت شرمندہ ہوا۔ معافی چاہنے کو تھا۔ کہ حضرت امام میری نظروں سے غائب ہو گئے اور دوسری منزل میں مسجد موضع واقصہ کے اندر نماز پڑھتے نظر آئے۔ جسد مبارک کانپ رہا تھا۔ اضطراب کی حالت تھی۔ مجھ کو عذر خواہ سمجھ کر نمازوں میں سرعت فرمائی۔ اور بعد فراغت آیت پڑھی۔ اِنّی لغفّارٌ لمن تاب اِلی آخرہٖ اور پھر نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد موضع زبالہ میں ایک چاہ پر ملے۔ چھاگل جناب کی کنوئیں میں گر گئی تھی نکالنا منظور تھا۔ میرے سامنے حضرت امام نے دعا فرمائی۔ ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی

Marfat.com

کا پانی منڈیر تک آ گیا۔ اور آپ کی چھاگل اوپر تیر رہی تھی۔ آپ نے اٹھایا۔ اور وضو فرمایا اور ہاتھ کا اشارہ کیا۔ تو پانی پھر نیچے چلا گیا۔ پھر آپ ایک ریت کے ٹیلے پر جا بیٹھے۔ تھوڑا سا ریت لیکر ابریق میں ڈالا اور نوش فرمانے لگے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ یا امام کچھ مجھے عنایت ہو۔ تو آپ نے اس میں سے عطا کیا۔ شکر ملے ہوئے ستو نہایت خوش ذائقہ تھے۔ میں اس سے ایسا سیر ہوا۔ کہ چھ یوم تک کھانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ نہ پیاس لگی۔ اس کے بعد پھر ملاقات نہ ہوئی۔

ہارون الرشید نے آپ کو مقید کر کے بصرہ بھیج دیا۔ رات کو ہارون نے خواب دیکھا کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ غضبناک ہو کر فرما رہے ہیں۔ کہ اگر کاظم کو نہیں چھوڑیگا۔ تو اسی حربہ سے تجھ کو قتل کر دونگا۔ صبح ہوتے ہی امام کو طلب کیا گیا۔ اور ہارون نے خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تجھ سے پہلے میں نے رسول پاک کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا کہ یہ کلمہ پڑھو۔ ابھی اس کے پڑھنے سے فارغ بھی نہ ہوا تھا۔ کہ رہا کر دیا گیا۔

امام شافعی فرماتے ہیں۔ کہ قبر حضرت امام موسے کاظم اجابت دعا کے لیے تریاق مجرب سے بھی زیادہ حکم رکھتی ہے۔ جو بارہا میرے اور مخلوق الہی کے تجربہ میں آچکی ہے۔ اور آ رہی ہے۔ اور یہ فیض انشاء اللہ تا دوام جاری رہیگا۔

مزار اولیا سے فیض حاصل کر کہ اے غافل
ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ کہیں یہ مرنے والے ہیں۔

عمر شریف ۵۵ سال کی ہوئی تھی۔ کہ بروز جمعہ ۲۵ رجب ۱۸۳ھ ہجری میں وصال فرما گئے۔ مزار اقدس کاظمین بغداد شریف میں ہے۔

Marfat.com

دولتِ صبر و رضا تسلیم سے گنجور کر

حضرت سید علی موسےٰ رضا کیواسطے

عالی نام آپ کا ابوالحسن علی رضا بن موسےٰ کاظم ہے۔ پیدائش آپ کی بروز جمعرات ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام ولد تکتم حبشہ تھا۔ اسی وجہ سے آپ کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ حضرت امام بڑے عابد زاہد اور کم سونے والے زیادہ جاگنے والے اور کثیر الصوم تھے۔ سردیوں میں بوریا بچھاتے تھے۔ اور گرمیوں میں کھال پر سوتے تھے۔ آپکی کنیت ابوالحسن ہے لقب اخی سنی تھا۔ انگوٹھی پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کندہ تھا۔ ماموں الرشید عباسی آپ کی بے حد تعظیم کرتا تھا۔ اسنے آپکو اپنا داماد بنا لیا تھا۔ اور دارالسلطنت میں سہیم و شریک کر لیا تھا۔ اور ایک وصیت نامہ لکھا۔ کہ میرے بعد میرے جانشین حضرت امام موسےٰ رضا ہونگے۔ مگر حضرت امام نے ماموں کی زندگی ہی میں اس دار فنا کو الوداع کہہ دیا حضرت معروف کرخی آپکے دست مبارک پر اسلام لائے۔ حضرت امام جب نیشاپور سے چلے تو آپ شتر سوار تھے۔ رداء مبارک سر پر ڈال رکھی تھی۔ ہزارہا بندگانِ الٰہی زیارت کے لیئے کھڑے تھے۔ کہ شیخ انوار اور شیخ محمد بن سلیم اپنے لاتعداد طلبا کو لیکر آئے اور عرض کیا کہ زیارت کے مشتاق ہیں۔ آپ نے شتر کو روکا۔ اور سب جمال جہاں آرا کی دید سے مشرف بخشا۔ بیس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا۔ آپ کی کرامت بھی بے شمار ہیں کتابوں میں آپ کا تذکرہ کافی ہے۔

ایک بار لوگوں نے بارش کیواسطے استدعا کی آپ مجمع کے ساتھ صحرا میں تشریف لے گئے۔ آسمان پر ابر کا نام و نشان نہ تھا۔ آپ نے دعا کے لیئے دست مبارک بلند فرمائے

Marfat.com

ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ فوراً ابر اٹھا۔ بجلی کی کڑک گونجی۔ چمکی۔ لوگ خوش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ ابر تمہارے واسطے نہیں ہے۔ فلاں ملک کے لیئے ہے۔ اسی طرح دس مرتبہ گھٹا اٹھی۔ اور کہیں چلی گئی۔ حضرت ہر بار فرماتے رہے یہ تمہارے لیئے نہیں ہے گیارہ بار گھٹا اٹھی آپ نے فرمایا۔ کہ لوگوں یہ تمہارے واسطے ہے۔ انشاء اللہ اس کثرت سے بارش ہو گی۔ کہ لوگ اپنے گھر نہ پہنچ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا

کوئی چشمِ حقیقت کھول کر دیکھے تو اے بیدل
تماشا خاک کے پتلے میں ہے پنہاں خدائی کا

مامون الرشید عباسی کا دورِ حکومت تھا۔ کہ حضرت امام پانچ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ کر بروز جمعہ ۱۲ رمضان ۲۰۳ھ میں وصال فرما گئے۔ اور شہر طوس المعروف بہ مشہد شریف میں مزار اقدس ہے۔

کر مرا دیں پر ثابت قدم مجھ کو خدا
شیخ دیں معروف کرخیؒ اولیا کے واسطے

حضرت کا اسم گرامی معروف کرخی کنیت ابو محفوظ تھی۔ آپ کے والد کا نام فرزدان ہے اور بعض معروف بن کرخی بھی آپ کو کہتے ہیں۔ مذہب ابتدا میں ترسا تھا حضرت امام علی بن موسیٰ رضا کی خدمت میں بزمانہ طفولیت حاضری کا شوق تھا۔ سایہ نا طفیت کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ حضرت امام کو آپ سے دلی محبت تھی۔ اس لیے حضرت امام نے آپ کی تعلیم ظاہری و باطنی میں کوشش فرمائی اور حضرت معروف کرخی امام طریقت اور مقتدائے حقیقت بن کر ظاہر ہوئے از اں بعد آنحضرت امام نے

Marfat.com

آپ کو تکمیل دینیات کے لیے حضرت امام ابو حنیفہ کے سپرد فرمایا۔ آپ کو دو نسبتیں ایک حبیب راعی اور دوسری حضرت امام علی بن موسیٰ سے بدرجہ اتم پہنچیں۔ دونوں جگہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا۔ خاندان قادریہ کا سلسلہ امام علی بن موسیٰ رضا سے ہوتا ہوا پھیلتا چلا گیا۔ نفس مطمئنہ نے مجاہدہ و ریاضت کو معمول بنا لیا تھا۔

ایک موقع پر آپ نے سفر میں ایک جماعت میخواروں کی دیکھی جس نے کوئی درجہ موذی کا اٹھا نہ رکھا۔ خادمان طریقت کو یہ امر نہایت ناگوار گزرا اور بددعا کیلئے عرض کیا حضرت نے دست مبارک بلند فرما کر عرض کیا۔ الہیٰ اسی گروہ کو دین و دنیا میں خوش رکھنا یہ سن کر وہ جماعت تائب ہوئی۔ اور آپ کے دست حق پرست پر ایمان لائی۔ ان کو نجات مل گئی۔ شیخ نے ارشاد فرمایا۔ کہ مجھے اس راہ کی خبر ہے۔ جو نہایت نزدیک ہے۔ وہ یہ کہ کسی سے کچھ طلب نہ کرے۔ اور تیرے پاس کچھ نہ ہو کہ تجھ سے کوئی طلب کرے فرمایا کہ علامت اولیاء یہ ہے کہ اس کا فکر و ذکر و شغل اللہ کی راہ میں ہو۔ مال کار خیر میں صرف کرے۔ بات شر آمیز نہ کہے۔ خدا پر توکل رکھے۔ اپنے خلیفہ حضرت سری سقطی سے فرمایا کہ تو جو چیز خدا سے مانگے۔ اسے قسم دے۔ کہ بحق معروف کرخی میری حاجت پوری کر تو وہ قبول ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد نعش پر جھگڑا ہوگا۔ پس جو میرا جنازہ اٹھا سکے۔ میں انہی میں سے ہوں۔ چنانچہ جب آپ نے وفات پائی۔ تو یہود و نصاریٰ آپ کے جنازے پر جھگڑا کرنے لگے۔ آخر اٹھانے پر فیصلہ ہوا۔ چنانچہ جنازہ ان سے نہ اٹھا۔ اہل اسلام نے اٹھا لیا۔ اور آپ مدفون کر دئیے گئے۔ تاریخ وفات ۸ محرم سنہ ۲۰۰ ہے مزار اقدس بغداد شریف میں ہے۔

Marfat.com

ذکرِ دنیا صورتِ حرفِ غلط دل سے مٹا

بوالحسن سری سقطی رحمۃ مقتدا کیواسطے

حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہٗ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ اپنے زمانہ میں یکتا شیخ وقت و امام طریقت ہوئے ہیں۔ اکثر مشائخ عراق حضرت کے حلقہ بگوش تھے۔ جناب کا پیشہ تجارت تھا۔ اور آپ دکانداروں کے خلاف دکان کے دروازے پر پردہ ڈالے رہتے تھے۔ اور مال تجارت کا زیادہ نفع سے نہیں بیچتے تھے۔ ہر روز ایک ہزار رکعت ادا فرماتے تھے۔ اور اس قدر نفس پر جبر کرتے تھے۔ کہ اپنے پہلو کو زمین پر آنا نہ دیتے تھے۔ اٹھانوں سال تک یہی حالت رہی۔ بیماری اور مرگ میں اس نحیف جسم نے کمر سطح زمین پر سیدھی کی۔ حضرت سری سقطی حضرت امام احمد بن حنبل کے واسطے ہمیشہ کچھ بھیجا کرتے تھے۔ مگر وہ نہ لیتے۔ آپ کہتے۔ اے احمد رد کرنے کی آفت سے ڈرو۔ حضرت امام نے فرمایا۔ پھر تو کہو۔ آپ نے پھر دہرایا۔ حضرت امام نے سوچکر جواب دیا۔ اچھا اسے رکھ چھوڑو۔ ابھی میرے پاس ہے۔ وہ ختم ہوجائیگا تو لے لونگا۔ سبحان اللہ ان لوگوں کی کیا قناعت تھی۔

آپ فرماتے۔ دنیا کی چیزوں سے پانچ چیزیں اختیار کرو۔ روٹی بقدر قوت اطاعت الٰہی پانی اتنا کہ پیاس بجھا سکے۔ کپڑا اتنا کہ ستر چھپ جاوے۔ مکان کہ جہاں رہ سکے علم کہ اس سے کام کرے۔ فرمایا کہ جو معصیت شہوت کے باعث وقوع میں آئی۔ اس کی بخشش کی امید نہ رکھے۔ اور یہ معصیت رکھے۔ اور جو معصیت کبر و غرور کے باعث ہو۔ اس کی بخشش کی امید نہ رکھے۔ اور یہ معصیت سب سے بڑی معصیت ہے فرمایا۔ جو نعمت الٰہی کی قدر نہیں کرتا۔ اس کو زوال ایسی جگہ سے آتا ہے۔

Marfat.com

جسے وہ معلوم نہیں کر سکتا جس دل میں تکبر ہوگا۔ خوف، امید۔ حیا۔ اور محبت اس دل میں نہیں آسکتی۔ اپنا خلیفہ خلیفہ حضرت جنید کو بنایا۔ اور نصیحت فرمائی کہ مشغول بہ صحبت خلق رہنا۔ اور خالق کا دھیان رکھنا۔ ۳ رمضان ۲۵۳ھ میں وصال فرمایا۔ مدفن شریف گورستان سونیزیہ بغداد شریف میں ہے۔ آپ کے خلیفہ جنید بغدادی۔ شاہ محمود شیخ ابوالحسن نوری وغیرہ ساج تھے:

شر کشتی نفس امارہ سے دے مجھ کو نجات
سید الفقراء جنید پیشوا کے واسطے

حضرت جنید بغدادی کی کنیت ابو القاسم لقب سید الطائفہ ہے۔ حضرت کی پیدائش بغداد شریف میں ہوئی۔ لڑکپن میں آپ نہایت سنجیدہ پابند صوم و صلوۃ تھے درویشوں کی صحبت کو عزیز رکھتے تھے۔ روز و شب ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ اس طریقہ سے عبادت فرماتے کہ کسی کو خبر نہ ہوتی۔ تیس سال تک عشاء کی وضو سے فجر کی نماز پڑھی جب آپ پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے۔ تو شیخ نے باضابطہ حلقہ میں داخل فرمایا۔ اور اجرائے سلسلہ کی اجازت دی۔ مگر بسبب آداب پیر مدت تک خاموش رہے حتے کہ خواب میں آقائے نامدار نے بھی ارشاد فرمایا۔ پھر تعمیل حکم میں تائید ارشاد مرشد کی دریائے فیض جاری ہوا۔ جس کی موجوں نے افضائے عالم کی دیوار و در سے ٹکر کھائی اور لکھو کھا بندگان خدا کی کشتی حیات کو ساحل نجات پر پہنچایا۔ ہندسفیان ثوری رکھتے تھے۔ اس زہد و ورع پر اللہ کے پیاروں کی کیفیت ملاحظہ ہو۔

امام غزالی نے ایک مرتبہ آپ کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا اے جنید کیا حال ہے۔ فرمایا میری پروردگار

Marfat.com

رحمت کی زہد و ورع ۔ علم و تقویٰ ۔ عنایات و خیرات سب نے ساتھ چھوڑ دیا ۔ صرف پچھلی رات کی دو رکعتوں نے پیچھا چھڑایا ۔ جن کو ہمیشہ پڑھا کرتا تھا ۔

حضرت جنید کی عمر سات سال کی تھی ۔ کہ آپکے پیر حضرت سری سقطی آپ اپنے ساتھ حج کے سفر میں لے گئے ۔ مسجد حرام میں چار سو بزرگ مسئلہ شکر پر گفتگو کر رہے تھے ۔ مرشد نے فرمایا ۔ جنید تو بھی کچھ کہہ ۔ آپ نے سر جھکایا ۔ اور فرمایا شکر وہ ہے ۔ کہ جو نعمت تجھکو خدا نے دی ہے اسکو سرمایہ معصیت نہ بنائے ۔ اس پر سارے بزرگوں نے اتفاق کیا ۔ اور کہا کہ اس سے بہتر کوئی نہیں کہہ سکتا ۔ حضرت سری سقطی رحمۃ نے پوچھا ۔ تم نے یہ جواب کہاں سے سیکھا ۔ عرض کیا حضور آپ ہی کی صحبت اور محفل سے سیکھا ہے ۔

واپس حج پر بغداد شریف میں شیشہ فروشی کی دکان کھول لی ۔ وفات آپکی بروز جمعہ ۲ رجب ۲۹۷ھ میں ہوئی ۔ مزار شریف بغداد میں ہے ۔ آپکے خلفا کی تعداد بہت کثیر ہے جنمیں سے مشہور صاحب سلسلہ حضرت ابو بکر شبلی رح ۔ حضرت رو اباری جو سلسلہ کبرویہ و شطاریہ کے پیشوا ہیں ۔ شاہ محی الدین منصور رح حلاج ۔ شاہ ابو بکر دقاق ۔ شاہ رومی ۔ شیخ ادھم جنکی کنیت ابو محمد ابو بکر ابو الحسن ہے ۔ ابو شیبان و ابو بکر کنانی ۔ جن کا نام محمد بن علی جعفر ہے ۔ شیخ عمر بن عثمان ۔ موقی کی ۔ شیخ ابو محمد حریری ۔ شیخ ابو بکر واسطی ۔ تصیر جیلی ۔ شیخ ابو کر فقید وغیرہم

جیب و داماں دولتِ کونین سے پر کر مرا
خواجہ ابو بکر شبلی رہنما کے واسطے ؎

شیخ شبلی ابو بکر کا اسم گرامی جعفر بن یوسف اور کنیت ابو بکر ہے ۔ خرقہ خلافت جنید بغدادی نے عطا فرمایا ۔ اور فرمایا ۔ کہ ہر شخص کے لیئے ایک تاج ہے یہ تاج ابو بکر شبلی ہے ۔ آپ خراسان

Marfat.com

سے کی بات سنی ہے اور مذہب مالکی کے پیرو ہیں۔ خلیفہ بغداد کے ہاں حاکم نہاوند تھے۔ مگر معرفت کی چاٹ کے پیچھے سب کچھ چھوڑ کر تارک الدنیا ہو گئے۔ اور شیخ خیر النساج کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کی۔ شیخ نے اس عالی ظرف کو بھرنے کے لیے جنید کی خدمت میں بھیجدیا۔ جنید نے دیکھا۔ اور فرمایا کہ اگر طالب مولا ہے۔ تو جھولی بنا بھیک مانگ اور در در پھر اکر۔ چنانچہ ایک سال تک تعمیل ارشاد کی پھر حاضر ہوئے فرمایا۔ ایک آنچ کی اور کسر ہے ایک سال بغداد کے بازاروں میں اسی خدمت کو انجام دے۔ بعد تعمیل حکم پھر حاضر ہوئے حکم ہوا ایک کام اور ہے۔ نہاوند میں جہاں حکومت کی ہے۔ اس لوگو وہاں چھوڑ کر آ۔ چنانچہ ایک سال تک نہاوند اور اس کے مضافات میں گداگری کرتے رہے۔ شیخ شبلی فرماتے ہیں کہ جو ٹکڑے مجھے ملتے تھے۔ انہیں شیخ کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔ آپ انہیں درویشوں کو دیدیتے تھے۔ اور میں ہر شب کو بھوکا پڑا رہتا۔ ایک سال کے بعد بلایا۔ فرمایا اب ہماری صحبت کے لائق ہوا ہے۔ بشرطیکہ درویشوں کی خدمت اپنے سر لے۔ چنانچہ ایک سال تک آپ فقرا کی خدمت کرتے رہے۔ بعد میں شیخ نے پوچھا۔ کہ تیرے نزدیک اب نفس کا کیا حال ہے عرض کیا۔ کہ میں اپنے تئیں کمترین خلائق جانتا ہوں۔ فرمایا اے ابوبکر اب تیرا ایمان درست ہوا اس پر بھی بس نہ کی اور کچھ عرصہ تک جماعت نخنٹے میں بھیجدیا۔ اور یہ اس غرض سے تھا۔ کہ دنیا میں نہ مرتا ہوں۔ نہ عورتنا۔ اور یہی حال میرا ہے۔ پس بحکم مرشدان میں شامل ہو گیا۔ آپ پر اکثر حالت جذب طاری رہتی اور عجیب عجیب ارشادات زبان پر آتے تھے۔ ایک روز ایک لکڑی جو دونوں طرف سے سلگ رہی تھی۔ ہاتھ میں لئے کھڑے تھے۔ کسی نے پوچھا کیا ہے۔ فرمایا بہشت اور دوزخ دونوں کو جلانا چاہتا ہوں۔ تاکہ خلائق خالص اللہ کے لئے عبادت کرے۔

Marfat.com

آپ کی عمر ۸۸ سال کی ہوئی سنہ ۳۳۴ھ میں وصال فرمایا۔ تین دن بعد کسی بزرگ نے شیخ کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کیسی گذری۔ فرمایا۔ کہ میرے حساب کو سخت پکڑا جب میں ناامید ہو گیا پھر مجھ پر رحمت بے انتہا فرمائی۔

آپکے مشہور خلیفہ عبدالواحد ابو قاسم نصیرآبادی جو سلسلہ نقشبندیہ جنیدیہ کے پیشوا ہیں۔ جعفر صدد شیخ بندار ابن حسین صوفی و شیخ ابوالحسین مصری تھے۔ ان کے علاوہ بھی آپکے متعدد خلفاء تھے ایک دنیا آپکے فیض سے سیراب ہوئی کسی نے آپکو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ آپ نے بازار آخرت کو کیسا پایا فرمایا۔ کہ یہ بازار رونق نہیں رکھتا۔ مگر جگر ہائے سوختہ و قلب ہائے شکستہ باقی سب ہیچ ہیں اسلئے کہ یہاں سوختہ پر مرہم رکھتے ہیں۔ اور شکستہ کو باندھتے ہیں۔ ابھی شیخ کا وصال نہ ہوا تھا۔ کہ لوگ خبر سن کر چاروں طرف سے آنے لگے۔ آپکی زیارت کرتے اور ٹھہر جاتے۔ آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔ کہ ایک جماعت مردوں کی زندہ پر نماز پڑھنے آئی ہے۔ لوگوں نے کہا۔ کہ لا الٰہ الا اللہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا جب غیر نہیں تو نفی کس کی کروں۔ عرض کیا کہ چارہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ سلطان محبت کہتا ہے۔ کہ میں رشوت قبول نہیں کرتا۔ اور اسی وقت واصل باللہ ہو گئے۔ آپ کی کرامات بیحد ہیں۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔

توحید سے مرا سینہ تجلی زار کر
شیخ عبدالواحد نورِ ہدیٰ کیواسطے

آپ کی کنیت ابوالفضل ہے آپ عبدالعزیز بن حرث بن اسد کے صاحبزادے ہیں۔ اور خلیفہ اعظم حضرت ابوبکر شبلی کے ہیں۔ آپ زہد و اتباعِ شریعت میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے۔ کہ امام اہل سنت والجماعت کہلاتے تھے۔ اور مذہب جنیدیہ رکھتے تھے۔ حضرت

Marfat.com

شبلی کے بعد آپ مسند ارشاد پر بیٹھے۔ اور راہ شریعت اور طریقت لوگوں کو بتلانے لگے کثیر التعداد لوگ آپکی ذات سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کرنے لگے۔ آپ حضرت ابوالفرح طرطوسی جیسا مرد کامل خلیفہ چھوڑا اتباع شریعت ہر قدم پر بدرجہ غایت کرتا تھا۔ اور مبارک شریعت پر سختی سے پابند رہتے سے اشغال واذکار اور عبادت کو کبھی ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ اور نہ کبھی کرامت کو اپنے سے منسوب کرتے تمیمی ایک مشہور قبیلہ کہا جاتا ہے۔ کہ آپ عرب کے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نہایت سادگی کو پسند تھے آپ کا لباس بالکل سادہ دنیا داروں جیسا ہوتا تھا۔ کوئی شخص بظاہر آپ کو دیکھ کر فقیر نہ سمجھتا تھا۔ اور آپ شیخ نہایت منکسر المزاج تھے۔ آپ نے بمطابق تحریر خزینۃ الاصفیا وغیرہ ۳ جمادی الآخر ۴۲۵ھ میں وصال فرمایا۔

تو گمراہ ضلالت میں ہے مجھ کو رستہ بتا

خواجہ بوالفرح باصفا رہنما کے واسطے

شیخ ابوالفرح طرطوسی بغداد کے باشندے تھے۔ اپنے زمانہ کے کامل بزرگ تھے آپکے مقامات عالیہ شیخ نے اس طرح طے کرائے تھے کہ آپکے حالات کی کسی کو اطلاع نہ تھی۔ اور شریعت کے اور اولیاء کی سخت تاکید تھی۔ تجرید و تفرید میں یگانہ وقت تھے۔ متوکل ایسے کہ کسی سے کچھ طلب نہ فرماتے۔ اور جو کوئی دنیا اسے بھی نہ لیتے دیکھو بشر حافی فرماتے ہیں درویشوں کے تین درجے ہیں۔ اول نہ خود مانگے نہ دینے سے لے۔ ایسے فقراء اعلی علیین میں روحانیوں کے ساتھ ہونگے۔ اور تیسرے وہ جو بقدر ضرورت مانگیں یہ لوگ اصحاب الیمین سے ہیں۔

شیخ ابوالفرح رحمۃ اللہ علیہ محنت سے روزی کما کر کھاتے تھے۔ جو بچتا اسے خیرات کر دیتے۔ سوال کو برا جانتے۔ کیونکہ سوال کرنے کی احادیث میں سخت ممانعت ہے۔ شیخ

Marfat.com

عالم لوگوں کیطرح سادگی سے رہتے تھے۔ مگر سخت مجاہدہ کرتے تھے۔ اور اسیطرح آپکا فیض بھی جاری تھا۔ آپکی وفات ۳ شعبان سنہ ۴۴۷ھ میں ہوئی۔

استقامت ہو مجھے خوف و رجا دے سے ہٹا

بوالحسن یعنی شیخ قریشی مقتدا کے واسطے

آپکا اسم گرامی علی بن محمد بن یوسف بن جعفر القریشی ہے۔ اور کنیت آپ کی ابوالحسن ہے۔ اور لقب شیخ الاسلام ہے۔ آپکی ولادت سنہ ۴۰۹ھ میں ہوئی۔ آپ شیخ ابوالفرح کے خلیفہ ہیں۔ آپ کثیر الصوم یعنی زیادہ روزہ رکھتے تھے۔ اور اسے بہترین عبادت کہتے تھے۔ فرماتے روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ جو خالص اللہ کیلئے کی جاوے۔ اسکا مقصود خود اللہ ہے۔ فرماتے قرآن میں روزہ کا نتیجہ لعلکم تتقون ہے۔ یعنی روزہ سے انسان متقی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حیواتی قوت مرجاتی ہے اور روحانیت بڑھتی جاتی ہے بشرطیکہ روزے کو روزے کے طریقہ پر رکھے۔ اور اپنے آپکو جھوٹ اور منہیات سے بچائے۔ آپ اکثر شب بیدار رہتے تھے۔ اور تین تین دن بعد چند لقمہ کھاتے تھے۔ ہمیشہ نماز عشاء سے تہجد تک ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ آپکی وفات یکم محرم سنہ ۴۸۶ھ میں ہوئی۔ آپ نے خرقہ خلافت حضرت سلطان الاولیا برہان الاصفیا شیخ ابوسعید مخزومی کو عطا فرمایا۔

کہ ہدایت راہِ حق کی اے خداوند کریم

شاہ بوسعید پیشوا کے واسطے

آپکا اسم گرامی مبارک ابن علی بن حسین مخزومی تھا۔ آپ سلطان الاولیا برہان الاصفیا قدوۃ عارفاں زبدۃ السالکان و مصاحب حضرت امام احمد حنبل کے پیروکار ہیں عبادت و ریاضت نہایت خفیہ طور سے فرماتے تھے اور اپنے مجاہدہ کو اس طور پر پوشیدہ فرماتے کہ آپ کے حالات

Marfat.com

پر کوئی مطلع نہ ہوتا۔ زاہد عابد متقی اور زبردست شیخ طریقت تھے۔ اس سے بڑھ کر آپ کی توصیف کیا ہو کہ آپ نے محبوب سبحانی قطب ربانی میران پیر دستگیر محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جیسا خلیفہ پیدا کیا۔ آپکا وصال ۷ شعبان ۵۱۳ھ میں ہوا۔

خدا فرماں روائے ملک معنی کر مجھے
… الدین سراج قطب الاولیا کے واسطے

حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ حسنی وحسینی سید تھے۔ کیونکہ آپ کا سلسلہ نسب پدری حضرت امام حسن سے اور سلسلہ نسب مادری حضرت امام حسین علیہ السلام سے مل جاتا ہے۔ غوث اعظم محی الدین عبد القادر بن سید نور الدین ابو صالح بن سید موسیٰ بن سید ابی عبد اللہ بن سید یحییٰ عمر زاہد بن سید محمد رومی بن سید المشہود حسن مثنیٰ بن امام حسن بن اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب۔ رضوان اللہ عنہم۔

سلسلہ نسب مادری آپکی والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ ثانی بنت ابی عبد اللہ صومعی بن سید ابی جمال بن سید ابی محمود طاہر بن سید ابی عطا عبد اللہ بن سید ابی کمال عیسیٰ بن سید علاؤ الدین بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین سید الشہدا شہید کربلا بن مولا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہم۔ آپکی ولادت کی پیشگوئی اولیاء اللہ کرتے رہے تھے۔ من جملہ ان کے کتاب ریاض الجنات میں بحوالہ تحفۃ القادریہ لکھا ہے۔ کہ حضرت حضرت ابو المعالی رح فرماتے ہیں۔ کہ شیخ ابو بکر کی مجالس میں ذکر اولیاء اللہ کا آیا۔ شیخ نے فرمایا۔ کہ ایک مرد عراق میں ظاہر ہوگا۔ عبد القادر نام عند الناس عالی مناصب عالی مناقب اور عند اللہ عالی تقرب اور والا مقام ہوگا۔ بغداد میں رہیگا۔ قدمی ہذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ حکم الٰہی سے کہیگا۔

Marfat.com

سب اولیا متقدمین و متاخرین گردن جھکائیں گے۔ نثر الجواہر میں بحوالہ بیان شیخ ابو محمد سبکی اس طرح تحریر ہے۔ کہ شیخ ابو بکر ہزار نے فرمایا۔ کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہیں۔ اول معروف کرخی دوئم احمد بن حنبل۔ سوم بشر حافی۔ چہارم منصور بن عمار پنجم جنید بغدادی ششم سری سقطی ہفتم سہیل بن عبد اللہ تستری۔ ہشتم۔ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ میں نے کہا کہ عبد القادر کون۔ فرمایا۔ وہ ایک مرد ہے۔ سادات سے بغداد میں پانچویں صدی میں اسکا ظہور ہوگا۔ اور صدیقین و اوتاد افراد جو دنیا کے قطب و ابدال ہیں۔ ان میں یکتا ہوگا حضور کی ولادت شریف موضع جیلان علاقہ خراسان میں ۱۱ ربیع الثانی ۴۷۱ھ میں ہوئی سلسلہ روحانیت بواسطہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور خرقہ خلافت شیخ ابو سعید مخزومی اور شیخ ابو سعید آسامی سے حاصل ہوا ہم نشینی جناب کو حماد دباس رحمتہ سے رہتی تھی بعمر ۱۸ سال جیلان سے بغداد میں تشریف لائے اور اور تحصیل علوم دینیات میں مشغول ہوئے ۵۲۱ھ میں بارشاد باطنی تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مخلوق خدا کو فیض باطنی سے سیراب فرمانے لگے۔ زبان میں ایسی تاثیر تھی۔ کہ راہ چلتے آپ کی آواز سنکر رک جاتے اور زار زار رونے لگتے۔ گناہوں سے توبہ کرکے عابد بن جاتے۔ آپکے وعظ میں ستر ہزار آدمی جمع ہوجایا کرتے تھے۔ اور نزدیک و دور سب جگہ حضرت کی آواز سنائی دیتی تھی۔ جو آپکی صحبت ایک بار آجاتا دنیا سے بیزار ہوکر آخرت کا خریدار بن جاتا۔ آپ ساری عمر کفر و شرکت کے مٹانے اور توحید کے پھیلانے میں صرف کی پچیس سال تک بیابان میں ریاضت شاقہ و مجاہدہ کرتے رہے۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ اور پندرہ سال تک نماز عشا کے بعد ایک پیر پر کھڑے ہوکر بعجز و انکسار اپنے پروردگار کے سامنے الحاج و زاری کیا کہ ہر روز ایک قرآن ختم فرماتے رہے۔ آپنے ایک روزہ چالیس یوم کا رکھا۔ اور اسی

Marfat.com

بھی برگ درختاں بیابانی سے انحلال کیا۔ فیض باطنی کے اثرات کا یہ عالم تھا جیسے خدا کی بچھائی ہوئی زمین پر موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ اور کوئی زمین کا حصہ اسکی آبیاری سے محروم نہ رہے۔ یہی حال آپکے فیض کی بارش کا تھا۔

حضور غوث پاک کی کرامتیں حد بیان سے باہر ہیں۔ دفتر کے دفتر بھرے ہوئے پڑے ہیں اور کوئی مسلمان نہیں جو آپ کے اسم پاک اور آپ کی کرامات سے واقف نہ ہو ایک چور آپکے گھر میں گھس گیا۔ مگر گھستے ہی اندھا ہو گیا۔ اب وہ بڑا گھبرایا کہ یہاں سے کیسے نکلوں۔ آپ نے اس پر ایک نظر ایسی ڈالی۔ کہ اسے ولایت کا درجہ حاصل ہوگیا اور پھر اسے کسی ملک کا قطب بنا کر بھیج دیا۔ آپ اسلام کو از سر نو زندہ کیا۔ آپنے مردوں کو زندہ کیا غرض آپ کی کرامتیں بے حد بے شمار ہیں۔ آپکے اسمائے مبارک تاثیر رکھتے جن کو یہاں تحریر کیا جاتا ہے۔

عبد القادر - سید - مؤید - کریم - عظیم - شریف - ظریف - امام - ہمام - مالک
ناسک - مومن - موفق - منعم - مکرم - لبیب - مطیب - جواد - معتقاد - قائم
صائم - صابر - زاہد - ساجد - واجد - جیلی - حنبلی - تقی - نقی - کامل - اکمل - ر
سعی - جمیل - جلیل - ماضی - مناص - سعید - رشید - سخی - ذکی - پارسا -
نقیب - نجیب - خاضع - خاشع - صاحب - ثاقب - وارث - حارث -
دارخ - بارح - خالق - لائق - راسخ - شامخ - ولی - نقی - ظاہر - طاہر -
باہر - مفلح - منیح - لبیب - حبیب - شاہد - راشد - ناصر - فاخر
بصیر - منیر - سراج - تاج - تاصح - ناصح - مقرب - مہذب - خلیل
دلیل - صادق - حاذق - سلطان - برہان - حسنی - حسینی - عالم - ح

Marfat.com

معین[87] ۔ مبین[88] ۔ مصباح[89] ۔ مفتاح[90] ۔ شاکر[91] ذاکر[92] ۔ ملاذ[93] معاذ[94] ۔ صالح[95] ناصح[96] ۔ فاتح[97] ۔ واضح[98] ۔ باطن[99]

وفات شریف = ۸ ربیع الثانی ۱۱۵۶ھ میں بعمر ۹۰ سال آسمان قادریہ کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔ سلسلہ قادریہ کی خلافت صاحبزادہ عبدالرزاق کے سپرد فرمائی۔

نور من فیض الٰہی میری ہستی کو بنا
قطب دوراں عبدالرزاق گدا کے واسطے

آپ کی کنیت ابوالفرح تھی ۵۲۸ھ میں پیدا ہوئے۔ فرزند رشید و مرید و خلیفہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ آپ ولایت و امامت میں درجہ عالی رکھتے تھے۔ وہ علوم باطنی میں آپ بے مثل تھے۔ ایسے ہی علوم ظاہری میں ہم عصر علماء سے فوقیت رکھتے تھے۔ ایک بار آپ حضرت غوث پاک کی مجلس وعظ میں شریک تھے۔ اور ممبر کے متصل ہی بیٹھے تھے۔ ناگاہ نظر اوپر اٹھا۔ اور بیخود ہو گئے۔ عالم بیخودی میں شعلہ ہائے آتش لباس عطر آگیں سے نکلنے لگے۔ جناب غوث پاک نے یہ حالت دیکھی۔ نیچے اترے اور آگ کو بجھا دیا۔ پھر پوچھا۔ کیا حالت ہے۔ عرض کی یہاں سے مردان غیب کو دیکھ رہا ہوں اپر صف بستہ ہیں۔ اور رہیب ہیں۔ انکے لباس جل رہے ہیں۔ اور کتنے ہی ان میں سے بیخود ہو کر زمین پر گر پڑے ہیں۔ اور کتنے ہی سجود و قعود میں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مت ڈر تو بھی ان ہی میں سے ہے۔ آپکے تقویٰ کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ نے تیس سال تک شرمندگی کی وجہ سے آسمان کی جانب سر نہ اٹھایا۔ اور خاموشی کے عالم میں رہے ۶۰۳ھ میں وصال ہوا۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔ فرقہ خلافت

Marfat.com

اپنے بڑے صاحبزادے ابو صالح کو عطا فرمایا۔

خاک پائے سید السادات ہو نورِ نظر

سید السادات صالح اتقیا کے واسطے

حضرت ابو صالح ۵۲۲ھ میں ہوئے۔ آپ کو تلمذ اپنے والد و مرشد بزرگوار سے تھا علوم دینیات میں بدرجہ اتم مہارت رکھتے تھے۔ آپکی نظر کیمیا اثر جس پر پڑ گئی مس خاک سے کندن بنا دیا۔ آپ نہایت درجہ خلیق۔ منکسر المزاج اور صاحب فیض تھے۔ آپنے اپنے چچا سید عبد الوہاب مرحوم سے بھی فیض حاصل کیا۔ تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے۔ کہ شیخ شہاب الدین سہروردی نے ۶۳۲ھ میں وفات پائی۔ اسی سال قاضی القضاۃ عماد الدین ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق جیلانی نے وفات پائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسم گرامی آپکا آپنے ۶۳۲ھ میں وفات پائی۔

جام دل ہو بادۂ ایمان سے پر میرا اللہ

شیخ محی الدین ثانی باصفا کے واسطے

حضرت شیخ المشائخ امام الطریقت حامی شرع مبین سید ابو محمد ابو نصر محی الدین ثانی قدس سرہٗ فرزند و خلیفہ حضرت سید احمد ابو صالح کے ہیں۔ آپ اپنے جد امجد حضرت غوث الاعظم سے بہت مشابہ تھے۔ آپ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم و سراج العلماء اور مفتی عراق تھے۔

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا۔ کہ فلاں شخص کہتا ہے۔ کہ جب حضرت باتیں کرتے ہیں تو منہ سے آسمان تک ایک نور ظاہر ہوتا ہے۔ اور جب خاموش ہوتے ہیں

Marfat.com

تو منقطع ہو جاتا ہے ۔ شیخ نے تبسم فرمایا ۔ اور کہا کہ یہ خلاف ہے ۔ بلکہ علم نور و امداد الٰہی ہے ۔ جب منقطع ہوتی ہے ۔ میں خاموش ہو جاتا ہوں ۔ اور جب پہنچتی ہے ۔ میں کلام کرنے لگتا ہوں ۲۲ ربیع الاول ۱۲۱۳ھ کو وفات پائی ۔

کلمۂ طیب رہے ہر دم مری ورد زبان
قطب رب سید محمد اولیا کے واسطے

حضرت سید محمد خلیفہ اعظم حضرت محی الدین ثانی کے تھے ۔ اور پرورش و تربیت ظاہری و باطنی حضرت محی الدین ہی سے حاصل ہوئی ۔ کیونکہ آپ حضرت محی الدین کے صاحبزادے ہیں ۔ اکثر شجروں میں محی الدین کے بعد حضرت سید محمد کا اسم مبارک ہے اس لئے ہمیں اسی کو صحیح تسلیم کر لینا چاہیئے ۔ حضرت سید محمد صاحب بڑے زبردست کامل بزرگ تھے ۔ اپنے وقت کے قطب تھے ۔ ولادت وفات دونوں بغداد شریف ہی سے متعلق ہیں ۔

خانۂ دل محمد کے انوار سے پرنور ہو
سید احمد ولیٔ اتقیا کے واسطے

حضرت سید احمد فرزند رشید و جانشین حضرت قطب سید محمد علیہ الرحمہ کے ہیں جیسا کہ پیر علی حسن کچھوچھ شریف کے جدی شجرہ میں تحریر ہیں ۔ آپ اپنے زمانہ کے بڑے کامل ولی تھے ۔ وفات و پیدائش دونوں بغداد شریف سے متعلق ہیں ۔

شرق سے ہو غرب تک آئینۂ دل میں عیاں
شمس دیں سید حسین بدر الدجے کے واسطے

آپ نے حضرت سید احمد سے خرقۂ خلافت پایا۔ افسوس آپکے حالات مفصل تو درکنار مختصر بھی نہیں ملتے۔ صرف اتنا ذکر ہے۔ کہ آپ نے سید احمد سے خلافت پائی بلکہ بعض نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے۔ پیدائش و وفات بغداد شریف سے متعلق ہیں

ہو عطا وہ نور جو چودہ طبق روشن کرے
دوئمی سید محمد رہنما کے واسطے

[illegible] سید محمد خلیفہ حضرت سید حسن کے ہیں۔ آپکے حالات بھی اسی طرح تاریکی [illegible] ہیں جیسی طرح حضرت سید حسن کے۔ افسوس صوفیائے خاندان قادریہ میں ان [illegible] کے متعلق مدت سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ مگر کسی بزرگ سے یہ نہیں [illegible] کہ اس کی تحقیق کی جاتی۔ کہ آیا یہ نام مکرر آگئے ہیں۔ کہ واقعی علیحدہ [illegible] ہو گئے ہیں۔

نفس امارہ رہے فرماں بر عقل سلیم
رہنما سید علی اتقیا کے واسطے

[illegible] سلسلہ کے لحاظ سے آپ حضرت سید محمد دوئم کے خلیفہ ہیں۔ بمطابق تحریر مولوی عبدالکریم [illegible] صاحب۔ قادری الہ آبادی آپ تربیت یافتہ خلیفہ حضرت سید محی الدین ابی نصر [illegible] بزرگوں سے بھی آپ نے فیض حاصل کیا ہے۔ آپ کا سن

وصال ۱۱۱۱ھ ہے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ آپ نے خلافت شیخ محمد نقی سے پائی۔ شیخ محمد نقی رحمہ فرماتے ہیں۔ کہ سید علی رحمۃ اللہ علیہ نے ربع مسکون کی تین مرتبہ سیر کی۔ چار سو اولیاء سے فیض حاصل کیا۔ اور چودہ سو اولیا کی زیارت کی۔ معلوم نہیں وہ آپ ہی ہیں۔ کہ کوئی دوسرے سید علی ہیں۔ اس تذکرہ کو حاجی محمد نذیر احمد صاحب دیوبندی نے تذکرۃ العابدین میں تحریر فرمایا ہے۔ پیدائش و وفات دونوں بغداد سے متعلق ہیں۔

وادیٔ ایمن رہے ویرانۂ دل کا مقام
سید موسٰے فقیر بانوا کے واسطے

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت سید موسٰے شاہ صاحب قادری علیہ الرحمہ صاحبزادے وجانشین مقبول بارگاہ حضرت سید علی علیہ الرحمہ کے ہیں۔ علوم مروجہ کی تکمیل کے بعد آپ نے اپنے والد بزرگوار کی خدمت شروع کی۔ باپ نے بھی جب فرزند رشید کی استعداد دیکھی۔ تو توجہ خاص مبذول فرمائی۔ اور ریاضت و مجاہدہ کے نتیجہ میں ایسا کسا کہ کسر نہ چھوڑی۔ جب پے درپے آنچوں سے قلب سلیم ہو گیا۔ تو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ کشف و الہام آپ پر بہت ہوتے تھے۔ کسی نے الہام کی نسبت آپ سے سوال کیا۔ فرمایا کہ ایک آواز ہے۔ جسے بجز اہل قرب کے کوئی محسوس و مفہوم نہیں کر سکتا۔ وفات آپ کی ۱۲ شوال ۱۱۶۳ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار بغداد شریف میں ہے۔

Marfat.com

ماہتابِ دل رہے میرا منور نور سے
دو محی سید حسن شمس الضحےٰ کے واسطے

آپ فرزند رشید و خلیفہ مجاز حضرت سید موسےٰ صاحب علیہ الرحمۃ کے ہیں ۔ علوم ظاہری میں آپ نے کمال حاصل کیا تھا ۔ زہد و تقویٰ میں بے مثل تھے ۔ آپکا سب سے محبوب مشغلہ مراقبہ تھا ۔ کثرت نوافل کو بھی بہت محبوب رکھتے تھے ۔ اور اپنے خادموں کو بھی سخت تاکید فرماتے تھے ۔ درود شریف کی کثرت کو خود بھی محبوب رکھتے اور مریدین کو بھی سخت تاکید فرماتے تھے ۔ اور فرماتے آقائے نامدار پر جس قدر درود بھیج سکتا ہو بھیجے ۔ کہ یہ بہترین عمل ہے ۔ آپ نے ۲۷ صفر ۱۰۸۱ھ میں وصال فرمایا ۔

مخزنِ صبر و رضا پر دسترس میری رہے
سید احمد دوم اہلِ رضا کے واسطے

حضرت میر سید احمد صاحب المعروف سید احمد دوم فرزند رشید و جانشین حضرت میر سید حسن قدس سرہٗ کے ہیں ۔ آپ فقر و تجرید ۔ زہد و ورع و اتباعِ سنت میں شانِ ارفع و پایۂ بلند رکھتے تھے ۔ اور علوم ظاہری و باطنی میں بھی بے نظیر تھے ۔ بعض نے آپکو سید ابو العباس جیلی کے نام سے بھی موسوم کیا ہے ۔

جس وقت بلاکو خان چنگیزی نے بغداد شریف کو تاراج کیا ۔ اور اس شہر بزرگ و برتر کو قتل گاہ انسانی بنا دیا ۔ اس وقت آپ روم کو تشریف لے گئے ۔ جب آتش فتنہ چنگیزی فرو ہوئی ۔ تو حضرت نے شہر حلب کی سکونت اختیار کی ۔ اور خلق اللہ کو دریائے فیض سے مستفیض فرمایا ۔ ۱۹ محرم ۸۵۳ھ میں وصال فرمایا ۔

Marfat.com

رادنیکی کا نشان اور دین احمد کا پتہ
دے بہاؤ الدین مرشد رہنما کیوسطے

آپ فرزند رشید حضرت شیخ ابراہیم بن علاؤ اللہ قادری الحسینی الشطاری کے ہیں۔ اور خلیفہ مجاز حضرت بہاؤ الدین علیہ الرحمہ عارف ربانی حضرت سید احمد صاحب علیہ الرحمہ کے ہیں۔ اصلی وطن آپکا جنید ہے۔ بزمانہ سلطان غیاث الدین بن محمود خلجی آپ منڈو تشریف لیگئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام کر کے دکن تشریف لیگئے۔ اور شہر بدر میں سکونت اختیار کی۔ آپ قادری تھے۔ اور مذہب شطاری رکھتے تھے۔ آپکا یہ دستور تھا۔ اناج کے دانے بازار گلی کوچوں سے چنا کرتے۔ جب شام کو کچھ جمع ہو جاتا۔ تو نان بائی کو روٹی کے تبادلے میں دے دیتے۔ ایک دن نان بائی دکان پر نہ ملا۔ پوچھنے سے معلوم ہوا۔ کہ اس کا جوان لڑکا مر گیا ہے۔ شیخ یہ سنتے ہی اسکے مکان پر پہنچے۔ گھر میں میت کی چارپائی کے چاروں طرف گھر والوں نے ایک کہرام مچا رکھا تھا۔ شیخ نے سب کو رونے سے منع فرمایا اور کہا۔ کہ یہ مردہ نہیں زندہ ہے۔ اور بالیں میت کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے پسر اس خواب بے وقت کا کیا موقع ہے۔ بحکم الٰہی بیدار ہو۔ اسی وقت جسم مردہ میں حرکت ہوئی۔ اور لڑکا اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ کرامت دیکھ کر مخلوق چاروں طرف سے پروانہ وار ٹوٹ پڑی اور آپ کے دریائے فیض سے سیراب ہونے لگی۔ آپ کے دریائے فیض سے سیراب ہونے لگی۔ آپکے کوائف و حالات بہت طویل ہیں۔ اور آپ سے بعید کرامات ظہور میں آئی۔ آپ نے بماہ ذی الحجہ ۹۴۳ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک شہر منڈو اندرون قلعہ ملک دمعار متصل سکندر آباد دکن ہے۔

Marfat.com

پیر و مرشد سے ہے دل میں محبت اور خلوص　　شیخ ابراہیم ایرج باصفا کے واسطے

حضرت شیخ الزمان محبوب جہاں سید ابراہیم ایرج بن معین حسینی و حسنی قادری خلیفہ مجاز حضرت شاہ بہاؤ الدین علیہ الرحمہ کے ہیں۔ زہد و ورع، جذب و عشق میں بے مثال تھے۔ خلق و مروت حد کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ زبردست عالم علوم ظاہری و باطنی تھے۔ ہزارہا کتابیں آپ کی نظر سے گذریں۔ آپ ایک زبردست کتب خانے کے مالک تھے۔ اور اس میں اکثر نسخے آپکی قلم کے مرہون تحریر تھے۔ آپکا وقت کتب بینی اور تصحیح اغلاط کتب میں زیادہ گذرتا تھا۔ شیخ عبدالعزیز حسن جیسے آدمی آپکے حلقۂ علم ظاہر و باطن میں شرکت کرتے تھے۔ بڑے بڑے علماء و صوفیاء آپ کی صحبت کو غنیمت جانتے تھے۔ آپ کے حالات کرامت وغیرہ بہت کثیر ہیں۔ آپ سنہ ۹۲۲ھ میں دہلی تشریف لائے۔ اور ۱۰ ربیع الثانی ۹۵۳ھ میں وصال ہوا۔ مزار مبارک احاطہ خونی درگاہ حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیاء دہلی میں روضہ امیر خسرو علیہ الرحمہ کے قریب ہے

فقر کا کشکول سرتا پا لبالب نور سے
ہو محمد شیر بھکاری اولیا کے واسطے

آپ خلیفۂ اعظم سید ابراہیم ایرج کے ہیں۔ قصبہ کاکور میں آپکا نام شیخ بھکا مشہور ہے آپ اولاد میں حضرت محمد بن علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کی ہیں۔ جو عام طور پر محمد بن حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ قصبہ کاکور میں آپکے والد ماجد امیر سیف الدین رح نے سکونت اختیار فرمائی۔ ایک مرتبہ شیخ بھکاری علیہ الرحمہ نے خواب میں حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی حضور نے فرمایا کہ تیری تکمیل ہوگئی۔ مرشد اول آپکے والد ماجد امیر سیف الدین علیہ الرحمہ ہیں جن سے علوم ظا

Marfat.com

کی تکمیل کی۔ دوم مولانا ضیاءالدین مدنی ہیں جن کے طفیل زیارت رسول میسر آئی۔ سوم حاجی عبداللطیف صاحب مہرانی چہارم سید ابراہیم ایرج پنجم حافظ ابراہیم۔ اور دو عالم روحانی، ایک حضرت غوث الاعظم دوم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ۔

شیخ بھکاری زاہد متقی۔ اور عالم باعمل تھے۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا آپکی خصوصیت یہ تھی کہ مجلس میں سخن تصوف نہ کہتے تھے۔ مگر اس وقت جب کوئی صاحب درد و شوق ہوتا۔ تو خلوت میں تصوف کے دریا بہا دیتے جب آپ پر عجائبات قدرت اور اسرار منکشف ہوتے۔ تو آپ انہیں بیان کرنا چاہتے۔ اس پر آپکے والد صاحب نے روکا۔ اور فرمایا اسرار اولیا کا اظہار ہر کسی و ناکس کے سامنے مناسب نہیں ہے۔ آپ کے حالات بہت طویل ہیں۔ وفات آپکی ۹۱ سال کی عمر میں ۹۸۱ھ میں ہوئی

نور دیں سے چشم باطن ہو منور الہی

شیخ قاضی ضیاءالدین ضیا کے واسطے!

آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ بھکاری مخدوم علیہ الرحمہ کے ہیں۔ اور آپ نے دوسرے بزرگوں سے فیض حاصل کیا ہے مثلاً شیخ وجیہہ الدین گجراتی۔ حضرت سلیم چشتی۔ شیخ بھکاری برہان پوری آپ پر نسبت نقشبندی غالب تھی۔ مشرب قادریہ رکھتے تھے۔ بڑے عابد زاہد۔ صوفی۔ متقی درویش تھے۔ آپکے حالات و کرامات بے شمار ہیں۔ خواجہ خضر علیہ السلام کے ہمراہ بھی ایک چلہ تک رہے ہیں ساری عمر میں صرف گیارہ مرید کئے جو سب کے سب کامل تھے۔ افسوس رسالہ کا حجم زیادہ لکھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ مزار شریف نیوتنی تحصیل حسن پور ضلع اناؤ میں ہے

نور ایماں سے مرے سب کفر کی ظلمت مٹا

شیخ شیخان شہ جمال الاولیا کے واسطے

Marfat.com

حضرت شیخ جمال گردنی علیہ الرحمہ ۷۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت شاہ حمید الدین عرف شاہ مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں۔ اور خلیفہ اعظم قاضی ضیاء الدین کے آپ کی پیدائش سے قبل ایک دن [illegible] شیخ نامی جنگلی جو ۱۲۰ برس کی تھی۔ اس کی زبان سے نکلا۔ مخدوم جہاں کے گھر میں شیخ جمال آ دیکھا۔ یہ بات آپ کے دادا نے سنی اور مخدوم جہانیاں سے کہا۔ آپ سن کر خاموش ہو گئے۔ جب آپ کی ولادت کا وقت قریب آگیا۔ تو مخلوق خود بخود کہنے لگی۔ کہ شیخ جمال آ گئے۔ شیخ جمال آ گئے۔

جب آپ نے ہوش سنبھالا۔ تو قاضی ضیاء کی خدمت میں رہنے لگے۔ مگر چونکہ ذہن رسا نہ تھا ایک دن استاد نے جمال الدین کو کہہ دیا کہ گدھا کہیں کا۔ اس طعنہ کی تاب نہ لا سکے جنگل میں جا کر ایک غار میں جا چھپے اور تین دن تک پڑے رہے۔ جب استاد کو معلوم ہوا کہ وہ شرم سے نہیں نکلے۔ تو غار میں جا ڈھونڈا۔ پوچھا یہاں کیوں۔ عرض کیا مرشدی اللہ جب ذہن ہی نہیں ہے۔ فرمایا اٹھو تجھے ہم تمام علوم سکھا دیں گے۔ اس روز سے یہ حال ہو گیا [illegible] کہ چودہ سال کی عمر میں تمام علوم سے فراغت حاصل کر لی۔ دستار [illegible] سب سے پہلے آپ نے [illegible] میں بیعت فرمایا۔ اور پھر فرمایا۔ [illegible] کے پاس چلے جاؤ۔

[illegible] کہ سردی ہے [illegible] پڑ رہی تھی۔ ہوا سرد تیزی سے چل رہی تھی۔ آپ [illegible] صاحب [illegible] مرشد کو گھر پہنچانے جا رہے تھے۔ قاضی صاحب پیچھے پیچھے پھر کر [illegible] سردی سے کھٹا کھٹ [illegible] رہے تھے۔ شیخ نے فرط محبت سے [illegible] کر فرمایا۔ جمال اوڑھ لے۔ آپ نے دلائی لیکر سر پر رکھ لی اور تمام [illegible] کے گزار دی۔ کہ جس [illegible] حضرت کا فرق مبارک رہا ہو۔ ایسا

Marfat.com

نہ ہو۔ کہ اس جانب میرے پیر ہو جائیں۔ آخر شب کو جب قاضی صاحب بیدار ہو کر اپنے مکان سے مسجد میں تشریف لائے۔ تو جمال کو کھڑے پایا۔ پوچھا کون ہے۔ عرض کیا جمال۔ وجہ کھڑے ہونے کی پوچھی۔ تو وہ قصہ سنایا۔ سن کر شیخ کے دل میں محبت نے جوش مارا۔ فرمایا جا تو اولیا ہے۔ اور صبح بعد نماز فرمایا۔ کہ یہ جمال کردی مخدوم زادہ پیر زادہ اور آج سے بحکم خدا جمال الاولیا ہے۔ اور پھر خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ جب آپ رخصت ہو کر اپنے وطن میں آئے۔ تو باپ نے خوش ہو کر سینے سے لگایا۔ اور سلسلہ چشتیہ نظامیہ کی خلافت عطا فرمائی۔ وہاں سے مکن پور آئے وہاں سجادہ نشین شاہ بدیع الدین مدار علیہ الرحمہ نے خرقہ درویشی عطا فرمایا وہاں سے کوڑہ شریف میں چلے آئے اور تا حیات وہیں رہے۔

آپ نے فرمایا۔ نماز فجر کے بعد لا الہ الا اللہ کی اکیس ضرب لگائیں۔ اور اخیر میں محمد رسول اللہ کہیں۔ اسطرح ظہر و عصر و مغرب و عشاء کو لگائی جائیں۔ جمعہ کو بعد نماز ہزار بار کلمہ طیب کا ذکر کریں۔ ۲۷ رمضان ۱۰۴۷ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مقدس کوڑہ شہر شریف میں ہے۔

دسویں دل سے مٹے مرشد رہے رہبر سدا
سوئمی سید محمد پیشوا کے واسطے

آپ فرزند ارجمند ابو سعید دانشمند حسینی قدس سرہ کے ہیں۔ اور خلیفہ مجاز حضرت شاہ جمال الاولیاء کے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۰۰۰ھ میں ہوئی۔ آپکے والد جالندھر میں تشریف رکھتے تھے۔ اور کالپی میں بزمانہ شاہجہان تشریف لائے۔ اور رہیں

Marfat.com

سکونت اختیار کی۔ آپ کے والد آپکی ولادت سے پہلے ہی دکن میں مفقود الخبر تھے۔ والدہ کی آغوش میں پرورش و تربیت پائی اور شیخ محمد یوسف کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا نزہت الارواح کا پڑھنا تھا۔ کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جہاں آباد آئے۔ اور جمال الاولیا کی خدمت میں رہنے لگے۔ اور طریقہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی۔ ریاضت و مجاہدہ میں قدم رکھا۔ بطور شغل مرشد نے یہ خدمت سپرد کی کہ وضو کیلئے لوٹے میں پانی بھر دیا کرو اور جب گھر چلو تو ساتھ چلا کرو۔ چنانچہ آپکا یہی ورد تھا۔ جب شیخ گھر کو مراجعت فرماتے۔ آپ ہمراہ ہوتے۔ اگر ڈیوڑھی پر پہنچ کر شیخ نے واپسی کا حکم دیدیا۔ تو واپس لوٹ آتے۔ ورنہ ساری رات در مرشد پر گزار دیتے۔ شیخ اپنے خادم سے بیحد خوش تھے۔ اور کمال محبت فرماتے تھے۔ جب مقامات طے ہو گئے۔ تو خرقہ خلافت قادریہ عطا فرمایا۔ بعد ازاں شیخ ابو العلا کی خدمت میں اکبر آباد پہنچے اور دس سال خدمت کرنے کے بعد خرقہ خلافت نقشبندیہ حاصل کیا۔ آخر میں غلبہ عشق الٰہی سے گوشہ نشین ہو گئے ۲۷ شعبان ۱۱۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔ مزار شریف شہر کالپی میں ہے

فضل مولا سایہ گستر بر سر بندہ رہے
شاہ افضل مقتدا و مجتبیٰ کے واسطے

آپ حضرت شیخ عبد الرحمٰن عباسی سید پوری کے صاحبزادے اور خلیفہ مجاز حضرت سید محمد سوئم کے تھے۔ شیخ کی ولادت ایسی ساعت مسعود میں ہوئی تھی۔ جس کے بارے میں نجومیوں کا اتفاق تھا۔ کہ اس وقت اگر کسی بادشاہ کے گھر لڑکا پیدا ہو جائے۔ تو وہ مالک ہفت کشور ہو کر رہے۔ اور خانہ درویش ہو تو علم کی طرف توجہ کرے اور کمال

Marfat.com

حاصل کرے۔ اور فقر و عرفان کی طرف مشغول ہو۔ تو قطب وقت کا درجہ پا دے۔ شیخ نے عنان توجہ دین کی جانب پھیری اور چند ہی یوم میں کمال حاصل کر لیا۔ اسکے بعد شوق درویشی ہوا۔ اور مرشد کی تلاش شروع ہوئی۔ اور بالآخر سید محمدؒ کالپی کیخدمت میں حاضر ہوئے۔ سید محمدؒ کالپی کی خدمت میں پہنچنے کا قصہ بہت طویل۔ بہر حال آپ نے چند عرصہ میں سلوک و معرفت کے تمام درجات طے کر لیئے۔ اور خرقہ خلافت حاصل کر کے مخلوق خداوندی کو فیضیاب کیا مختلف علوم کے فاضل اور صاحب تصنیف تھے۔ ۱۵ ذی الحجہ ۱۰۷۱ھ کو بعمر ۸۸ سال وصال فرمایا مزار شریف دائرہ شاہ محمدؒ اجمل الہ آباد میں ہے۔

دامنِ مقصود خوبی سے مرا بھرپور کر
شاہ محبوب الٰہی با صفا کے واسطے۔

آپ الہ آباد کے باشندے تھے۔ آپکی پیدائش بعد نماز جمعہ ۱۰۸۰ھ میں ہوئی۔ جناب کے والد کا اسم گرامی شیخ محمد امین تھا۔ شیخ کی عمر بارہ سال تھی۔ کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور آپکو آپکے پیارے چچا شیخ محمد افضل نے اپنی آغوشِ تربیت میں لیا۔ اور تمام علوم ظاہری میں آپکو کامل اکمل بنا دیا۔ اور پہلے سلسلہ چشتیہ میں شاہ خوب اللہ کو بیعت کیا۔ اور تیس سال تک آپ اپنے چچا محمدؒ افضل کے پاس علوم باطنی کی تکمیل کرتے رہے۔ اور اپنے آپ کو سخت سے سخت ریاضات و مجاہدات میں ڈالا۔ چچا نے جب اس نونہال خوبی و کمال کو دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ اس پودہ کی نگہداشت میں جس قدر محنت کی گئی وہ ضائع نہیں گئی۔ بلکہ اب پھل لانے والی ہے۔ تو آپ

Marfat.com

نے فرط محبت سے اپنی صاحبزادی کا عقد حضرت شاہ خوب اللہ کے ساتھ کر دیا ۔ اور خرقۂ خلافت خاندان قادریہ کا عطا فرمایا ۔ بعمر ۸۴ سال ۱۱ جمادی الاول ۱۱۴۴ھ ہجری میں وصال ہوا ۔

علم باطن کا بہت حصہ ملے بہر نیاز
مولوی فاخر محمد باخدا کے واسطے

حضرت حاجی شاہ محمد فاخر محدث الہ آبادی علیہ الرحمہ ۱۲ شعبان ۱۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے حضرت کے والد ماجد و مرشد و ہادی شاہ خوب اللہ علیہ الرحمہ ہیں ۔ حضرت مولوی محمد فاخر جیسی ہستی مدتوں میں ظاہر ہوتی ہے علوم نقلی و عقلی میں آپکا پایہ نہایت ا تھا ۔ علوم باطنی میں بھی بے مثل تھے ۔ پابندی سنت میں اپنی آپ مثال تھے ۔ بزر ملت آپ کی مدحت میں رطب اللسان تھے ۔ چنانچہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۔ کہ ایسی ہستی میں نے کہیں نہیں دیکھی جیسی ہستی پابند سنت مولوی فاخر محمد علیہ الرحمہ کی دیکھی ۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی تذکرہ آزاد میں فرماتے ہیں ۔ حضرت حاجی محمد فاخر مادرزاد ولی تھے ۔ کہ آپ گہوارہ میں سے آنیوالوں کو ازخود تعظیماً سلام کرتے ۔ آپکی والدہ اس سے متوحش ہوئیں تو شاہ خوب اللہ نے ارشاد فرمایا ۔ مانند اطفال باش ۔ (یعنی لڑکوں طرح رہو ۔)

جب سے سلام کرنا بند کر دیا ۔ علوم رسمیہ کی تعلیم بڑے بھائی علامۃ ا شیخ محمد طاہر علیہ الرحمہ سے پائی بعد وفات برادر مرحوم مسند درس تدر

Marfat.com

جلوہ افروز ہوئے۔ خرقۂ خلافت اپنے والد ماجد سے پہنا۔ بڑے بڑے علماء آپ کی شاگردی پر نازاں تھے۔ مولانا نذیر الدین رہکی۔ قاضی محمد ستور خاں۔ قاضی مبارک۔ مولانا محمد ناصح نغازی پوری۔ مولوی ابواسحاق صاحب جیسی ہستیاں آپ سے رشتۂ تلمذ رکھتی تھی۔ وفات بعمر ۸۴ سال شب یکشنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۱۶۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار اورنگ آباد دکن میں ہے۔

ماہ تاباں نور کا دل میں مرے روشن رہے
شاہ بدر الدین احمد یار خدا کے واسطے

حضرت شاہ بدر الدین احمد خلیفہ مجاز حضرت شاہ محمد فاخر کے ہیں۔ اگرچہ اور بزرگوں سے آپ نے فیض حاصل کیا ہے۔ اور خلافت پائی۔ مگر شیخ نے اپنا شجرہ اسی پاک ہستی حضرت محمد فاخر سے متعلق رکھا۔ شیخ اپنا حلقہ درس فرخ نگر کی مسجد میں جاری رکھا تھا۔ اور طلباء کو دینیات پڑھایا کرتے تھے۔ ایک بار خواب میں شیخ بدر الدین کو بارگاہ رسالت میں باریابی نصیب ہوئی۔ اور سید فتح محمد کی صورت دکھلائی گئی۔ ارشاد عالی ہوا۔ کہ جب یہ شخص تیرے پاس پہنچے اور خرقہ خلافت پہنائے۔ تو پہن لینا۔ اسی روز حضرت سید موصوف کو حکم ہوا۔ کہ اپنا خرقہ خلافت بدر الدین احمد کو پہنا۔ جو فرخ نگر کی مسجد میں طلبا کو درس دیتا ہے شیخ بدر الدین اس روز سے انتظار میں لگے رہے۔ اور شاگردوں کو بھی تاکید کر دی۔ کہ جو اس صورت کا آدمی آوے اسے بعد تعظیم میرے پاس لانا۔ ایک روز اچانک آپ مسجد میں تشریف لائے۔ اور کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

Marfat.com

سید صاحب نے مصافحہ کیا ۔ اور ایک نظر فیض اثر سے آپ کے دل کو جمال عشق الہی کے کیف سے لبریز کر دیا ۔ ایک مدت تک بیخودی سی طاری رہی ۔ جب ایک سال تک آپ دل سے تمام کثافتیں دور ہو گئیں ۔ اور انوار معرفت کو برداشت کرنے کے قابل ہو گئے ۔ تو خرقہ خلافت عطا فرمایا ۔ پھر شاہ نور اللہ تبریزی نے طریقہ قادریہ تبلایا ۔ اور خطاب اوحد سے سرفراز ۔ شاہ محمد حیات بن شیخ محمد بن محمد صادق گنگوہی نے چشتیہ صابریہ کی نسبتیں عطا کیں ۔ ۹۰ سال کی عمر میں ۲۶ شوال ۱۲۰۰ھ میں وصال فرمایا ۔ مزار شریف لکھنؤ میں ہے ۔

بزرگان خاص کی مجھ کو غلامی ہو نصیب

اس غلام شاہ جیلاں مقتدا کے واسطے

واقف اسرار یزدانی شاہ غلام جیلانی صدیقی علیہ الرحمہ مرید و خلیفہ و جانشین اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ بدر الدین اوحد چشتی قادری علیہ الرحمہ کے تھے یہ سلسلہ نسب آپکا سیدنا ابوبکر صدیق سے جا ملتا ہے ۔ بچپن میں آپ کا اسم گرامی قطب الدین تھا آپ نہایت ہی حسین و جمیل تھے ۔ اللہ نے حسن صورت و حسن سیرت دونوں بدرجہ کمال عطا کی تھی ۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا تو آپ اپنے ماموں کے پاس چلے گئے ۔ ماموں نے جو یہ چاند کا ٹکڑا دیکھا تو فریفتہ ہو گیا ۔ اور آپ کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ۔ آپ کی اچھی عادات اور حسن معاملات نے ماموں نے دل میں اور بھی قدر بڑھا دی اس نے اپنی نیابت آپکے سپرد فرما دی آپ کے ماموں ایک عہدہ جلیلہ فوجی پر سرفراز تھے ۔ اس لیئے وہ عہدہ بھی

آپ کو مل گیا۔ ساری ماتحت فوج جو چار پلٹنوں پر مشتمل تھی۔ آپکی حلقہ بگوش بن گئی۔ سب
لوگ آپ کو قطب وقت کہتے تھے۔ باوجود مصروفیت ایسے مشاغل کے آپ نے اپنا وہ
کار منصبی جس کی تعلیم پدر بزرگوار نے دی تھی۔ برابر ترقی کے ساتھ جاری رکھا جب سرکار عالیہ
سے نہایت پر خلعت اور انعام پر انعام ملنے لگ گئے۔ اور نذرانہ آپ سامنے سر جھکانے
لگی۔ تو آپ نے اس کو فوراً محسوس کیا۔ کہ یہ فتنہ ہے۔ اور فوراً استعفاء دیکر گھر
تشریف لے آئے۔ مہربان باپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے غلام جیلانی یہ خزانہ فقر
تیرے لیے رکھ چھوڑا ہے۔ اس کو پہن۔ چنانچہ آپ جب پہن چکے تو کھانا طلب کیا
تندرست توانا فوجی بیٹے نے اپنے جثہ کے مطابق ڈیڑھ سیر ایک وقت میں تناول
فرمائی بعد فراغ باپ نے کہا۔ کہ برخوردار اس خوراک پر کیا فقیری کرو گے۔ اس روز
سے فاقہ کشی و مجاہدہ شروع کیا۔ تو رفتہ رفتہ ۱۱ تولہ خوراک پر آ گئے۔ اور اس
سے بھی آگے بڑھے تو بارہ سال تک اناج نہ کھایا جنگل کی نباتات سے گزارہ کیا۔ دن کو
روزہ رکھتے رات کو شب بیداری کرتے۔ بچپن میں آپکے چیچک نکلی آپ کی والدہ
آپ کی غفلت دیکھ کر سخت گھبرائیں اور رونے لگیں۔ رات کو جب سو گئیں۔ تو خواب
میں بچے کے سرہانے حضرت پیران پیر دستگیر کو دیکھا۔ آپ نے بچہ کے پورے جسم پر
ہاتھ پھیرا۔ اور فرمایا مت گھبراؤ اچھا ہو جائیگا۔ اس کا دوسرا نام غلام جیلانی رکھو۔ یہ
ہمارا پیارا بچہ ہے۔ صبح جب اٹھی تو بچہ کو ہوشیار پایا۔ آپ نے یہ واقعہ بہ والدین
اور سب سے بیان کیا وہ خوش ہو گئے۔ اور آپ کو اسی نام سے پکارنے لگے۔ آپ
نے متعدد بزرگوں سے فیض حاصل کیا۔ بعمر ۷۰ سال شب جمعہ ۱۷ شوال ۱۲۸۱ھ ہجری
میں وصال فرمایا۔ مزار شریف رہتک میں ہے۔

Marfat.com

نعلین میری رہے قربان عباں اولیا
بہر اسمٰعیل محی اولیا کے واسطے ؛

۱۲۲۲ھ ہجری میں بمقام کاہنور ضلع رہتک میں پیدا ہوئے ۔ علوم ظاہری اپنے برادر بزرگ شاہ محمد رمضان سے حاصل کیئے ۔ جو اپنے زمانہ میں اکابر علماء سے تھے ۔ آپ بیعت اپنے والد حضرت شاہ عبدالعظیم مجذوب سے تھے ۔ مگر چونکہ مشائخ عظام بیعت مجذوب کو معتبر نہیں جانتے اس لیئے آپ نے احتیاطاً حضرت شاہ غلام جیلانی رہتکی سے تجدید بیعت کی اور ان خدمت میں رہ کر مقاماتِ سلوک طے فرمائے ۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا ۔ بڑے زاہد متقی عالم کامل اور اتباع سنت میں بے مثال تھے ۔ چنانچہ ایک مرتبہ حاضرین مجلس سے ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ۔ کہ یا حضرت آپ کے پیر و مرشد تو محفل سماع میں شریک ہوتے تھے ۔ مگر آپ کو ایسی مجلسوں میں شرکت کرتے نہیں دیکھا ۔ فرمایا بیٹا ان کے ہم جنس و ہم مشرب لوگ محفل میں موجود ہوتے تھے ۔ اسلیئے وہ شریک ہوتے تھے ۔ میرا ہم جنس ہی کوئی نہیں ۔ سوا تو میں کہاں جا بیٹھوں ۔ سماع میں شرکت نہ کرنے وجہ اور بھی فرمائی ۔ مگر یہاں گنجائش نہیں ۔ بہر حال آپ اتباع سنتِ نبوی کو از حد ضروری خیال فرماتے ۔

آپ کے کشف و کرامت کا کوئی شمار نہیں تھا ۔ آپ کی زبان میں عجیب تاثیر تھی ۔ آپکے تعویذ تیر بہدف ہوئے تھے ۔ کہ جس کام کو دئے فوراً پورا ہوا ۔ ۱۸۵۷ء کے زمانہ غدر میں آپکے صاحبزادے مولوی سیف الرحمٰن شہید ہوئے ۔ آپ پر بھی بغاوت کا الزام لگایا ۔ اور جیل بھیجدئے گئے ۔ جس کی پیشین گوئی آپ کے بھائی حضرت شاہ محمد رمضان نے پہلے ہی کر دی تھی کہ آخر عمر میں گھبرا ور اسمعیل کو کچھ واردات پیش

Marfat.com

آ بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا بھی کہ آپ اپنے لیئے کیوں دعا نہیں کرتے فرمایا۔ ہمارا وقت آ گیا۔ لہٰذا علاج بے سود ہے۔ چنانچہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۷۱ھ کی صبح کو ہیضہ میں مبتلا ہوئے اور اسی روز واصل بحق ہو گئے۔ مزار شریف ہانسی تکیہ شاہ بڑھنگ میں ہے :

یہ حبیب اللہ ہو دل میں مرے حب اللہ،
شاہ شاہاں راج شاہ با صفا کیوں اسطے ؟

حضرت قطب الاقطاب فرد وقت میاں راج شاہ صاحب علیہ الرحمہ مولوی عبدالسمیع عرف سمیع خان علیہ الرحمہ کے نور نظر ہیں۔ آپ کا تعلق ہندوستان کی مشہور جبود قوم میو سے ہے۔ جس کی شجاعت وجرأت غیرت وخودداری مشہور و معروف ہے اور جو دہلی کے قریب اراولی پہاڑی کے دونوں جانب جے پور واجمیر تک آباد ہے اور مشرق میں متھرا اور مغرب میں رہتک وحصار تک پھیلی ہوئی ہے۔ آپ اس قوم کے جری قبیلہ ڈھنگل سے تعلق رکھتے تھے۔ جو جیتری الفسل کچھواہے کہلاتے تھے آپ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل حمی سے بیعت ہیں۔ اور وہیں خرقہ خلافت قادری پہنا ہے آپ کے ریاضات ومجاہدات وکرامات حد بیان سے باہر ہیں۔ جب آپ پہاڑ پر جا کر ضرب لگاتے تو تمام پہاڑ کے پتھر ذکر کرنے لگتے۔ درختوں سے ذکر کی آواز آتی پانی سے ذکر الٰہی بلند ہوتا۔ اور آپ کے چہرۂ اقدس سے نور کی تجلی چھوٹنے لگتی۔ جس سے آس پاس کی تمام چیزیں روشن ہو جاتی کشف کا عالم تھا۔ کہ سو سو میل کے حالات بیان فرماتے۔ اور تحقیق پر حضرت کے بیان کی تصدیق ہوتی

Marfat.com

کوئی ناواقف اگر سوندھ شریف آتا۔ اور راہ میں دل چھپ جاتا۔ تو ایک روشنی اس کی رہبری کر کے حضرت کی خدمت میں پہنچا دیتی۔ غرض آپ اپنے وقت کے فرد کامل۔ قطب الاقطاب تھے۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے تھے۔

آپ کے کوائف وحالات، کرامات۔ ریاضات ومجاہدات تفصیل سے دیکھنے والے ملت راج شاہی کا مطالعہ کریں۔ ایک خلق کثیر کو فیضیاب فرما کر ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۰۳ہجری میں وصال فرما گئے۔ مزار پر انوار سوندھ تحصیل نوح ضلع گوڑگانوہ میں ہے۔

بندۂ مقبول کا بندہ بنا مجھ کو خدا
حضرت عبداللہ شاہ باصفا کے واسطے

حضرت فرد وقت میاں راج شاہ علیہ الرحمہ کے بڑے فرزند رشید مولوی عبداللہ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ تھے جو مجدد وقت تھے۔ بیعت واجازت والد مرحوم سے تھی۔ باقی امور باطنی کا تعلق براہ راست دربار غوث الاعظم سے تھا۔ حضرت عبداللہ صاحب کا کوئی سانس یاد الہی وذکر ربانی سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ شب روز مجاہدہ ریاضت میں گذرتے مشاہدۂ جمال حق میں اکثر مستغرق رہتے۔ بسا اوقات دو انکھیوں سے کچھ فضا میں دیکھتے رہتے۔ اور یہ شغل سوتے جاگتے۔ دونوں حالتوں میں جاری رہتا۔ آپ کے کشف وکرامات بھی آپ کے والد ماجد کی طرح بے شمار ہیں جو ملت راج شاہی معمور ہے۔

۱۲ ذی الحجہ کی صبح کو چھپر سے باہر چارپائی نکالی کچھ دیر سہارے بیٹھے ۔ اس کے بعد سانے ہیں درد کی طرف اشارہ کرکے سینک کا حکم دیا۔ تعمیل ارشاد میں روئی سے سکائی کی گئی دن گذرنے کے بعد شام کو بعد نماز مغرب پھر سینکائی کی گئی۔ مصنف ملتہ راج شاہی کو قریب کرکے فرمایا - بھائی اب وقت ہے - پاس رہنا چاہیئے۔ پھر چارپائی چھپر میں لے گئے - پیشاب کیا اور ریاقی استنجا کیا اور پھر فرمانے لگے ۔ بھائی کوئی ظلم کرے تو صبر کرو - تکلیف و بیماری سے نہ گھبرانا - کیونکہ سلف سے آجتک تمام انبیا اور اولیاء کرام اسی کمند سے کھینچے جاتے رہے ہیں - اور یہ اس کی محبت کی ڈور ہے - پس بیماری کو بلا نہ سمجھنا کہ یہ تو اس کی مہربانی کی کمند ہے کہ اپنے دوستوں کو اس کے ذریعہ دنیا سے کھینچتا ہے - اور اپنے دربار میں حاضری کا شرف فرماتا ہے۔

یہ فرما کر سکوت فرمایا - آپ کے جسم مبارک کے جوڑ جوڑ سے ذکر الٰہی کی آواز محسوس ہونے لگی - اور چہرہ مبارک پر نور برستا معلوم ہونے لگا۔ اور حضرت بہت مسرور دکھائی دینے لگے - آخر وقت تک ہوش میں رہے - نمازیں ٹھیک ٹھیک اوقات پر ادا فرمائیں - زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے ہلتی تھی - اور انگشت شہادت حسب معمول اشارہ سے کچھ لکھتی رہتی تھی - حتی کہ بعد وصال بھی چند ساعت تک انگلی جنبش کرتی رہی - ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ ہجری پیر کی رات نو بجکر ۱۱ منٹ پر وصال فرما گئے۔ وصال کے ڈھائی گھنٹہ بعد چہرۂ اقدس دیکھا - تو مسرور منور نظر آیا اور مردنی کے کوئی آثار نہ تھے - اور بائیں کندھے پر جو پھوڑا تھا - اور جس میں عرصہ سے خون میں سے مست کر دینے والی خوشبو آرہی تھی - جس سے

Marfat.com

تمام جگہ مہک اٹھی۔ رات بھر عجیب وغریب حالات دیکھے گئے۔ ہزارہا مقدس ارواح آسمان سے نزول فرماتی دیکھی گئی۔ تجہیز وتکفین اور نماز جنازہ میں تقریباً دس ہزار آدمی ہوں گے۔ مزار مبارک گنبد پرانوار میں بالیں حضرت فرد وقت میاں راج شاہ علیہ الرحمہ بنایا گیا ہے۔

بندۂ مقبول کا خادم رہوں ہر دم سدا
شاہ عبداللہ ثانی رہنما کے واسطے

حضرت قبلہ میاں عبداللہ شاہ عرف بدھا شاہ علیہ الرحمہ کی جائے پیدائش فیروز پور جھرکا ضلع گوڑگانوہ ہے۔ حضرت کا تعلق قوم رانا سے تھا۔ بعدہٗ حضرت عبداللہ شاہ نے موضع مانڈی کھیڑا میں قیام فرمایا حضرت مولوی عبداللہ شاہ مجدد وقت سے بعیت تھے۔ بعد بعیت ہونے کے آپ پندرہ سال کرہیڑہ میں رہے۔ اور مانڈی کھیڑہ میں پیرجی محمد اسمعیل صاحب کے در دولت پر تشریف لائے۔ اور پندرہ سال قیام فرماکر وصال فرما گئے۔ اور اپنا جانشین پیرجی محمد اسمعیل صاحب کو مقرر فرما کر گئے۔ آپ کے وصال کے بعد چہلم کے روز محفل میلاد قائم تھی۔ جس میں تقریباً ہزارہا آدمی شریک تھے۔ یکایک کیا دیکھتے ہیں۔ کہ قبلہ میاں صاحب کے مزار شریف سے ایک نورانی شعلہ بلند ہو رہا ہے۔ اور کچھ نورانی شکلیں اسکی روشنی میں ادھر ادھر پھرتی دیکھی گئیں۔ جب اہل محلس نے یہ واقعہ دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ میاں عبداللہ کو اللہ نے غوث وقت کا درجہ دیا۔ تھا۔

ایک بار آپ کی خدمت میں ایک شخص الور سے آیا۔ جو اپنے کو خاندان چشتیہ کا

Marfat.com

کا مرید ہلاتا تھا۔ میاں صاحب کے پاس آکر کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تو میاں بدھا شاہ وہاں سے چلدئے تو وہ مرید بھی میاں صاحب کے پیچھے روانہ ہو گیا۔ میاں صاحب نے فرمایا کیا مانگتا ہے۔ عرض کیا کچھ نہیں۔ حضرت نے ایک نظر ایسی ڈالی کہ وہ دیوانہ ہو گیا۔ لوگوں نے اس مرید کو الور روانہ کر دیا۔ وہاں وہ جب اپنے پیر کے پاس پہنچا۔ تو جواب ملا کہ اس کو واپس بدھا شاہ کے پاس ہی لیجاؤ۔ وہیں ٹھیک ہو گا۔ وہ مرید دوبارہ حضرت کی خدمت میں آیا۔ آپ نے اس کے منہ میں تھوک دیا۔ وہ مرید اسی وقت تندرست ہو گیا۔ اور دیوانگی جاتی رہی۔

موضع کریٹرا میں حضرت قبلہ بدھا شاہ صاحب کا ایک مرید انتقال کر گیا۔ لوگوں نے قبر تیار کی اور کفن وغیرہ تمام لے آئے۔ جب غسل دی جانے لگی وہ زندہ ہو گیا۔ لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے۔ کہا میری روح کو فرشتے لیجا رہے تھے۔ کہ یکایک شاہ عبداللہ بدھا شاہ پہنچے اور فرشتوں سے کہا۔ کہ آج نہیں۔ ابھی اس کی زندگی ایک دن کی باقی ہے۔ کل لیجانا۔ فرشتوں نے میری روح کو چھوڑا اور میں زندہ ہو گیا ہوں۔ مگر کل مر جاؤنگا۔ لوگ سمجھے جھوٹ بولتا ہے۔ دوسرے روز وہ شخص نہایا۔ کپڑے دھوئے۔ اور پھر چادر اوڑھ کر لیٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لوگوں نے دیکھا تو آپ انتقال کر چکے تھے۔ اگر میاں بدھا شاہ کے پورے حالات تحریر کئے جائیں۔ تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے حضرت کے چار خلیفہ تھے۔

اول حضرت پیر جی محمد اسمعیل صاحب مانڈلی کٹرہ
دوم قاضی نیاز علی صاحب علیہ الرحمہ
سوئم نصر اللہ صاحب نگینہ والے
چہارم بہلال خان صاحب۔ میواتی کرہیڑہ

Marfat.com

مزار شریف آپکا مانڈی کھیڑہ میں ہے۔ جہاں ۱۴ رجب کو عرس ہوتے ہیں۔ آپ نے ۱۴ رجب ۱۳۵۸ھ میں وفات پائی۔

یاں امیر احمد بھیم والے مرے شیخ دوم!
حضرت اسمٰعیل شاہ رہبرا کے واسطے

حضرت پیر جی محمد اسمٰعیل شاہ صاحب قوم سے خانصاحب تھے۔ اور حضرت کی پیدائش موضع مانڈی کھیڑہ تحصیل فیروز پور جھرکا ضلع گوڑگانوہ علاقہ میوات میں ہوئی۔ آپ نے میاں امیر احمد صاحب بھیم والے سے بیعت کی تھی۔ اور آپ طالب تھے۔ ایک کابل کے بزرگ سے اور آپ نے تجدید بیعت کی میاں بدھا شاہ صاحب سے میاں عبد اللہ شاہ عرف بدھا شاہ پندرہ سال تک آپ کے در دولت پر قیام پذیر رہے۔ اور آپ کے مقامات طے کراتے رہے۔ جبکہ آپ ہر لحاظ سے لائق فائق اور قابل ہوگئے۔ تو خرقہ خلافت عطا فرمائے۔ آپ کو بچپن ہی سے فقیروں کی خدمت کا شوق تھا۔ آپ آبا نمبردار کے فرزند رشید تھے۔ زہد و ورع میں بے مثل تھے۔ عبادت و تقوی میں کامل تھے۔ اکل حلال کے لیے آپ خود کاشت کاری کراتے تھے۔

آپ کے در سے کوئی خالی نہیں گیا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ننگوں کو کپڑے پہنانا آپ کا خاص شغل تھا۔ بیمار روتے آتے اور ہنستے جاتے۔ حاجت مند آتے اور گل مقصود سے دامن بھر کے جاتے۔ آپ کے دروازہ پر مخلوق کا ہجوم رہتا تھا۔

Marfat.com

آپ بحید خلیق اور منکسر المزاج تھے - اور ہیں ۔ آپ مستجاب الدعوات بھی ہیں جس کے لیئے دعا فرمادی وہ نہال ہو گیا - غضب آپ ایک زبردست ولی ہیں - اور آپ ذات بابرکت سے ایک مخلوق فیضیاب ہو رہی ہے -

فیض حاصل کر رہے ہیں - در سے اسمعیل کے
لوگ دولت پا رہے ہیں نگر سے اسمعیل کے

اللہ اللہ ہیبت و اجلال میرے پیر کا
شیطنت بھاگی پھرے ہے ڈر سے اسمعیل کے

دے مجھے توفیق خدمت قوم و ملت کی الٰہی
حضرت یامین شاہِ بے ریا کے واسطے ؛

حامئ دین متین پیشوائے سالکین سرتاج العاشقین فخر خاندان عالیشان قادریہ نوشیر حضرت شاہ محمد یامین شاہ صاحب عرف بنگالی شاہ ادام اللہ ظلہ و فیوضہ خلیفہ اعظم حضرت پیر جی محمد اسمعیل شاہ صاحب اللہ دی کھڈہ والے کے ہیں۔

آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی نبی خان صاحب ہے ۔ آپکی پیدائش ماہ جادون ۱۳۴۴ سمہ میں موضع بھالہ پاس تحصیل تجارہ ریاست الور میں ہوئی - آپکو بچپن ہی سے ہی سے کھیل کود اور لہو لعب سے نفرت تھی - اور درویشوں اور فقیروں سے بچپن سے ہی محبت تھی - ایکبار ہمارے دادا پیر حضرت عبداللہ عرف بڈھا شاہ موضع بھالہ پاس تشریف لے گئے - حضرت یامین صاحب اس وقت خورد سال ہی تھے - دادا صاحب نے آپ کو نہایت ہی محبت کی نظر سے کر دیا بیٹا

Marfat.com

خدا تجھے کامل فقیر بنائیگا ۔

ایک بار ایک نجومی پنڈت جو تحصیل تجارہ میں تحصیلدار تھا ۔ موضع پھلاپا میں گیا آپ کو دیکھا تو ٹھہر گیا ۔ اور بہت دیر تک آپ کو نہایت غور سے دیکھتا رہا ۔ پھر کہا کہ یہ بچہ کبھی ولی بہت زبردست بزرگ بنیگا ۔ الغرض بچپن ہی سے لوگ آپ کے متعلق پیشین گوئیاں کر رہے تھے ۔ کہ یہ بڑا بزرگ ہوگا ۔

جب آپ کی عمر شریف بارہ سال کی ہوئی ۔ تو آپ حضرت پیر جی محمد اسمعیل شاہ صاحب سے بیعت ہو گئے ۔ اور اپنے اس بدن کو جسے والدین نے ناز و نعمت سے پالا تھا ۔ ریاضت و مجاہدہ کی بھٹی میں جھونک دیا ۔ آپ نے دنیا کو یک لخت ترک دیا اور جنگل کی راہ لی ۔ آپ اکثر جھر کے پہاڑوں میں رہتے ۔ نا ہر کھول میں آپ نے ایک کڑا مجاہدہ کیا ۔ آپ تین تین چار چار روز تک کچھ نہ کھاتے ۔ جب بھوک زیادہ ستاتی تو درختوں کے پتوں سے اکثر سوروال کے درخت کے پتوں سے افطار کرتے ۔ چلہ کشی اور درود و وظائف میں بسر کرتے ۔ جب چلوں سے فارغ ہوتے فوراً پیر جی محمد اسمعیل شاہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو جاتے ۔ ایک دو ہفتہ صحبت مرشد سے فیضیاب ہو کر پھر دوبارہ نا ہر کھول میں آ جاتے ۔

جب سن مبارک اٹھارہ سال کا ہوا ۔ تو حضرت پیر جی محمد اسمعیل شاہ صاحب نے خرقہ خلافت عطا فرمایا ۔ حضرت نہایت خلیق و منکسر المزاج ہیں ۔ فقرا اور علماء کی بڑی بڑی عزت کرتے ہیں ۔ مریدوں سے اولاد جیسی محبت فرماتے ہیں ہر مرید کو یہ گمان ہوتا ہے ۔ کہ مجھ سے زیادہ شاید کسی پر عنایت نہیں ۔ ارشاد فرمایا ۔ کرتے ہیں ۔ کہ جب تک نفس سرکش مجاہدہ دریافت

Marfat.com

سختی و ابتلا اور عشق اسم ذات کی بھٹی میں نہیں پھونکا جائیگا۔ اس کی منافقت دور نہ ہوگی۔

یہاں سامان تسکین ہے ہر اک قلب پریشاں کا　　یہیں ملتا ہے مرہم زخم عشق ہجراں جاناں کا
یہیں ہوتا دفعیہ وساوس ہائے شیطاں کا　　یہیں دربان ہے گنجینۂ اسرار قرآں کا
دریا میں سے جاری ہے دریا نور عرفان کا

چلے آتے ہیں بیمار و حزین عشق و محبت کے　　چلے آتے ہیں۔ مجنوں لیلیٰ فقر و طریقت کے
لٹائے جا رہے ہیں۔ داغ دل سوز ظلمت کے　　لٹائے جاتے ہیں پے بہ پے گوہر حقیقت کے
دریا میں سے جاری ہے دریا نور عرفاں کا

کوئی مست مئے ساغر ہے اسرار طریقت کا　　کوئی دیوانہ فیض دہ ہے نور روئے وحدت کا
کوئی طالب ہے جام عشق احوال حقیقت کا　　ہر اک پابند ہے احکام و آداب شریعت کا
دریا میں سے جاری ہے دریا نور عرفاں کا

نفس کے قلب سرکش میں خودی رہتی نہیں باقی　　تجلی روح کو ہوتی ہے حاصل بے نفاقی
عنایت کی نظر رکھتا ہے محفل پر یہاں ساقی　　یہاں زہر ہلاہل بھی کرے ہے کار تریاقی
دریا میں سے جاری ہے دریا نور عرفاں کا

غرض حضرت کی ذات بابرکات سراپا خلق و مروت زہد و ریاضت ہے۔ کثرت اذکار و مجاہدات سے قلب مثل آفتاب کے روشن ہو چکا ہے۔ آپ نے بعض لوگوں کو ایک ہی توجہ میں کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ آپ کے واقعات بہت طویل ہیں۔ یہ چند واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

حاجتیں ہوں دین و دنیا کی مری پوری تمام
مرید سالکِ راہِ محمدی کے واسطے

حضرت بابا یٰسین شاہ صاحب عرف بنگالی شاہ کے خلیفہ اعظم شہ محمد مرید شاہ صاحب ہیں جن کی تاریخ پیدائش ۱۱ رمضان ۱۳۲۳ھ ہے۔ والدین کو آپ سے والہانہ محبت ہے۔ ناز و نعمت کے گہوارہ میں پرورش پائی۔ آپ والدہ ماجدہ حضرت پیر اجمیری شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی صاحبزادی ہیں۔ ولایت کی آغوش میں ہوش سنبھالا۔ اسلئے پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار نہایت ہی پرہیزگار ہیں۔ اور فقراء کی بھی خدمت گذار ہیں۔ آپکے نانا حضرت پیر اجمیری شاہ صاحب قطب وقت تھے۔ ان کو خلافت کا خرقہ قادری تیوانہ شریف والے پیر جی علیہ الرحمہ نے عطا فرمایا تھا۔ آپ کے نانا کا وصال ۱۳۴۰ھ ہجری ہوا۔ آپ بچپن ہی سے پابند صوم و صلوٰۃ اور فقراء کے خدمت گذار۔ نیک ماں باپ کی آغوش میں پرورش پائی۔ اسلئے فقراء سے عقیدت مند ہوئے۔ حضرت بابا یٰسین شاہ نے آپ کو دیکھا اور مرید فرما لیا۔ ۱۳۴۰ھ ہجری میں چلہ کشی کرائی۔ اور اس چلہ کشی کو دو سال گذر گئے۔ کھانے کو تین چھٹانک جو میدہ دیا جاتا۔ آخر جسم سوکھ کر تنکا کانٹے کے ہو گیا۔ لوگ آپ کے حالات کو دیکھ کر کہتے کہ یہ دیوانہ ہو گیا۔ جو اس حال کو پہنچ کر کار و بار دنیوی ترک کر دئے۔ کھانے پینے کی پرواہ نہ رہی۔ لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیا۔

بیعت کرتے ہی حضرت نے چلہ کشی کا حکم دیا تھا۔ اور آج تک برابر چلہ کشی ہو رہی ہیں۔ جب گرمیاں آتی ہیں۔ تو وظائف شروع کرا دئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اور سردیاں آنے پر پھر وہی چلہ کشی شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی میعاد کبھی چالیس چالیس یوم اور کبھی پچاس پچاس یوم کی رکھی جاتی ہے۔

ظلمت گاہ چھوڑ دولت انوار کی خاطر — یہ دنیا ترک کر دی اک ترے دیدار کی خاطر
کیا آئینۂ دل کو مصفا فاقہ مستی سے — بسایا دشت کو دیدِ جمالِ یار کی خاطر
حریری بستر و ملبوس چھوڑے اور چٹائی لی — گل نرگس لٹا ڈالے چمن میں خار کی خاطر
ضیا پائی ارادت سے صفا اس ذاتِ ظلمت میں — ہزاروں کٹ مرے گو سبحہ و زنار کی خاطر
وہ لائق ہے جو کہتا مرد اہلِ تربیت کو — یہ سارے سجدے ہیں محشر دیدار کی خاطر
ان عشاقانِ بے خود سے تو کچھ تو عہد و پیماں کو — قیامت منتظر ہے۔ اک ترے اقرار کی خاطر

تسلیم تم سے اپنا ہر ارشاد مرشد دلبر
دل و جاں وقف ہیں ہر خدمت سرکار کی خاطر

آپ موضع نیلی تحصیل تھارہ ریاست الور کے رہنے والے ہیں۔

خلیفہ دوم حضرت یامین شاہ کے مراد شاہ صاحب ہیں۔ آپ نے بیعت ۱۳۷۲ھ میں کی۔ اور اسی وقت چلہ کشی میں مصروف ہو گئے۔ اور آج تک اپنے معمول پر کار بند ہیں۔ کاروبار دنیوی ترک کر رکھے ہیں۔ جب تک حضرت مرشد کا حکم ہے چلہ کشی جاری رہے گی۔ اور کوئی کام نہ کریں گے۔ آپ کے مجاہدۂ نفس کا یہ حال تھا۔ کہ جسم سوکھ کر کانٹا سا ہو گیا۔ مگر آپ کے پائے استقلال میں فرق نہ آیا۔ آپ موضع مانچہ تحصیل کشن گڑھ ریاست الور کے رہنے والے ہیں۔ آپ کو اور آپ کے خاندان والوں کو فقراء اہل اللہ سے پہلے ہی سے محبت تھی۔ اور جب کوئی فقیر ملتا۔ اس کی خدمت جان و دل سے کرتے تھے۔ آپ عشاء کی

Marfat.com

نماز پڑھ کر وظیفہ میں محو ہوئے۔ تو فجر کی نماز تک ایک نشست پر قائم رہتے۔ آپ بوجہ بے علمی کے صحیح تلفظ بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ مگر ذوق و شوق کا یہ حال ہے۔ کہ عشق الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے پکا کر کھانا کھاتے ہیں۔ وہ بھی صرف تین چھٹانک یومیہ۔ الغرض آپ ایک مرد خدا ہیں۔ جو راہ محبت میں قدم رکھ چکے ہیں۔

خلیفہ سوئم: حضرت بابین شاہ صاحب کے پیرزادہ ولی محمد صاحب ہیں۔ جو حضرت پیر جی اجمیری شاہ صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ و نالف و چلہ کشی کو آپ نے حد کمال تک پہنچا دیا ہے۔ آپ کا بدن سوکھ کر خشک کانٹے کے ہو گیا تھا۔ اور دور سے صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آتا تھا۔ آپ نہایت سادگی سے رہتے ہیں۔ اہل و عیال کی خاطر اپنے ہاتھ سے کاشت کرتے ہیں۔ اور اکل حلال کے بہت پابند ہیں فنافی الشیخ ہیں غرض آپ خلوص و نیت کی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ آپ کو حضرت پیر و مرشد نے بیعت کرتے ہی خلافت عطا فرما دی تھی۔ آپ ڈبیٹرہ تحصیل تجارہ ریاست الور کے رہنے والے ہیں۔

خلیفہ چہارم حضرت بابین شاہ صاحب کے میاں کھور شاہ صاحب ہیں۔ آپ موضع گھانسولی تحصیل کشن گڑھ ریاست الور کے باشندے ہیں۔ آپ نے بھی گھر بار ترک کر کے چلہ کشی شروع کیا۔ اور اس میں پورا کمال حاصل کیا۔ آپکا ذوق و شوق حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ پیر و مرشد نے آپ کی ڈیوٹی چلہ کشی کرنے والوں کو روٹی پکا کر کھلانے کی لگائی تھی۔ کہ یہ بھی کرو اور خود بھی چلہ کشی کرو۔ غرض آپ ایک جوان صالح ہیں۔

Marfat.com

خلیفہ پنجم مولانا محمد کمال الدین کمال ساکن سالار پور تحصیل تجارہ ریاست الور

خلیفہ ششم میاں عبدالکریم شاہ صاحب موضع بیجل ہیڑہ تحصیل تجارہ ریاست الور کے ہیں۔ آپ نے بھی سلسلہ کشتی میں کافی محنت کی ہے۔

خلیفہ ہفتم پیرزادہ محمد اسمعیل شاہ صاحب ولد اجمیری شاہ علیہ الرحمہ ہیں آپ پیرزادہ ولی محمد صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ریاضت و مجاہدہ میں آپ کسی سے کم نہیں ہیں۔

خلیفہ ہشتم پیرزادہ میاں عبدالغنی صاحب موضع بھلا باس تحصیل تجارہ ریاست الور ہیں آپ کو کم سنی ہی میں خرقۂ خلافت پہنایا گیا۔

خلیفہ نہم حاجی لاڈ شاہ عرف عزیز شاہ صاحب موضع کھوسو بنی تحصیل رام گڑھ ریاست الور ہیں۔ آپ نے دو بار کعبۃ اللہ کا حج و طواف کیا ہے۔ درود و وظائف و مجاہدہ و ریاضات میں کافی محنت کی ہے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات درختوں کے پتوں سے افطار کیا ہے۔ بعد ریاضت شاقہ حضرت یامین شاہ کی خدمت آئے۔ اور منزل مقصود کو پہنچے۔ تاریخ خلافت سنہ ۱۳۴۳ھ ہے۔

خلیفہ دہم۔ علی خاں میو مہاجر الوری تحصیل کشن گڈھ ہیں سنہ ۱۳۷۲ ہجری میں خلافت ملی۔

Marfat.com

فہرست خلفاء حضرت میاں راج شاہ صاحب علیہ الرحمہ

خلیفہ اول مجید: وقت حضرت مولانا مولوی محمد عبداللہ شاہ صاحب سجادہ نشین سوندھ شریف

خلیفہ دوئم: حاجی حیدر شاہ مرحوم خلف اصغر میاں راج شاہ رح

خلیفہ سوئم: غازی الدین شاہ صاحب قصبہ ہتھین ضلع گوڑگانوہ

خلیفہ چہارم: حاجی عابد صاحب دیوبندی ضلع سہارنپور

خلیفہ پنجم: میر محمد تقی صاحب تھانہ بھون ضلع مظفرنگر۔

فہرست خلفاء جو بیعت میاں راج شاہ سے تھے لیکن خلافت حضرت عبداللہ شاہ سے پائی

خلیفہ اول: لفٹیننٹ رسالدار میجر بہادر نواب سید محسن شاہ صاحب قصبہ سردھنہ ضلع میرٹھ

خلیفہ دوئم: سید سبز علی صاحب سردھنہ ضلع میرٹھ

خلیفہ سوئم: احمد خاں صاحب سکنہ سیٹی بلند شہر

خلیفہ چہارم: صوفی مخدوم بخش صاحب حجام سکنہ الہ حسن ضلع میرٹھ۔

خلیفہ پنجم: امیر الدین احمد میو سکنہ دودھ تحصیل فیروزپور ضلع گوڑگانوہ

فہرست خلفاء جو مرید حضرت میاں راج شاہ کے تھے مگر آں حضرت عبداللہ شاہ کے لئے کر گئے حضرت نے خرقہ خلافت پہنایا

خلیفہ اول: حافظ قادری عبدالرحمن سکنہ مسیت ضلع گوڑگانوہ

خلیفہ دوئم: ولایت خاں میو موضع نیمکا ضلع گوڑگانوہ

خلیفہ سوئم: مرزا نجف بیگ سکنہ چومہ کھیڑا گوڑگانوہ

Marfat.com

خلیفہ چہارم : مولوی عبدالرحمن سکنہ میرٹھ

خلیفہ پنجم : حافظ سکندر صاحب موضع ہاپوڑ

خلیفہ ششم : میر عاشق علی صاحب سکنہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر

خلیفہ ہفتم : سید حاجی احمد حسین صاحب " گلاوٹھی " " "

فہرست خلفا حضرت عبداللہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ

خلیفہ اول : حضرت محمد عمر شاہ صاحب سجادہ نشین سوندھ شریف

خلیفہ دوئم : مولوی عبدالکریم صاحب کرنال

خلیفہ سوئم : سید قاضی ولی محمد صاحب ہاڑی ضلع کرنال

خلیفہ چہارم : لاڈ خاں میو موضع نئی ضلع گوڑ گانوہ

خلیفہ پنجم : حضرت پھول خاں صاحب میو دوہا ضلع گوڑ گانوہ

خلیفہ ششم : قاضی محمد عمر پشاوری

خلیفہ ہفتم : صاحبزادہ صفی اللہ خان صاحب ۔ رئیس ٹونک

خلیفہ ہشتم : حضرت عبداللہ عرف بدھا شاہ صاحب علیہ الرحمہ فیروز پوری ثم مانڈی کھیڑہ ....

....

فہرست خلفاء قطب الاقطاب حضرت عبداللہ ثانی عرف بدھا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ اول پیر جی محمد اسمعیل شاہ صاحب مانڈی کھیڑہ ضلع گوڑ گانوہ ۔ فہرست خلفاء پیر جی محمد اسمعیل شاہ صاحب ادام اللہ ظلہ ۔

Marfat.com

خلیفہ اول : رسولا میو نوٹگی ضلع گوڑگانوہ

خلیفہ دوئم : قاضی نیاز علی صاحب موضع ٹوٹانہ سپاونڈی تحصیل تجارہ ریاست الور

خلیفہ سوئم : نصر اللہ قصائی سکنہ نگینہ ضلع گوڑگانوہ

خلیفہ چہارم : منظر کردہ ساقی کوثر حضرت محمد یاسین شاہ صاحب ادام اللہ ظلہٗ

فہرست خلفاء حضرت محمد یاسین عرف بنگالی شاہ صاحب

خلیفہ اول : محمد مرید شاہ صاحب موضع نیملی تجارہ تحصیل ، ریاست الور میواتی

خلیفہ دوئم : چوہدری مراد شاہ صاحب میواتی موضع مانچہ تحصیل کشن گڑھ ریاست الور

خلیفہ سوئم : پیرزادہ ولی محمد صاحب میواتی موضع ڈھیکڑہ تحصیل تجارہ ریاست الور

خلیفہ چہارم : کپور شاہ صاحب موضع گھاسولی تحصیل کشن گڑھ ریاست الور

خلیفہ پنجم : مولانا مولوی محمد کمال الدین کمال سالارپور تحصیل تجارہ ریاست الور

خلیفہ ششم : میاں عبدالکریم شاہ صاحب موضع بیجل ہیڑہ تحصیل تجارہ ریاست الور

خلیفہ ہفتم : پیرزادہ محمد اسمٰعیل شاہ صاحب موضع ڈھیکڑہ تحصیل تجارہ ریاست الور

خلیفہ ہشتم : پیرزادہ عبدالغنی موضع بھلاباس تحصیل تجارہ ریاست الور

خلیفہ نہم : حاجی لاڈ شاہ عرف عزیز شاہ کھوسپوری تحصیل رام گڑھ ریاست الور

خلیفہ دہم : علی خاں میو مہاجر میواتی الور

Marfat.com

شجرہ شریف خاندان عالیہ چشتیہ

پس بغیر از توسل انبیاء — مشکل بندہ کے شود آسان

بطفیل محمد عربی — باعث افتخار جملہ نبی

بطفیل علی عالی جاہ — فلک عز و معرفت را ماہ

از پئے خواجہ حسن بصری — رہبر جملہ شامی و مصری

از پئے عبد واحد زاہد — در عبادت ایزدی حامد

از پئے خواجہ فضیل ایاز — در عرفان شدہ بروئش باز

بہر راز و نیاز ابراہیم — ادہم بلخ است بالتعظیم

بہر روح حذیفۃ المرعشی — ہم براہ ہبیرۃ البصری

از پئے خواجہ علو مشاد — چمن زہد و فقر را شمشاد

از پئے خواجہ ابو اسحاق — آنکہ بود یگانۂ آفاق

از پئے بو محمد چشتی — دل خود پاک کرد از زشتی

بہر راز و نیاز مرد خدا — ناصر الدین خواجۂ دنیا

بہر ارواح خواجہ مودود — خاصۂ بارگاہ رب ودود

بہر حاجی شریف بے ہمتا — کامل از زہد و زید و عطا

بہر ارواح خواجہ عثمان — عرف ہارون روشن شد جہان

از پئے پیشوائے اہل یقین — خواجۂ خواجگان معین الدین

ذالک فقر راحہ ہیں مبین — قطب الاقطاب یعنی قطب الدین

Marfat.com

بہر بابا فرید گنج شکر ؛ بندۂ خاص خالق اکبر ؛
از پے خواجہ نظام الدین آنکہ شد فخر و احتشام الدین
بہر ارواح شاہ بالمکین حضرت خواجہ نصیر الدین
بہر ارواح پاک صدر الدین قدم روش بعرش برین
بہر ناز و نیاز زہد پناہ معرفت دستگاہ فتح اللہ
بہر روح محمد عیسی عابد با طہارت و تقوے
از پے حضرت بہاؤ الدین آنکہ شد ہادی مکین و مبین
بہر سالار عالم و کامل ہم ز فقر عالم و کامل
از برائے بہانیاں مخدوم ہم بنام بہانیاں موسوم
بہر ناز و نیاز شیخ جمال آنکہ بود یکے ز اہل کمال
بہر ارواح عالم و کامل میر سید محمد کامل !
بہر زاہد محمد افضل ؛ آنکہ در علم فقر شد اکمل
بنیاد ذات معرفت آگاہ یعنی از بہر شاہ خوب اللہ
بہر شاہ محمد فاخر ؛ باطنش ہمانند ظاہرش ظاہر
بہر ناز و نیاز عبد الاحد عابد بارگاہ رب الصمد
بہر شاہ غلام جیلانی سالک مسلک خدادانی
از پے روح شاہ فقیر آنکہ از بندگان تست حقیر
از پے عجز و تقصیر و بے نوا یعنی عبد اللہ شاہ مسکین گدا

Marfat.com

بہر عبداللہ شاہ و اسمٰعیل　　رحم کن رحم اے خدائے جلیل
بہر یامین شاہ عشق حق　　علم عرفاں بخواں سبق در سبق
شہ محمد بلند خادم دیں　　کن عطا ما را علم فقر و یقیں

فہرست تواریخ اعراس بزرگان دین مندرجہ کتاب ہذا

نام ماہ	تاریخ	اسمائے مبارک	سن وصال	یوم	جائے مزار
محرم الحرام	۱۰	سیدنا سید الشہدا امام حسین علیہ السلام	سنہ ۶۱ھ	جمعہ	کربلا شریف
	۱۸	سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	سنہ ۹۵ھ	جمعہ	جنت البقیع مدینہ منورہ
	۸	حضرت شیخ خواجہ معروف کرخی	سنہ ۲۰۰ھ	جمعہ	بغداد شریف
	یکم	حضرت ابو الحسن قریشی ہکاری رح	سنہ ۴۸۶ھ	جمعہ	بغداد شریف
	۱۵	میر احمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۸۵۵ھ	ہفتہ	بغداد شریف
	۱۸	میاں اجمیر شاہ صاحب علیہ الرحمہ	سنہ ۱۳۲۲ھ	ہفتہ	موضع ڈبجبیرہ تحصیل تجارہ ریاست الور
صفر المظفر	۲۸	سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام	سنہ ۵۰ھ	جمعرات	جنت البقیع مدینہ منورہ
	۲۰	حضرت میر سلطان جیلانی	سنہ ۸۸۱ھ	منگل	بغداد شریف
ربیع الاول	۱۲	روحی فداہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم	سنہ ۱۱ھ	پیر	مدینہ منورہ
	۲۲	حضرت سید ابو محمد محی الدین ابو نصر ثانی	سنہ ۶۱۳ھ	اتوار	بغداد شریف
ربیع الثانی	۱۱	قطب ربانی حضرت سید عبد القادر جیلانی	سنہ ۵۶۱ھ	پیر	بغداد شریف
	۵	سید ابراہیم ایرج علیہ الرحمہ	سنہ ۹۵۱ھ	پیر	دہلی اندرون احاطہ حضرت محبوب الٰہی علیہ

Marfat.com

تاریخ	اسمائے مبارک	سن وصال	یوم	جائے مزار
۲۷	حضرت سید محمد صاحب علیہ الرحمہ	سنہ ۷۱۳ھ	منگل	بغداد شریف
۱۹	حضرت سید احمد صاحب " "	سنہ ۸۵۳ھ	ہفتہ	بغداد شریف
۲۶	حضرت سید حسن " "	سنہ ۷۸۱ھ	پیر	بغداد شریف
۲۵	حضرت سید محمد " "	سنہ ۷۱۳ھ	منگل	بغداد شریف
۲۶	شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز	سنہ ۱۱۴۵ھ	جمعہ	بغداد شریف
۱۱	حضرت یحیی خوب اللہ شاہ علیہ الرحمہ	سنہ ۱۱۴۳ھ	جمعرات	الہ آباد
۲۴	حضرت مولانا محمد اسمعیل شاہ	سنہ ۱۲۴۸ھ	جمعرات	ہانسی تکیہ شاہ بڑنگ
۶	سیدنا امام موسیٰ کاظم رض	سنہ ۱۸۳ھ	جمعہ	بغداد شریف مقبرہ قریش
۱۳	میر سید موسیٰ جیلانی علیہ الرحمہ	سنہ ۷۶۳ھ	پیر	بغداد شریف
۱۵	سیدنا امام جعفر صادق رض	سنہ ۱۴۸ھ	پیر	جنت البقیع مدینہ منورہ
۲۲	حضرت شیخ ضیاء الدین رح	سنہ ۹۸۹ھ	پیر	نیوتنی تحصیل حسن پور ضلع اوناؤ
۲۷	حضرت شیخ جنید بغدادی رح	سنہ ۲۹۷ھ	منگل	بغداد شریف
۲۷	حضرت میر ابو صالح جیلانی	سنہ ۶۳۲ھ	منگل	بغداد شریف
۲۸	حضرت عبد اللہ عرف بدھا شاہ	سنہ ۱۳۶۳ھ		مانڈو کا ٹیلہ تحصیل فیروزپور جھرکہ ضلع گوڑگانوہ

Marfat.com

جائے مزار کو واسطے	یوم	سن وصال	اسمائے مبارک	تاریخ	نام ماہ
	جمعہ	سنہ ۴۴۷ھ	حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی رح	۳	شعبان المعظم
کالپی مدرسہ میاں صاحب	پیر	سنہ ۱۰۷۱ھ	حضرت میر سید محمد کالپوی	۲۶	
	جمعہ	سنہ ۵۱۳ھ	حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رح	۷	
بغداد شونیز	منگل	سنہ ۲۵۳ھ	حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ	۳	رمضان المبارک
نجف اشرف	اتوار	سنہ ۴۰ھ	حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ	۲۱	
مشہد مقدس قبر خلیفہ ہارون الرشید	جمعہ	سنہ ۲۰۳ھ	سیدنا امام علی رضا علیہ السلام	۲۱	
کوڑا ضلع فتحپور جہاں آباد ۵ رمضان	اتوار	سنہ ۱۰۴۷ھ	حضرت شیخ جمال الاولیا علیہ الرحمہ	یکم	شوال المکرم
بغداد شریف	پیر	سنہ ۶۲۳ھ	حضرت سید عبد الرزاق جیلانی رح	۶	
سوندھ شریف ضلع گوڑگانوہ	جمعرات	سنہ ۱۲۰۶ھ	حضرت فرد وقت میاں راج شاہ صاحب	۹ تا ۱۱	
بغداد شریف	جمعرات	سنہ ۶۷۵ھ	حضرت سید علی جیلانی رح	۲۳	
شہر لکھنؤ محلہ رام نگر تکیہ شاہ بدر الدین رح	اتوار	سنہ ۱۲۰۵ھ	حضرت شاہ بدر الدین اوحد	۲۶	ذیقعدہ
قلعہ اندرون رہتک	شنبہ	سنہ ۱۲۴۳ھ	حضرت شاہ غلام جیلانی	۱۷	
بغداد شریف	پیر	سنہ ۷۶۳ھ	حضرت میر سید موسی صاحب رح	۲۱	
کاکوری ضلع لکھنؤ	پیر	سنہ ۹۸۱ھ	حضرت شیخ بھکاری رح	۹	ذی الحجہ

Marfat.com

	اسمائے مبارک	سن وصال	یوم	جائے مزار
	حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام	سنہ ۱۱۴ھ	پیر	جنت البقیع مدینہ منورہ
۱۱	حضرت شیخ بہاؤالدین رشتاری علیہ الرحمہ	سنہ ۹۲۱ھ	جمعہ	شہر مندو اندرون قلعہ ملک دھار تحصیل سکندر آباد
۵ ۱۱/۱	حضرت مجدد وقت مولانا عبداللہ شاہ صاحب رح	سنہ ۱۲۴۲ھ	پیر	سونڈھ شریف علاقہ میوات
۲۷	شیخ ابوبکر شبلی علیہ الرحمہ سن ہجری	سنہ ۳۳۴ھ	جمعہ	بغداد شریف
۱۵	حضرت شاہ محمد افضل الہ آبادی رح	۱۱۲۴ ہجری	پیر	الہ آباد دائرہ
۱۱	حضرت حاجی شاہ محمد فاخر الہ آبادی	۱۱۶۴ ہجری	اتوار	اورنگ آباد دکن
۹	پیرزادہ محمد حسین ولد اجمیری رح	۱۲۲۲ ہجری	شب عاشورہ	موضع دھبیرہ تحصیل تجارہ ریاست الور
	پیرزادہ محمد یوسف ولد اجمیری رح	۱۳۲۴		موضع دھبیرہ تحصیل تجارہ ریاست الور

شجرہ شریف خاندان عشقیہ علیہ

انشرحِ صدر کر نور الہدیٰ کے واسطے
سید کونین ختم الانبیا کے واسطے

علم و عرفاں کے چمن کی سیر ہو حاصل مجھے
باب علم و معرفت شیر خدا کے واسطے

احسنِ تقویم کی منزل پہ ہو میرا مقام
خواجہ بصری حسن نور الہدیٰ کے واسطے

چشمۂ زہد و ورع جاری رہے دل میں سدا
عبد واحد واقفِ راز لقا کے واسطے

غارِ کبر و عجب میں گرنے سے لے مجھ کو بچا
حضرت خواجہ فضیل بے ریا کے واسطے

نور کی کرنوں سے دل سے دور کر عصیاں کا میل
حضرت ابراہیم ادھم مہ لقا کے واسطے

Marfat.com

چشمِ دل پر ہو عیاں اسرارِ رسالت یا کریم ‏ ‏ خضر نجیب مالکِ صبر و رضا کے واسطے

نورِ باطن سے منور سینہ ہو دل ہو مرا ‏ ‏ شیخ علی شاہ تاج الاصفیا کے واسطے

اتباعِ شرع [illegible] سرور ‏ ‏ شاہ ابو اسحاق قطب الاولیا کے واسطے

کر عطا مجھ کو خلق [illegible] ‏ ‏ بو محمد [illegible] کے واسطے

نفس و شیطاں [illegible] مشکل [illegible] ‏ ‏ ناصرِ دیں ناصر [illegible] کے واسطے

[illegible] ‏ ‏ خواجہ محمود [illegible] خدا کے واسطے

قبر کی [illegible] ‏ ‏ حضرت [illegible] شریف [illegible] کے واسطے

[illegible] خوف [illegible] ‏ ‏ خواجہ [illegible] کے واسطے

[illegible] ‏ ‏ شیخ معین الدین خواجہ اولیا کے واسطے

[illegible] ہر ایک [illegible] ‏ ‏ شاہ قطب الدین قطب الاقطاب کے واسطے

گنجِ فقر و معرفت سے مجھ کو بھی حصہ ملے ‏ ‏ شکر فرید الدین [illegible] کے واسطے

عشق [illegible] آتش [illegible] ‏ ‏ شیخ [illegible] الدین [illegible] با صفا کے واسطے

زندگی [illegible] ‏ ‏ شیخ ظہیر الدین تاج الاصفیا کے واسطے

[illegible] ‏ ‏ شاہ صدر الدین [illegible] کے واسطے

[illegible] ‏ ‏ [illegible] اللہ شاہ [illegible] کے واسطے

انکسار و عاجزی ہیں [illegible] مجھے [illegible] صفت ‏ ‏ شاہ عیسیٰ کامل و معجز نما کے واسطے

نفسِ امارہ کے فتنوں سے مجھے محفوظ رکھ ‏ ‏ شہ بہاؤ الدین شاہِ اذکیا کے واسطے

دین و دنیا کے فضائل ہوں مجھے یا رب نصیب ‏ ‏ حضرتِ سالارِ عالم حق نما کے واسطے

دونوں عالم کی مجھے مخدومیت کر دے عطا ‏ ‏ شاہِ مخدومِ جہاں مردِ خدا کے واسطے

135 [illegible]

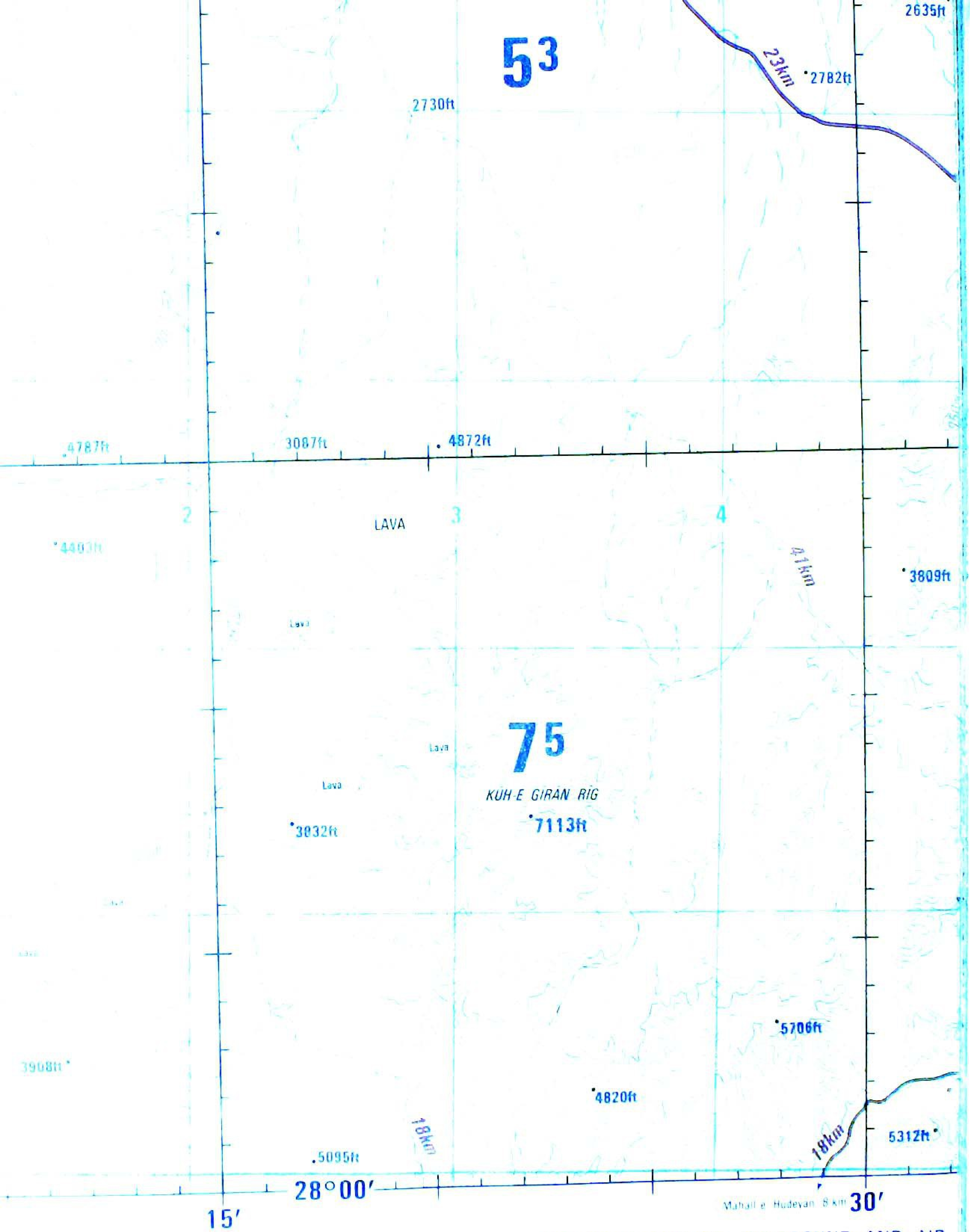

TIONS GRAPHIC

20 Statute Miles
30 Kilometers
15 Nautical Miles

ISSUED IN LIEU OF JOG-GROUND AND AIR

CAUTION

AIR DATA AND SPOT ELEVATIONS IN FEET (ft). CONTOUR VALUES, DEPTHS AND HORIZONTAL DISTANCES IN METERS (

LIMITED DISTRIBUTION

Distribution authorized to DoD, IAW 10 U.S.C. §§130 & 455. Release autho rized to U.S. DoD contractors, IAW 48 C.F.R. §252.245-7000. Refer othe requests to Headquarters, NIMA, ATTN: Release Officer, Stop P-25. Destro

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ن ص
139

846
ش ف نمبر 9

شجرۃ طیبۃ اصلها ثابت وفرعها فی السماء

ذخیرہ
جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
لاہور پاکستان

شجرہ شریف

خاندان قادریہ

ملت محمد یاسین شاہی

حسب الارشاد

حضرت شاہ محمد یامین شاہ صاحب قادری

موضع پہلا باس علاقہ میوات

من تصنیف

محمد مرید شاہ قادری خلیفہ اعظم حضرت قدس سرہ

موضع نیملی تحصیل تجارہ ریاست الور

صفحہ 58 تا 135

Marfat.com